[illegible]

◆

عمران خاموش بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے فراگ کا قہقہہ سنائی دیا۔ وہ غالباً برابر والے کمرے میں تھا لیکن جب اس نے محسوس کیا کہ قہقہہ خود اس کی طرف بڑھتا آ رہا ہے تو سنبھل بیٹھا۔

دوسرے ہی لمحے میں فراگ نمودار ہوا تھا۔ اب بھی ہنسے جا رہا تھا لیکن تھا تنہا ہی۔

"کیا میں آپ کے کسی کام آسکتا ہوں؟" عمران نے کرسی سے اٹھ کر خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"تم۔۔۔!" فراگ اس کی طرف انگلی اٹھا کر ہنستا ہوا بولا۔ "تم نے سب کا کام تمام کر دیا۔۔۔"

"میں نہیں سمجھا یور آنر۔"

"یہ تمہارا پرنس ہربنڈا تو ساکاوا سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔"

"جب خدا چاہے گا تب آپ کی بات میری سمجھ میں ضرور آجائے گی۔" عمران نے مایوسی سے کہا۔

"میں خود ہی سمجھائے دیتا ہوں۔۔۔ خدا کو تکلیف نہ دو۔"

"اچھا تو سنو۔ پونیاری کی کچی شراب جو چوری چھپے موکارو میں آتی تھی۔ اب باضابطہ طور پر آئے گی۔ اس کے لیے شاہی اجازت نامہ مل گیا ہے اور یہ بھانجے صاحب کا کمال ہے۔ ماموں صاحب سے فرمایا کہ یہ بھی کوئی پینے کی چیز ہے جو آپ پیتے ہیں۔ پونیاری کی شراب منگوائیے پھر دیکھئے کیا سرور آتا ہے۔"

"ہائیں۔۔۔ تو کیا ماموں بھانجے پینے بیٹھ گئے ہیں۔"

"دونوں بالکل الو نظر آرہے ہیں۔ ابھی میں شاہی خلوت ہی سے آرہا ہوں۔ وہاں ہربنڈا' شاہ

اور لوئیسا موجود ہیں۔ شاہ لوئیسا پر لٹو ہو رہا ہے۔ اس سے کہہ رہا تھا کہ اگر تم موکارو میں رہنا پسند کرو تو اب وزارت عظمیٰ تمہارے ہی حوالے کئے دیتا ہوں۔"

"خوب۔۔۔ خوب۔۔۔!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"کیا خوب خوب کر رہے ہو۔ تمہارا ان لوگوں سے اب کوئی تعلق نہیں تم میرے ساتھ چلو گے۔"

"بالکل۔۔۔ بالکل۔۔۔!"

فراگ نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔ پھر عمران کو اس کی آنکھوں میں شبہے کی جھلکیاں نظر آئیں۔ اس نے کئی بار محسوس کیا تھا کہ فراگ اس سے مطمئن نہیں معلوم ہوتا تھا۔۔۔! اور پھر اس وقت وہ بات سامنے آ ہی گئی جس نے فراگ کے دل میں اس کے خلاف شبہات پیدا کئے تھے۔ اس نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔ "میں تمہیں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔"

اس نے یہ جملہ انگریزی میں ادا کیا تھا۔ لیکن عمران ہونقوں کی طرح آنکھیں پھاڑے بیٹھا رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کچھ بھی پلے نہ پڑا ہو۔

"زیادہ بننے کی کوشش نہ کرو۔ زیادہ دن میری آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے۔"

اس بار بھی اظہار خیال کا ذریعہ انگریزی ہی تھی۔

"کیا آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے ہیں؟" عمران نے فرانسیسی میں پوچھا۔

"کیا تمہیں انگریزی نہیں آتی؟"

"کیوں نہیں آتی۔۔۔ نہ آتی ہوتی تو ہز ہائی نس میرے لیے بالکل گونگے ہوتے۔۔۔"

"دغاباز۔۔۔!" فراگ دانت پیس کر بولا۔ "پرنس ہربنڈا کی بجائے تم ہی موکارو کو کال کرتے رہے تھے تم نے سوچا ہوگا کہ ساکاوا نے ہربنڈا کی آواز نہ سنی ہوگی۔ اس لیے دھوکا کھا جائے گا۔"

"اور وہ کھا گیا۔"

"میری وجہ سے۔۔۔ میں نے تصدیق کی تھی کہ وہ ہربنڈا ہی کی آواز ہے۔۔۔!"

"شکریہ یور آنر۔۔۔"

"پھر تم نے مجھ سے کیوں جھوٹ بولا تھا۔"

"میں نے یہی تو کہا تھا کہ اسپینی میری مادری زبان ہے اور فرانسیسی بول سکتا ہوں۔ آپ نے

یہ کیسے فرض کر لیا کہ بس یہی دو زبانیں مجھے آتی ہیں۔ ارے مجھے تو وہ زبان بھی آتی ہے جسے کتوں کے علاوہ اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔“

عمران نے کہہ کر کتوں کی طرح بھونکنا شروع کر دیا۔

”چپ.... چپ.... مجھے باتوں میں اڑانے کی کوشش نہ کرو۔“

”اچھا یور آنر تو اب سنیئے! جب میں پہلی بار آپ سے ملا تھا تو مجھے علم نہیں تھا کہ آپ کون ہیں۔ پرنسز ٹالابو آ نے صرف اتنا کہا تھا کہ خطرناک آدمی ہے۔ احتیاط سے اسے تاہیتی پہنچا دو۔ پھر جب مجھے آپ کا نام معلوم ہوا تو اور زیادہ محتاط ہو گیا۔“

”میرے کان نہ کھاؤ۔ ساکاوا نے آخر یہ کیوں کہا تھا کہ تم ہی ڈھمپ لو پو کا ہو....؟“

”محض اس لیے کہ آپ مجھ پر چڑھ دوڑیں اور اسے آزاد ہونے کا موقع مل جائے۔“

”زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ میری قوت فیصلہ جواب دے گئی ہے۔“

”میں نہیں سمجھا۔“

”میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ تم جھوٹے ہو یا سچے۔“

”آپ صرف یہ دیکھئے کہ میں نے ابھی تک آپ کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا اور سچی بات تو یہ ہے کہ اس حرکت پر مجھے آپ ہی نے اکسایا تھا۔“

”کس حرکت پر؟“

”یہ دیکھنے پر کہ موکارو میں کیا ہو رہا ہے۔ ورنہ میرا مشن تو صرف اتنا تھا کہ بھانجے کو ماموں تک پہنچا دوں۔“

”تو نے مجھے ہر طرح سے شکست دی ہے۔“

”ارے توبہ توبہ....“ عمران اپنا منہ پیٹتا ہوا بولا۔ ”فراگ ہر حال میں گریٹ رہے گا۔“

”اس حقیقت کو کبھی نہ بھولنا۔“

”سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔“

”لیکن اپنی ایک حماقت کا اعتراف کرو۔“

”کس حماقت کا۔“

”تمہیں اس کارخانے کو اس طرح نہ برباد کر دینا چاہیئے تھا۔“

”اس سلسلے میں سچی بات میں نے ابھی تک کسی کو بھی نہیں بتائی۔“ عمران نے سر ہلا کر کہا۔

”اور مجھے بھی نہ بتاؤ گے۔“ فراگ اسے گھورتا ہوا بولا۔

”اگر آپ کو نہ بتانا ہوتا تو میں اس کا ذکر ہی نہ چھیڑتا۔ ہوا یہ کہ اس زمین دوز کارخانے کا جائزہ لینے کے بعد جب ساکاوا سمیت سرنگ سے گذر کر اس بیرک والے کمرے میں پہنچا تو اس نے مجھے شکست دے دی۔“

”کیا مطلب....؟“ فراگ چونک پڑا۔

”اس سے بڑی چوٹ میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں کھائی تھی۔“ عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ اور کچھ سوچنے لگا۔

”کیا تم اپنی بات جلد ختم نہیں کر سکتے۔“ فراگ جھنجھلا کر بولا۔

”او.... ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ بیرک والے کمرہ خاص میں پہنچ کر میں نے پوچھ گچھ کے سلسلے میں ساکاوا پر کسی قدر تشدد کیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس فیکٹری کا سارا کنٹرول بیرک والے کمرے ہی سے ہوتا تھا۔ دھوئیں کا حصار غائب بھی ہو سکتا تھا اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ساکاوا کے ہاتھ پیر جکڑے ہوئے تھے اور اسے دو آدمی اٹھا کر بیرک والے کمرے تک لائے تھے۔“

”اچھا تو پھر....؟“

”ساکاوا نے مجھ سے کہا تھا کہ میں ایک الماری کھول کر اس کے اندر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک ہینڈل گھماؤں۔ ظاہر ہے کہ میں نے بغیر سمجھے بوجھے اس کے مشورے پر عمل نہ کیا ہو گا۔ ساکاوا نے کہا وہ ایک تجوزی کا ہینڈل ہے جس میں اس خطرناک حربے کا پلان اور ڈایاگرام موجود ہے پھر اس نے اپنی مظلومیت کا ذکر نکال لیا تھا کہ دراصل وہ خود بھی کسی کا آلہ کار ہے اور اس حربے سے متعلق تکنیکی باتیں اب تک اس کی سمجھ میں نہیں آ سکیں۔“

”میں کہتا ہوں جلدی سے ہینڈل گھماؤ۔“ فراگ پیر پٹخ کر دہاڑا۔ ”بات کو طول نہ دو۔“

عمران احمقانہ انداز میں مسکرا کر بولا۔ ”میں نے ہینڈل گھما دیا اور سب کچھ تباہ ہو گیا۔ خدا کی پناہ کتنے بھیانک دھماکے تھے۔ پھر کیسی زمین ہلی تھی میں تو سمجھا کہ اب موکارو بھی غرق ہوا۔“

”شروع ہی سے میری یہی رائے رہی ہے کہ تم بنیادی طور پر اول درجے کے احمق ہو۔“ فراگ برا سا منہ بنا کر بولا۔

”شکر ہے کہ آپ نے اس کا اعتراف تو کیا۔ “عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔

”ایسی شکل والے عقلمند نہیں ہوتے۔ “فراگ اس کے چہرے کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔

”اگر وہ حربہ جو زیر تکمیل تھا۔ میرے ہاتھ لگ جاتا تو جانتے ہو کیا ہوتا۔ “

عمران نے نفی میں جنبش دی۔

”بحر الکاہل پر میری حکومت ہوتی۔ “

”اور آپ کاہل اعظم کہلاتے۔ “عمران بائیں آنکھ دبا کر مسکرایا۔

”بکواس بند کرو مجھے بتاؤ کہ میں ڈھمپ لوپوکا کو کہاں تلاش کروں۔ “

”مجھے یہ نام قطعی پسند نہیں۔ سخت کریہہ الصوت واقع ہوا ہے۔ “عمران برا سا منہ بنا کر بولا۔

”لوئیسا پر ہاتھ ڈالے بغیر کام نہیں چلے گا۔ “

”آپ مجھ سے وعدہ کر چکے ہیں کہ اسے موکارو میں نہیں چھیڑیں گے۔ “

”اس کے علاوہ تو اور کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ اس کے سلسلے میں۔ “فراگ اسے گھورتا ہوا غصیلے لہجے میں بولا۔

”اور کیا مطالبہ ہو سکتا ہے؟ “

فراگ کچھ نہ بولا۔ اس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔

عمران مستفسرانہ نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔ ٹھیک اسی وقت فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ ”لوئیسا کے ساتھ خطرناک لوگ ہیں۔ ۔ ۔ یور آنر۔ ۔ ۔ ۔ “

جواب میں فراگ نے کس پائے کی گالی لوئیسا کے ساتھیوں کو دی تھی عمران نہ سن سکا کیونکہ ریسیور اٹھانے کے بعد وہ اس آواز کی طرف متوجہ ہو گیا تھا جس نے فون پر اسے مخاطب کیا تھا۔

لوئیسا اس سے پوچھ رہی تھی۔ ”اٹھارواں آدمی کہاں ہے؟ “

”سوری۔ ۔ ۔ ۔ رانگ نمبر۔ ۔ ۔ ۔ ! “کہہ کر عمران نے ریسیور کریڈل میں ڈال دیا۔

”کون تھا؟ “فراگ اسے گھورتا ہوا بولا۔

”لوئیسا کسی اٹھارویں آدمی کا پوچھ رہی تھی۔ “

”کیا مطلب۔ ۔ ۔ ۔ ؟ “

”ساکاوا کی قید سے صرف سترہ آدمی ہمارے ہاتھ لگے تھے۔ “

”اوہو۔ ۔ ۔ ۔ تو وہ کسی اٹھارویں کا مطالبہ کر رہی ہے۔ “

”اب وہ خود ہی دوڑی آئے گی۔ “

”ویسے مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔ “فراگ بائیں آنکھ دبا کر بولا۔

”میں نہیں چاہتا کہ اس کا اور آپ کا سامنا ہو۔ “

”تم کو بھی اچھی لگتی ہے کیا؟ “

”زہر کی پڑیا اسے ہی اچھی لگے گی جو خودکشی کا تہیہ کر چکا ہو۔ “

دفعتاً پھر فون کی گھنٹی بجی۔ عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔ اس بار جوزف کی آواز تھی۔

”باس کیا تم تنہا ہو؟ “

”نہیں مینڈک بھی ہے۔ “عمران نے اردو میں جواب دیا۔

”بہت ضروری باتیں کرنی ہیں، باس اسے کسی طرح رخصت کر دو۔ “

”اچھا میں کوشش کروں گا۔ “

ریسیور رکھ کر وہ فراگ کی طرف مڑا۔

”اب کون تھا؟ “

”پرنس! فرما رہے تھے کہ ہز میجسٹی پونیاری کی شراب کے لیے بہت بے چین ہیں۔ آج ہی اس کی ایک کھیپ موکارو پہنچنی چاہیے۔ “

”یہ کس طرح ممکن ہے۔ “فراگ برا سا منہ بنا کر بولا۔

”اگر ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر مہیا کر دیا جائے تو؟ “

”تب شاید بادشاہ کی یہ خواہش پوری کی جا سکے۔ “

”بس تو پھر جلدی کیجئے۔ آپ کے پاس اجازت نامہ موجود ہے۔ سیدھے شاہی محل کے ہیلی پیڈ پر پہنچ جایئے۔ “

عمران نے محسوس کیا کہ فراگ کچھ غیر مطمئن سا نظر آ رہا ہے۔ وہ تھوڑی دیر تک کھڑا کچھ سوچتا رہا پر سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

عمران پھر فون پر متوجہ ہوا۔ نمبر ڈائیل کئے اور ماؤتھ پیس میں بولا۔ ”اب آ جاؤ۔ ۔ وہ چلا گیا۔ ۔ ! “

تھوڑی دیر بعد جوزف کمرے میں داخل ہوا تھا۔ آنکھیں نشے میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ لیکن چال میں لڑکھڑاہٹ نہیں تھی۔

"باس وہ کتیا تو بڑی خطرناک نکلی۔" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"ہر کتیا خطرناک ہوتی ہے۔ لیکن تم کس کتیا کی بات کر رہے ہو۔"

"وہی لوئیسا۔"

"کاٹنے دوڑی تھی۔" عمران نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"سنجیدہ ہو جاؤ باس۔ ہم دشواریوں میں پڑ گئے ہیں۔"

"ارے کچھ بکے گا بھی یا شہزادوں ہی کے سے انداز میں بولے جائے گا۔"

"ہم نے وہاں سے سترہ قیدی برآمد کئے تھے لیکن وہ کسی اٹھارویں کی بات کر رہی ہے۔"

"ایک سو اسی کی بھی بات کر سکتی ہے۔ تو پھر۔"

"کہتی ہے اگر اٹھارویں کا سراغ نہ ملا تو وہ بادشاہ سے کہہ دے گی کہ میں نقلی ہربنڈا ہوں۔"

"اچھا تو کیا زندگی بھر شہزادہ ہی بنا رہنا چاہتا ہے۔" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

"جہنم میں گئی شہزادگی۔ یہ تو سوچو کہ تمہاری کیا پوزیشن ہو گی۔ اور ہاں! وہ یہ بھی کہہ رہی تھی۔ اگر عمران نے تعاون نہ کیا تو وہ دونوں سائنسدان بھی واپس نہ جا سکیں گے جس کے لیے ہم نے اس مہم میں شرکت کی تھی۔"

"وہ مجھ سے براہ راست گفتگو کیوں نہیں کرتی۔"

"تم ان سفید فام سوؤروں سے واقف ہونے کے باوجود بھی اس قسم کی باتیں کر رہے ہو باس! وہ اب تمہارا ذکر بڑی حقارت سے کرتی ہے۔"

"ہوں!" عمران کچھ سوچتا ہوا بڑبڑایا۔ "لیکن یہ اٹھارواں قیدی؟"

"سوال یہ ہے کہ ان سترہ کے علاوہ اگر کوئی اور بھی تھا تو مجھے اس کا علم کیوں نہ ہو سکا اور لوئیسا کو اس کا علم کیونکر ہوا۔"

"اب یہ بات تو ان دونوں سائنس دانوں ہی سے معلوم ہو سکے گی۔"

"اگر انہیں کسی اٹھارھویں کا علم ہوتا تو مجھے ضرور بتاتے۔" عمران نے پر تشویش لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا۔ پھر بولا۔ "ہمیں ان دونوں سائنسدانوں کو یہاں سے فوری

طور پر نکال دینا چاہئے۔"

"تم تو اس طرح کہہ رہے ہو جیسے خود قیام کرو گے۔" جوزف چونک کر بولا۔

"ہاں....! اب ایک دوسری مہم درپیش ہے۔"

"دوسری مہم....؟"

"ہاں.... اصلی ہربنڈا۔"

"کمال کر دیا۔ ہمیں اس سے کیا سروکار۔"

"سنو! اس عورت ٹالابوآ کو بے وقوف بنا کر خوش نہیں ہوں۔"

"اوہو.... تو اس کا یہ مطلب ہوا باس کہ اب تم صرف ٹالابوآ کی ہمدردی میں اصلی ہربنڈا کو تلاش کرو گے۔"

"شش....!" عمران ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بولا۔ "کوئی آ رہا ہے....!"

قدموں کی چاپ قریب ہوتی جا رہی تھی۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"آ جاؤ۔" عمران نے گونجیلی آواز میں کہا اور لوئیسا کی ٹیم کا وہ ممبر کمرے میں داخل ہوا جو اردو بول اور سمجھ سکتا تھا۔

"آہا.... موسیو ژالیئر.... خوش آمدید۔"

ژالیئر کے ہونٹوں پر زہریلی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"مادام ایدلی دے ساواں کے حکم پر میں تم سے ساکاوا کے اٹھارھویں قیدی کا مطالبہ کرتا ہوں۔" وہ چبا چبا کر بولا۔

جوزف نے شاید اس کے لہجے سے اندازہ کر لیا تھا کہ وہ عمران سے مناسب برتاؤ نہیں کر رہا اس لیے اس کی بھنویں تن گئی تھی۔

"مجھے کسی اٹھارھویں قیدی کا علم نہیں۔" عمران نے کہا۔

"دوسری صورت میں!" ژالیئر سنی ان سنی کر کے بولا۔ "اس ہربنڈا کا راز فاش کر دیا جائے گا۔ اور تمہارے ملک کے دونوں سائنسدان بھی خطرے میں پڑ جائیں گے۔"

"تیسری صورت اس سے بھی زیادہ خطرناک ہو گی موسیو ژالیئر۔"

“ہوں.... وضاحت کرو۔”

عمران نے جیب سے اپنی ڈائری نکالی اور اس کے ورق الٹتا ہوا بولا۔ “قریب آؤ.... یہ دیکھو۔” قریب آکر وہ ڈائری دیکھنے کے لیے جھکا ہی تھا کہ اوندھے منہ فرش پر چلا آیا۔ ایسا جچا تلا کراٹے کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا تھا۔

جوزف ہکا بکا عمران کا منہ دیکھتا رہ گیا۔

“ہونق.... اسے اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے چلو۔” عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔

“اَ.... اَ.... اچھا باس۔”

جوزف نے تعمیل کی تھی لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھن کے آثار تھے۔ بے ہوش آدمی کو بستر پر ڈال دیا گیا اور عمران اپنے بیگ سے ہایپوڈرمک سرنج نکالنے لگا۔ پھر ژالیئر کے بازو میں کوئی سیال انجیکٹ کر کے بڑبڑایا تھا۔ “تین گھنٹے کی۔”

“مم.... مگر باس....”

“وہ پاگل ہو گئی ہے۔ میں کسی اٹھارھویں کے وجود سے واقف نہیں! بہرحال اس کی یہ دھمکی کارگر ثابت نہیں ہو سکے گی کہ وہ میرے سائنسدانوں کو روک لے گی....!”

“آہا.... اچھا اب میں سمجھا....” جوزف سر ہلا کر بولا۔ “تم بھی یرغمال رکھو گے....!”

“ظاہر ہے.... ژالیئر اس کا فرسٹ اسسٹنٹ ہے۔ اس سے زیادہ اہم آدمی اس کی پوری ٹیم میں کوئی دوسرا نہیں۔”

“واقعی باس! تم بہت جلدی کرتے ہو۔”

“تیز رفتاری کے اس دور میں جو غور کرنے کے لیے رکا وہ مارا گیا۔ اب اس کمرے کو مقفل کر دو.... تین گھنٹے بعد پھر دیکھیں گے۔”

* * *

ظفر اور جیمسن ‘لے داراں’ میں پاگلوں کی طرح رقص کر رہے تھے۔ دو مقامی لڑکیاں ان کی ہم رقص تھیں۔ بہت بڑی بھیڑ تھی.... داراں جیسی عظیم الشان تفریح کے شایان شان۔

طویل و عریض رقص گاہ میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ وہ لوگ جشن نجات منا رہے تھے.... ساکاوا کی موت ان کے لیے مسرتوں کا پیام لائی تھی۔ رقص گاہ میں عجیب سی خوشبوئیں چکراتی پھر رہی تھیں۔ تیز موسیقی کانوں کے پردے پھاڑے دے رہی تھی اور رقص کرنے والوں کے نزدیک زندگی گویا صوت و حرکت کے علاوہ اور کچھ نہیں تھی۔

سرمستی کے اس عالم میں کسی نے ظفر کی ہم رقص کا دھکا دیا اور خود اس کی جگہ ظفر کے سامنے تھرکنے لگی۔ یہ لوئیسا تھی۔ اس نے ظفر کو اس بھیڑ سے نکل جانے کا اشارہ کیا تھا۔

ظفر بھیڑ میں راستہ بناتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی ہم رقص نے شائد اسے گالیاں دی تھیں۔ ہو سکتا ہے اس نے لوئیسا کو اسے اشارہ کرتے دیکھ لیا ہو۔

“کیوں رنگ میں بھنگ ڈال دیا۔” وہ دروازے سے نکلتا ہوا بولا۔

لوئیسا اس کے پیچھے تھی۔

“میں تمہیں کسی دوسری عورت کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی۔”

“آہا....” ظفر متحیر رہ گیا۔ رک کر تیزی سے اس کی طرف مڑا تھا۔

“غلط نہیں کہہ رہی۔ چلو ہم “فیئر دوانا” میں رقص کریں گے۔ جہاں صرف اعلیٰ طبقے کے افراد ہوتے ہیں اس عمومی بھیڑ سے مجھے نفرت ہے۔”

“بڑی شاندار تفریح گاہ ہے۔ تم اسے گھٹیا کہہ رہی ہو۔”

“یہ عوامی دور ہے۔”

“میں فرانسیسی ہوں۔ ایک طبقاتی سماج کی فرد لہٰذا مجھ سے پرولتاری قسم کی بکواس مت کرو۔”

“سوال تو یہ ہے کہ اچانک مجھ پر اتنی عنایات کیوں؟

“کبھی کبھی اچھے بھی لگتے ہو۔”

“لیکن اتنے شارٹ نوٹس پر میں بالکل بدھو ہو جاتا ہے۔”

شٹ اَپ۔” وہ اس کے بازو میں بازو ڈال کر چلنے لگی پھر کچھ دور چل کر بولی۔ “ڈاڑھی والا ہمارا تعاقب تو نہیں کرے گا۔”

“شاید اس وقت نہ کرے کیونکہ اسے اپنے معیار کی مل گئی ہے۔”

“کیا معیار ہے اس کا؟”

“سامنے کا ایک دانت نہ رکھتی ہو۔”

"اس سے کیا ہوتا ہے؟"

"نشے میں پیار کرتی ہے تو سیٹی کی سی آواز نکلتی ہے۔"

"تمہارا معیار کیا ہے؟"

"ایسی ہونی چاہئے کہ دوسرے دن شکل نہ دکھائے۔"

"جھوٹ بول رہے ہو۔ تم مستقل طور پر اپنا لینے کے قائل ہو۔"

"کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔ مستقل روگ پالنا میرے بس سے باہر ہے۔"

وہ فیر دوانا کے قریب پہنچ کر رک گئے۔

"تو اب کس کا انتظار ہے۔ چلو اندر۔" ظفر بولا۔

"نہیں! ٹھہرو..... میں سوچ رہی ہوں۔ کیوں نہ اپنی قیام گاہ پر چلیں۔"

"مادام لوئیسا..... چکر کیا ہے؟"

"مشرقی حسن کی دلدادہ ہوں۔ تم اس وقت بہت اچھے لگ رہے ہو۔"

ظفر کی آنکھوں سے تشویش جھانکنے لگی۔ بالآخر اس نے طویل سانس لے کر کہا۔ "تمہاری مرضی! جہاں دل چاہے لے لو۔"

ایک ٹیکسی نے انہیں لوئیسا کی قیام گاہ تک پہنچایا تھا۔

وہ دونوں سٹنگ روم میں کھڑے ایک دوسرے کو بغور دیکھے جا رہے تھے.....!

"میں سوچ رہی ہوں کہ تمہارے جسم سے کتنا گوشت نکلے گا۔" لوئیسا بولی۔

"ہڈیوں سے کم۔"

"میں سنجیدہ ہوں مسٹر ظفر الملک۔"

دفعتاً ظفر کی نظر سامنے والے دروازے پر پڑی جہاں لوئیسا کی ٹیم کا ایک آدمی اعشاریہ چار پانچ کا ریوالور سنبھالے کھڑا تھا۔

"میں اس کا مطلب نہیں سمجھا۔"

"ساکاوا کی قید سے کل کتنے آدمی برآمد ہوئے تھے؟"

"سترہ۔"

"بکواس ہے۔ اٹھارہ۔"

"شائد تم خواب دیکھتی رہی ہو، تم وہاں تنہا نہیں تھیں اور بھی لوگ تھے انہوں نے بھی دیکھا ہوگا۔"

"اٹھارھواں آدمی۔" لوئیسا دانت پیس کر بولی۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔"

"عمران کہاں ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔ انہوں نے پرنس کے ساتھ قیام کیا ہے۔ ہم دوسری عمارت میں ہیں۔"

لوئیسا مسلح آدمی کی طرف مڑے بغیر بولی۔ "اسے لے جا کر بند کر دو۔"

لیکن دوسرے ہی لمحے میں کسی وزنی چیز کے گرنے کی آواز سن کر تیزی سے مڑی۔ مسلح آدمی فرش پر اوندھا پڑا نظر آیا۔

ظفر تو اسے شروع ہی سے دیکھتا رہا تھا۔ لیکن اسے بھی اس کے اس طرح فرش پر آرہنے کی وجہ نہ معلوم ہو سکی۔

دونوں ہکا بکا کھڑے اسے دیکھتے رہے۔ گرنے والا بے حس وہ حرکت ہو چکا تھا۔

پھر ظفر چونکا..... اور اس کا داہنا ہاتھ بغلی ہولسٹر پر چلا گیا۔ پھر لوئیسا جتنی دیر میں اس طرف مڑتی ریوالور کی نال سیدھی ہو چکی تھی۔

"تم سے زیادہ شور مچانے والی چیز میرے ہاتھ میں ہے۔" ظفر مسکرا کر بولا.....!

لیکن وہ سنی ان سنی کر کے چیخی۔ "عمران سامنے آؤ۔ ورنہ تمہیں پچھتانا پڑے گا۔"

پھر سناٹا چھا گیا۔ اور لوئیسا کھڑی دانت پیستی رہی۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" دفعتاً وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "اور اس سے کہہ دینا اگر چوبیس گھنٹے کے اندر میرا نائب ژالیئر نہ ملا تو تم لوگ اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔"

ظفر ریوالور کا رخ اس کی طرف کئے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گیا لوئیسا اس کے قدموں کی دور ہوتی ہوئی چاپ سن رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں جھنجھلاہٹ کے آثار تھے۔ پھر جب وہ اپنے بے ہوش ساتھی کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی کہ عمران کی آواز سنائی دی۔

"یہ کھیل اسی طرح جاری رہے گا۔"

"میں تمہیں فنا کر دوں گی۔" وہ مڑ کر چیخی۔ عمران اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑا چیونگم سے شغل کر رہا تھا۔

"تمہارا دماغ چل گیا ہے۔" عمران سرد لہجے میں بولا۔ "میں کسی اٹھارھویں آدمی کے وجود سے واقف نہیں ہوں۔"

"تم جھوٹے ہو۔"

"جہنم میں گیا اٹھارھواں آدمی میرے ملک کے دونوں سائنسدان کہاں ہیں۔ تم انہیں بقیہ قیدیوں کی میٹنگ میں لے گئی تھیں۔"

"اٹھارھواں آدمی؟" لوئیسا ہاتھ اٹھا کر بولی۔

"اچھی بات! میں دیکھوں گا تم اپنی ٹیم کے ساتھ کس طرح موکارو سے نکل جاتی ہو ایک ایک کو مار ڈالوں گا۔"

"دیکھا جائے گا۔"

"یہ سودا تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔"

"مہنگے.... سستے کی پرواہ میں نے کبھی نہیں کی.... دونوں سائنسدان یا تمہارے چاروں ساتھیوں کی موت!"

"میری اپنی بھی تو کچھ ذمہ داریاں ہیں!" لوئیسا نرم پڑتی ہوئی بولی۔

"تمہاری ذمہ داری پر کوئی حرف نہیں آئے گا۔ اگر میرے آدمی دوسروں کی نسبت کسی قدر جلد چلے جائیں گے۔"

وہ کچھ نہ بولی۔ کسی سوچ میں ڈوب گئی تھی۔

"کیا خیال ہے؟" عمران گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا بولا۔

"اٹھارھواں آدمی۔" وہ اس طرح بولی جیسے سوتے میں بڑبڑائی ہو۔

"میں تمہیں بہت عقل مند سمجھتا ہوں۔" عمران نے پر تشویش لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونک پڑی۔

"اٹھارھویں آدمی سے متعلق تمہارا ذریعہ معلومات کیا ہے؟"

"ان سترہ میں سے تین آدمیوں کا بیان۔"

"بقیہ چودہ آدمی کیا کہتے ہیں؟"

"انہوں نے لاعلمی ظاہر کی ہے۔"

"کیا تم ان تین آدمیوں کے معتبر ہونے کے سلسلے میں کوئی دلیل رکھتی ہو؟"

"تینوں فرانسیسی ہیں۔" لوئیسا نے ڈھیلے ڈھالے لہجے میں کہا۔

"انہیں کسی جرمن کا بھوت نظر آ گیا ہو گا۔" عمران برا سا منہ بنا کر بولا۔

"بہر حال کیا تم مجھے ان سے کچھ سوالات کرنے کی اجازت دو گی۔"

"ہر گز نہیں!"

"تب پھر اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ میں تمہیں تل کر کھا جاؤں۔"

لوئیسا اسے کینہ توز نظروں سے دیکھ کر رہ گئی۔ کچھ بولی نہیں۔

"اچھا.... ٹاٹا۔" عمران دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

"ٹھہرو۔ ایک شرط پر میں دونوں کو چھوڑ سکتی ہوں۔"

"تم چھوڑ سکتی ہو؟" عمران نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب؟" لوئیسا ایک بار چونک پڑی۔

"وہ بہت دور جا چکے ہوں گے۔"

"نہیں۔!"

"وہ اس عمارت کے اسی کمرے میں تو بے ہوش پڑے تھے جس کی دیوار پر چیتے کی کھال آویزاں ہے۔"

لوئیسا نے سختی سے مٹھیاں بھینچ لیں اور عمران مسکرا کر بولا۔ "اب ان کی جگہ وہاں تمہارے دونوں پہرے دار بے ہوش پڑے ہیں۔"

"میں تمہیں مار ڈالوں گی۔" وہ عمران پر جھپٹ پڑی۔

"عمران اس کی کلائیاں پکڑتا ہوا بولا۔ "لپٹ جھپٹ اچھی نہیں ہوتی۔"

"تم کتے ہو۔" وہ اپنی کلائیاں چھڑانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔

"تب تو تمہیں مجھ پر پیار آنا چاہئے کہ تم لوگ اپنے کتوں کو والدین سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہو۔"

"ذلیل کمینے....!"

"رہو گی عورت ہی خواہ کسی نسل سے تعلق رکھتی ہو.....!"

"میرے ہاتھ چھوڑ دو۔"

"یہ لو.....!" عمران نے اسے دھکا دے کر ہاتھ چھوڑ دیئے اور وہ گرتے گرتے بچی۔

"اب تم دیکھنا اپنا حشر۔" وہ ہانپتی ہوئی بولی۔

عمران پھر دروازے کی طرف بڑھا۔

"ٹھہر جاؤ۔" اس بار وہ روہانسی آواز میں چیخی تھی۔

عمران رک گیا۔

"کیا تم مجھے اتنی دیر الجھائے رکھنا چاہتی ہو کہ تمہارے ساتھی واپس آجائیں۔"

"نہیں.....!" وہ پھر چیخی۔

"خیر..... اگر تم موکارو کے موسم سے متعلق کچھ کہنا چاہتی ہو تو رکا جاتا ہوں۔"

وہ چند لمحے خاموش کھڑی خود پر قابو پانے کی کوشش کرتی رہی پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "میری پوزیشن بے حد خراب ہو جائے گی۔"

"کھل کر کہو۔ کیا کہنا چاہتی ہو؟"

"مجھ سے سختی سے جواب طلب کیا جائے گا۔"

"ہوں..... اوں" عمران بایاں گال کھجاتا ہوا پر تفکر لہجے میں بولا۔ "فیکٹری کی تباہی تمہیں دشواری میں مبتلا کر سکتی ہے۔"

"اگر وہ اٹھارھواں آدمی ہاتھ آجائے تو.....!"

"ایک منٹ....." عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "اٹھارھویں آدمی سے متعلق گفتگو کرنے سے قبل اس کا تصفیہ ہونا چاہئے کہ مجھے اس کا علم ہے یا نہیں۔"

لوئیسا کچھ نہ بولی وہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے مضمحل سی آواز میں کہا۔ "گفتگو کی ابتداء کرنے کے لیے میں فرض کئے لیتی ہوں کہ تم اس بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"

"ٹھیک ہے..... بیٹھ جاؤ۔" عمران نے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

وہ بیٹھ ہی رہی تھی کہ دفعتاً اس کا بے ہوش ساتھی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ وہ چونک کر اس کی

طرف مڑی اور سرد لہجے میں بولی۔ "اپنے کمرے میں جاؤ۔"

"مم..... مادام..." وہ عمران کو گھورتا ہوا بولا۔

"اپنے کمرے میں جاؤ۔"

"بب..... بہت بہتر..... مادام۔" پھر وہ چپ چاپ رخصت ہو گیا تھا۔ لیکن الجھن کے آثار اس کی آنکھوں میں برقرار رہے تھے۔

"میرے پاس وقت کم ہے لوئیسا۔" عمران گھڑی دیکھتا ہوا بولا۔

"اس کا نام ڈان اسپاریکا ہے..... اسپینی ہے..... فیکٹری کا فورمین سمجھ لو۔ میری اطلاع کے مطابق اس خطرناک حربے کا مکمل پلان اسی کے قبضے میں تھا۔ میرے ملک کے تینوں سائنس دان اس کے ساتھ کام کر چکے ہیں۔"

"ہو سکتا ہے وہ اس وقت فیکٹری ہی میں رہا ہو جب دھماکہ ہوا تھا۔"

"وہ دو دن پہلے کہیں چلا گیا تھا۔ روانگی کے وقت اس کے ساتھ موکارو کی ایک لڑکی لی ہارا بھی تھی۔"

"اوہو..... لڑکی کا نام تک جانتی ہو۔ شائد ڈان اسپاریکا کوئی بہت خاص آدمی تھا ساکاواکا۔"

"ہاں..... وہ آزاد تھا۔ دوسروں کی طرح قیدی نہیں تھا۔"

"تم نے بہت دیر کر دی لوئیسا۔ اگر وہ زندہ بھی ہوگا تو کبھی کا موکارو سے فرار ہو چکا ہوگا اور یہ بہت بری بات ہے کہ حربے کا مکمل پلان اب بھی اس کے قبضے میں ہے۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔"

◆

ام بنی بے حد سنجیدہ ہو گئی تھی۔ ہر وقت خیالات میں ڈوبی رہتی اور اس کی آنکھوں سے غم جھانکتا رہتا۔ عمران اب اس کی طرف بہت کم توجہ دیتا تھا۔ حتیٰ کہ مخاطب تک نہ ہوتا تو وہ خود ہی چھیڑ چھیڑ کر بولتی رہتی۔

اس وقت تو وہ جھنجھلاہٹ میں مبتلا تھی کیونکہ وہ موکارو کے نئے چیف آف پولیس سے کسی لڑکی لی ہارا کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا۔

"ہارا گھرانہ یہاں کے معزز گھرانوں میں شمار ہوتا ہے۔" پولیس چیف نے کہا "ہو سکتا ہے

اسی گھرانے کی کوئی لڑکی ہو۔"

"میں اس لڑکی سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"اچھی بات ہے۔ اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے آدھے گھنٹے کے اندر اندر آپ کو مطلع کر دوں گا۔"

جب پولیس چیف چلا گیا تو اَم بنی عمران پر چڑھ دوڑی۔

"تم کیوں اس سے ملنا چاہتے ہو۔" وہ آنکھیں نکال کر بولی۔

"میں نے سنا ہے کہ وہ چوہے بہت اچھے پکاتی ہے۔"

"مجھے باتوں میں اڑانے کی کوش نہ کرو۔"

"اَم بنی..... پلیز..... میں بہت پریشان ہوں۔"

"مجھے بتاؤ..... میں تمہارے لیے کیا کر سکتی ہوں۔"

"ہم چاروں دشواریوں میں پڑ گئے ہیں۔"

"کیا پُرنس کو بھی شامل کر رہے ہو؟"

"ہاں پرنس بھی۔ لوئیسا بادشاہ کو ہمارے خلاف ورغلانے کی کوشش کر رہی ہے۔"

"تو کیا تم یہیں ڈیرہ ڈال دینے کی سوچ رہے ہو۔؟"

"نہیں..... ایسی تو کوئی بات نہیں۔"

"تمہارا مشن پورا ہو چکا۔ پرنس موکارو پہنچ گیا۔ اسے یہیں چھوڑو اور ہم نکل چلیں۔"

"کہاں نکل چلیں؟"

"تم نے فراگ سے وعدہ کیا تھا کہ اس کا ہاتھ بٹاؤ گے۔"

"کیا مجھ سے متعلق کنگ چانگ سے کوئی نئی ہدایت ملی ہے۔"

"نہیں۔"

"بہرحال تم اسی کے لیے کام کر رہی ہو۔"

"ہرگز نہیں۔ اب تو میں تمہاری کنیز ہوں۔ فراگ پر بھی خاک ڈالو ہم تم کہیں اور چلیں گے۔"

"اچھا..... اچھا..... میں سوچوں گا۔ فی الحال مجھے عبادت کرنے دو۔" کہہ کر عمران سر کے بل کھڑا ہو گیا۔

"پھر وہی دیوانگی۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"میرے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی تو خودکشی کر لوں گا۔"

ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر سے گھنٹی بجائی تھی اور اَم بنی صدر دروازے کی طرف چلی گئی تھی۔ جھنجھلاہٹ ہی کے عالم میں اس نے دروازہ کھولا لیکن فراگ پر نظر پڑتے ہی سہم کر رہ گئی۔ وہ بہت غصے میں معلوم ہوتا تھا۔ اَم بنی اسے راستہ دینے کے لیے پیچھے ہٹی۔

"کہاں ہے وہ؟" فراگ دہاڑا۔

"عبادت کر رہا ہے۔" وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں بولی۔

فراگ دندناتا ہوا اس کمرے تک آ پہنچا جہاں عمران سر کے بل کھڑا تھا۔

"یہ کیا لونڈا پن ہے؟" وہ حلق پھاڑ کر دہاڑا۔

"آپ کو علم ہے کہ عبادت کو لونڈا پن نہیں کہتے۔" عمران نے اسی حالت میں جواب دیا۔ لہجے میں ٹھہراؤ اور سکون تھا۔ جیسے کسی مہاتما نے اپنے چیلے کو "شانت" رہنے کی نصیحت کی ہو۔

"تم لوگ احسان فراموش ہو۔"

دفعتاً ایسا معلوم ہوا جیسے فراگ کے اس جملے نے اسے بچھو کی طرح ڈنگ مار دیا ہو۔ اچھل کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور آنکھیں نکال کر بولا۔ "آپ میری توہین کر رہے ہیں یور آنر۔"

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ اس کالے کوّے سے کہا تھا کہ ذرا میرا میک اَپ کر دے کہنے لگا آج منگل ہے اس لیے ناممکن ہے وہ دن بھول گیا۔ جب تم دونوں میرے رحم و کرم پر تھے۔"

"یہ ٹھیک ہے۔ پرنس منگل کو کسی کام کے نہیں رہتے۔"

"کیا مطلب؟"

"ان پر کسی بدروح کا سایہ ہو جاتا ہے منگل کو۔"

"یہ بنکاٹا والے سارے کے سارے الو ہیں۔ خواہ شاہی نسل ہی سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں۔" فراگ برا سا منہ بنا کر بولا۔ "بدروح کا سایہ ہو جاتا ہے۔"

"آخر میک اَپ کی کیا سوجھی یور آنر۔"

"مرضی کا مالک ہوں، تم کون ہو پوچھنے والے۔"

"میں سمجھ گیا..... موکارو میں کوئی عورت پسند آگئی ہو گی۔"

”میرا مذاق اڑا رہے ہو۔“

”ہر گز نہیں .... میں نے بھی اس دوران میں پرنس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ کس قسم کا میک اَپ کرانا چاہتے ہیں۔“

”بے حد خوف ناک شکل والا بننا چاہتا ہوں۔“

”اچھا.... اچھا.... میں سمجھا۔“ عمران بچگانہ انداز میں ہنسا۔

”کیا سمجھے ہو؟“

”کوئی ایسی عورت معلوم ہوتی ہے جس کے بچے بہت شریر ہیں۔“

”اب میرا مذاق اڑایا تو تھپڑ مار دوں گا۔“

”یور آنر.... بدصورت تو آپ کو وہی کلوٹا بنا سکے گا۔“

”پھر تم کیسا میک اَپ کر سکتے ہو۔“

”الزبتھ ٹیلر بنا سکتا ہوں آپ کو۔“

”سچ مچ ماروں گا۔“ وہ گھونسا تان کر عمران کی طرف جھپٹا۔ لیکن اَم بنی بیچ میں آ گئی۔ فراگ رک کر اسے قہر آلود نظروں سے گھورنے لگا۔ اور عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

”پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔“

”تم چلی جاؤ یہاں سے۔“ فراگ دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔

”ہاں .... ہاں.... جاؤ.... تمہارے سامنے پٹتے ہوئے مجھے بھی شرم آئے گی۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں .... نہیں ....!“

”جاؤ!“ عمران خون خوار انداز میں غرایا۔ اور اَم بنی اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھتی ہوئی کمرے سے نکلی۔ دروازہ بند کر لیا اور دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ ان کی آوازیں صاف سن سکتی تھی فراگ کہہ رہا تھا۔ ”تاہیتی میں ہربنڈا کے اسٹیمر والے ریڈیو روم میں میرے ساتھ کون تھا؟“

”کب کی بات کر رہے ہیں آپ؟“

”میری بات کا جواب دو۔“

”میں کیا جانوں کہ آپ ریڈیو روم میں کب تھے؟“

”تم جھوٹے ہو.... تم ہی ڈھمپ لوپو کا ہو۔!“

”شائد پونیاری کی کچی شراب خود بھی پی رکھی ہے آپ نے۔ آخر آپ کو ڈھمپ لوپو کا کیوں ہو گیا ہے.... آہا سمجھا.... آپ باز نہیں آئے۔“

”کیا مطلب؟“

”ضرور ایدلی دے ساواں سے پیار کی باتیں ہوئی ہیں۔“

”کیا کہنا چاہتے ہو؟“

”اسی نے آپ کو میرے خلاف بھڑکایا ہے۔ خیر میں اسے بھی دیکھوں گا۔“

”بکواس مت کرو۔“

”اچھا اس کے علاوہ اور کیا ثبوت ہے آپ کے پاس۔“

”پرنس پر مادری پریسٹ کا میک اَپ تم نے ہی کیا تھا۔“

”اچھا تو پھر؟“

”تم ڈھمپ لوپو کا کا میک اَپ بھی کر سکتے ہو۔ اب وہ مجھے میک اَپ ہی معلوم ہو رہا ہے۔“

”اگر لوئیسا نے سچ مچ آپ سے لگاوٹ کی باتیں کر لیں ہیں تو میں آپ کو جادو کا اژدہا بھی معلوم ہو سکتا ہوں۔“

اتنے میں فون کی گھنٹی کی آواز آئی تھی۔ پھر عمران کسی سے فون پر گفتگو کرتا رہا تھا۔ اس گفتگو کا ماحصل اَم بنی کی سمجھ میں نہ آ سکا۔

”کون تھا؟“ تھوڑی دیر بعد فراگ کی آواز سنائی دی۔

”موکارو کا چیف آف پولیس۔“

”کیا کہہ رہا تھا؟“

”دراصل اسی معاملے نے مجھے پریشان کر رکھا ہے جس کی بناء پر لوئیسا میری دشمن ہو گئی ہے.... اٹھارواں آدمی....!“

”جہنم میں جائے.... میں کس طرح یقین کروں کہ تم ڈھمپ لوپو کا نہیں ہو۔“

”دیکھیئے یور آنر! میں نے آپ سے سچی بات کہہ دی۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں۔“

”یقین نہ کرنے کی صورت میں تمہیں مار ڈالوں گا۔“

"کوشش کر کے دیکھئے۔"

"مجھے چیلنج کر رہا ہے۔"

"نہیں۔ لیکن آپ مار ڈالنے پر تل جائیں گے تو پھر مجھے بھی کچھ سوچنا پڑے گا۔"

دفعتاً اُم بنی زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی۔

فراگ نے جھٹکے کے ساتھ دروازہ کھولا اور اُم بنی کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ عمران بولا۔ "نہیں یور آنر.... ایسی حماقت نہ کیجئے گا۔"

"کیا مطلب....؟" فراگ غرا کر پلٹا۔

"مجھے عطا کر چکے ہیں لہٰذا مار پیٹ کا حق بھی میری ہی طرف منتقل کیجئے۔"

"بکواس مت کرو تم سب میرے غلام ہو۔"

"ہم دونوں کے علاوہ اور سب....!"

"تو مجھے کیوں غصہ دلاتا ہے۔" فراگ حلق پھاڑ کر دہاڑا۔

"میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ لوئیسا آپ کے سر پر سوار ہو گئی ہے۔"

فراگ لوئیسا کا نام لے کر گندی گندی گالیاں دیتا ہوا بولا۔ "عورت میرا کھلونا ہے میں اس کا غلام نہیں ہوں۔"

"شکر ہے خدا کا۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "میں سمجھا تھا شائد خدانخواستہ آپ لینڈی مرد ہیں۔"

"تو مجھے پتا نہیں کیا کیا کہتا رہتا ہے۔ میں تیری ہڈیاں توڑ دوں گا۔"

"تم جاؤ....!" عمران نے اُم بنی کو مخاطب کر کے کہا۔ "یہ ایک ڈرامے کی ریہرسل ہے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں!"

اُم بنی دونوں کو خوفزدہ نظروں سے دیکھتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ عمران نے اس وقت تک دروازہ بند نہیں کیا تھا جب تک وہ راہداری کی اختتام پر نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی تھی۔

"آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کیجئے۔" عمران فراگ کی طرف مڑ کر نرم لہجے میں بولا۔

"وہ ہمیں لڑا دینا چاہتی ہے ابھی حال ہی میں میں نے اس کے چار آدمی پکڑ لئے تھے...."

"کیوں پکڑ لئے تھے؟"

"اس نے ظفر کو پکڑوا کر دھمکیاں دی تھیں۔ ظاہر ہے کہ مجھے اس پر غصہ آنا ہی چاہئے تھا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"اسے مصالحت کرنی پڑی۔ ورنہ میں ان چاروں کو قتل کر دیتا۔ ابھی تک تو ایسا ہوا نہیں کہ مجھے دھمکیاں دینے والا زندہ بچا ہو۔ البتہ ایک آدمی پر میرا ہاتھ نہیں اٹھ سکتا اور وہ ہے آنریبل ڈیڈلی فراگ۔"

"ہونہہ.... خوشامدی۔"

"اگر اجازت ہو تو ایک ہاتھ رسید کر دوں۔"

"کہنے کا انداز ایسا تھا کہ فراگ بے ساختہ ہنس پڑا اور عمران بچوں کی طرح تالیاں بجاتا ہوا چیخنے لگا۔ "ہاہا.... خوفناک والد صاحب ہنس دیئے۔ ہاہاہا۔"

"چپ رہو.... چپ رہو.... میری بات سنو....!"

عمران یک بیک خاموش ہو گیا۔

"تم مجھے پاگل بنا دو گے.... آخر ہو کیا چیز....!"

"مجھ پر رحم کرنا سیکھئے۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"ہاں.... اب میں محسوس کر رہا ہوں کہ وہ مجھے تمہارے خلاف شکوک و شبہات میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔ لیکن میں کیا کروں وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔"

"اس کی تدبیر بھی ہو جائے گی۔"

"کیا تدبیر ہو جائے گی؟"

"پتھر دل محبوب قدموں پر.... تعویذ منگوا دوں گا۔"

"تعویز کیا؟"

"چارم.... جادو....!"

"بکواس مت کرو.... کوئی مناسب تدبیر بتاؤ۔"

"پہلے آپ وعدہ کیجئے کہ آئندہ مجھے ڈھمپ لوپو کا نہیں سمجھیں گے۔"

فراگ پھر اسے گھورنے لگا۔ عمران کہتا رہا۔ "آپ عورتوں کے بہکانے میں آ جاتے ہیں۔ آپ یعنی آنریبل ڈیڈلی فراگ.... سوچ کر مجھے شرم آتی ہے.... خود آپ معلوم نہیں کس مٹی

کے بنے ہوئے ہیں....!"

فراگ اسے گھورتا ہوا اپنا نچلا ہونٹ چبائے جا رہا تھا۔

"للّی ہاروے کہاں ہے؟" دفعتاً عمران سوال کر بیٹھا۔

"موکارو کے بادشاہ کو بخش دی۔"

"اب خدا آپ کو بخشے .... ایک مجھے بخش دی.... ایک بادشاہ کو .... اور خود رہ گئے اکیلے.... ظاہر ہے کہ اسی لیے تولوئیسا سر پر سوار ہوئی ہے۔"

"خاموش رہو.... آج تک مجھ پر کسی کو بھی تنقید کی جرات نہیں ہوئی۔"

"مجبوری ہے....!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "اب تو آپ کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا۔"

"بکواس مت کرو۔ اب میں تمہیں منہ نہیں لگاؤں گا۔" فراگ نے کہا اور کسی بگڑے ہوئے سانڈ کی طرح فوں فوں کرتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

عمران نے جیب سے چیونگم کا پیکٹ نکالا اور ایک پیس منہ میں ڈال کر اسے آہستہ آہستہ کچلتا رہا۔ دو یا تین منٹ بعد اس نے راہداری میں قدموں کی چاپ سنی تھی۔

"چیف آف پولیس!" اَم بنی نے دروازہ کھولا۔

"اوہ۔ بھیج دو۔" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "نہیں .... ٹھہرو.... میں اس سے برآمدے ہی میں ملاقات کروں گا.... کیا فراگ چلا گیا۔"

"نہیں .... مہمان کو دیکھ کر وہ رک گیا ہے۔"

"جان کو آ گیا ہے!"

"میں نے تمہاری باتیں سنی تھیں۔ جسے وہ ڈھمپ لوپو کا کہتا ہے وہی تو کنگ چانگ تھا۔"

"رہا ہو گا....!" عمران نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور آگے بڑھتا چلا گیا۔

پولیس چیف کو اَم بنی نشست کے کمرے میں بٹھا آئی تھی۔

فراگ بھی وہیں بیٹھا ہوا ملا۔ پولیس چیف اسے کینہ توز نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ لیکن وہ بظاہر اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

پولیس چیف نے عمران کو تعظیم دیتے ہوئے کہا۔ "اس کے بارے میں خاصی معلومات فراہم

کر دی گئی ہیں جناب! اس گھرانے کی ایک لڑکی اس وقت موکارو میں موجود نہیں ہے۔ پورا نام رامی لی ہارا ہے۔ اس کے اغوا کی رپورٹ بھی اس کے گھر والے درج کرا چکے ہیں۔"

"اغوا کی رپورٹ۔"

"جی ہاں تین دن پہلے کی بات ہے۔ یہ رپورٹ انہوں نے ڈان اسپاریکا کے خلاف درج کرائی ہے۔"

"کوئی غیر ملکی....!"

"جی ہاں۔ اسپینی ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ رامی لی ہارا سے اس کے پرانے تعلقات تھے۔ گھر والوں کو بھی اس کا عِلم ہے۔ اگر ساکاوا زندہ ہوتا تو وہ اس کے خلاف کبھی رپورٹ درج نہ کراتے۔"

"اوہو.... میں نہیں سمجھا۔"

"ڈان اسپاریکا.... ساکاوا کے گہرے دوستوں میں سے تھا۔"

"اچھا.... اچھا.... میں سمجھ گیا۔ ساکاوا کی زندگی میں اس کے گھر والوں کو دونوں کے تعلقات پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔"

"جی ہاں.... یہی بات ہے جناب!"

"اب ڈان اسپاریکا کے بارے میں بتاؤ۔"

"موکارو کے معززین میں اس کا شمار تھا۔ چھان بین کرنے پر معلوم ہوا کہ پچھلے دو سال سے وہ جب بھی موکارو سے باہر جاتا تھا رامی لی ہارا اس کے ساتھ ہوتی تھی۔"

"کچھ اندازہ ہے کہ وہ کہاں گئے ہوں گے؟"

"اس کے متعلق کچھ بتانا مشکل ہے۔ اس بار بھی وہ باضابطہ طور پر موکارو سے باہر نہیں گئے۔ کہیں کوئی اندراج نہیں ہے۔"

"یہ کیا بات ہوئی؟"

"ساکاوا کی خصوصی عنائت سمجھ لیجئے۔"

"میں تمہیں بتاؤں گا کہ وہ کہاں گئے ہوں گے۔ یہ کیا بتائے گا۔" دفعتاً فراگ نے انگلش میں کہا اور پولیس چیف چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران صرف سر ہلا کر رہ گیا تھا۔

"بہت بہت شکریہ چیف!" وہ اٹھتا ہوا بولا۔

پولیس چیف کے چلے جانے کے بعد ساکاوا عمران کو گھورتا ہوا بولا۔ "کیا قصہ ہے۔"

"اٹھارواں آدمی۔"

"کیا مطلب؟"

"لوئیسا نے اپنی معلومات کے مطابق اس کا نام ڈان اسپاریکا بتایا ہے۔"

"لی ہارا خاندان کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔"

"مجھے خاندان سے سروکار نہیں۔ رامی لی ہارا اور ڈان اسپاریکا زیر بحث ہیں۔ آپ یہ بتانے والے تھے کہ وہ کہاں گئے ہوں گے۔"

"ہاں.... شاید میں بتا سکوں گا۔"

"کتنی دیر بعد....؟"

"تمہیں نہیں بتاؤں گا۔ کیوں نہ براہ راست لوئیسا کو بتاؤں....!"

"کیا بات ہوئی....؟"

"میرا کام بن گیا....!" فراگ کی باچھیں کھلی پڑ رہی تھیں۔

عمران اسے حیرت سے دیکھتا رہا۔ فراگ اٹھ گیا۔ وہ تیزی سے اپنی جیپ کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

◆

تھوڑی دیر بعد عمران چیف آف پولیس کے دفتر میں داخل ہوا۔ وہ دفتر میں موجود تھا۔ عمران کو دیکھ کر اٹھتا ہوا بولا۔ "مجھے یاد فرما لیا ہوتا جناب۔"

"نہیں۔ میں اس کی موجودگی میں بہتیری باتیں نہ کر سکتا۔" عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"میں بھی متردد تھا جناب! اگر اس نے آپ لوگوں کی مدد نہ کی ہوتی تو ہم موکارو کی سرزمین پر اس کا وجود برداشت نہ کر سکتے۔"

"اسے جہنم میں جھونکو۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں رامی لی ہارا کے متعلقین سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"ضرور.... ضرور.... جب آپ چاہیں جناب!"

"ابھی....!"

"بہت بہتر.... کیا انہیں یہیں طلب کر لیا جائے۔"

"نہیں.... ہم خود چلیں گے۔"

"آپ کی مرضی....!" چیف اٹھتا ہوا بولا۔

کچھ دیر بعد ان کی گاڑی ایک قدیم وضع کی بڑی عمارت کے سامنے رکی تھی۔ چوکیدار نے پھاٹک پر لٹکے ہوئے گھنٹے پر تین ضربیں لگائیں۔ غالباً یہ مہمانوں کی آمد کا اعلان تھا۔ پھر دو باوردی ملازمین انہیں تعظیم دیتے ہوئے عمارت کے اندر لے گئے تھے۔ صاحب خانہ ایک دراز قد معمر آدمی تھا۔ رامی کے باپ کی حیثیت سے چیف نے عمران سے اس کا تعارف کرایا۔ بوڑھا اچھے موڈ میں معلوم ہوتا تھا۔

"ساکاوا کا دور ہمارا بدترین دور تھا۔" وہ ناخوشگوار لہجے میں بولا۔

"اور اسی وجہ سے پہلے کبھی آپ رامی کے اغوا کی رپورٹ نہیں درج کرا سکے۔" چیف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نہیں سمجھا۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"وہ پہلے بھی تو ڈان اسپاریکا کے ساتھ موکارو سے باہر جاتی رہی ہے۔"

بوڑھا تھوک نگل کر رہ گیا۔

"کیا یہ غلط ہے کہ تم نے محض اپنی پوزیشن محفوظ کرنے کے لیے وہ رپورٹ درج کرائی تھی۔" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"مم.... میں.... کیا کہوں۔"

"وہ دونوں کہاں گئے ہیں؟"

بوڑھے نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تمہیں بھی غداروں کی لسٹ پر چڑھا دیا جائے۔" چیف آنکھیں نکال کر بولا۔

"نن.... نہیں...." بوڑھا دونوں ہاتھ پھیلا کر بولا۔ "ہم سب ابھی تک خوف اور دہشت کے سائے میں زندہ رہے ہیں۔ وہ دونوں بالی سونار میں ہیں....!"

"پتا بتاؤ....!"

"پتا مجھے کبھی نہیں معلوم ہو سکا۔"

"خیر ہم دیکھ لیں گے۔ تم اپنی زبان بند رکھنا۔"

"ایسا ہی ہوگا۔"

وہ دونوں اٹھ گئے۔ اب پھر ان کی گاڑی کا رخ چیف کے آفس کی طرف تھا....!"

"بالی سونار کہاں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"یہاں سے ساٹھ میل کے فاصلے پر ایک جزیرہ ہے جناب.... سیاحوں کی جنت۔! لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس کے ساحل پر کبھی قدم نہ رکھ سکوں گا۔"

"کیوں؟ کیا وہاں بھی کچھ ہو رہا ہے؟"

"معلوم نہیں۔ لیکن صرف وہی سیاح وہاں جا سکتے ہیں جو داخلے کی شرائط پوری کرتے ہوں۔"

"کیا شرائط ہیں؟"

"اگر آپ کسی رنگ دار نسل سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کی بیوی کو سفید فام ہونا چاہئے اور اگر آپ سفید فام ہیں تو آپ کی بیوی کسی رنگ دار نسل کی ہونی چاہئے۔"

"اوہو.... دلچسپ.... آخر ایسا کیوں ہے؟"

"وہاں کی ملکہ سفید فام ہے اور اس کا شوہر سیاہ فام.... وہ مختلف نسلوں کے میل جول کے قائل ہیں۔ آپ بھی تو ایشینی ہیں جناب۔ آپ وہاں جا سکیں گے بشرطیکہ کسی مقامی عورت کو ساتھ لے جائیں۔"

"تم نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے چیف.... میں نے جغرافیہ میں کسی ایسے جزیرے کے بارے میں نہیں پڑھا۔"

"ادھر ایسے چھوٹے موٹے کئی عجائبات آپ کو ملیں گے جناب!"

"یہ جزیرہ تو اس قابل ہے کہ اسے عالمی تحریکات میں اتحاد کا نشان بنایا جائے۔'

"اس مین کوئی شک نہیں جناب!"

پھر بقیہ راستہ خاموشی سے طے ہوا۔ قیام گاہ پر پہنچ کر عمران نے اَم بنی کو بہت زیادہ سراسیمہ پایا۔

"کیا بات ہے؟" وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"کک.... کچھ نہیں....!"

"اگر مجھے تاریکی میں رکھنے کی کوشش کی تو خسارے میں رہو گی۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ ہم ان سبھوں کو یہیں چھوڑ کر نکل چلیں۔ خدا کی زمین بہت وسیع ہے۔"

"اصل بات بتاؤ۔"

"تمہارے جانے کے بعد فراگ سے فون پر گفتگو ہوئی تھی۔ اس نے خود ہی رنگ کیا تھا کہہ رہا تھا کہ میں اس کے لئے تمہاری سراغرسی کروں۔ اسے تمہاری مصروفیات سے مطلع کرتی رہوں۔"

"مارا گیا۔"

"کیا مطلب؟"

"لوئیسا اسے زندہ دفن کر دے گی۔"

"مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔ میں نے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تم اس وقت گھر پر موجود نہیں ہو۔"

"فکر نہ کرو.... میں سب دیکھ لوں گا۔"

"میں پھر کہتی ہوں کہ یہاں سے نکل چلو۔"

"پرنس کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم دونوں.... صرف ہم دونوں کچھ دنوں کے لیے موکارو سے باہر چلیں گے۔"

"میں نہیں سمجھی۔"

"تھوڑا صبر کرو۔ سمجھا دوں گا۔"

"میں محسوس کر رہی ہوں کہ تم مجھے صرف بہلاتے رہتے ہو۔"

"یہ بھی بہت بڑی بات ہے احمق لڑکی۔"

"ہاں ٹھیک ہے مجھے اور چاہئے بھی کیا۔ میں تم سے کچھ نہیں چاہتی۔ صرف تمہیں چاہتی ہوں۔"

"کاش میں سچ مچ آدمی ہوتا۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"کیا مطلب؟"

"میں تمہارے اس جذبے کی قدر کر سکتا۔"

"اَم بنی کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔ "

◆

فراگ نے جیمسن کو تاکا۔ اس کا خیال تھا کہ ظفر کے مقابلے میں وہ زیادہ کار آمد ثابت ہو سکے گا۔ کچھ باتیں اس کے ذہن نشین کرائیں اور لوئیسا کی طرف دوڑا دیا۔

جیمسن کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اس کے مشوروں پر عمل کر کے وہ عمران کے مفاد کے خلاف کچھ کر رہا ہے۔ لیکن پھر بھی احتیاطاً اس نے عمران سے فون پر رابطہ قائم کر کے سب کچھ بتا دیا۔

"تو پھر تم نے کیا کیا؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"میں نے سوچا پہلے آپ کو مطلع کر دوں پھر جاؤں گا لوئیسا کی طرف۔ "

"تم سے عقلمندی سرزد ہوئی ہے۔ فراگ بھکنے لگا ہے۔ "

"میں نہیں سمجھا یور میجسٹی۔ "

"فکر نہ کرو۔ فراگ دانستہ طور پر میری مشکلات میں اضافہ کر رہا ہے۔ خیر پرواہ نہیں تم جاؤ لوئیسا کے پاس وہی کرو جو فراگ نے کہا ہے بقیہ معاملات میں خود دیکھ لوں گا۔ "

"جیسا آپ فرمائیں۔ "

"دیٹس آل" کہہ کر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

جیمسن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب یہ کیا شروع ہو گیا ہے۔ بہر حال اب تو اسے جانا ہی تھا لوئیسا کی طرف۔

لوئیسا اپنی قیام گاہ پر موجود تھی۔ جیمسن نے اپنی آمد کی اطلاع بھجوائی اور اسے اندر بلوا لیا گیا۔

وہ لوئیسا کو لگاوٹ کی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔ "کئی دن سے نہیں دیکھا تھا دل نہیں مانا۔ چلا آیا۔ "

"غالباً تمہیں اب میری پوزیشن کا علم ہو گیا ہے۔ "لوئیسا نے بے حد سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں مادام۔ مجھے علم ہے کہ آپ فرانس کے محکمہ کار خاص کی ایک بہت بڑی عہدیدار ہیں۔ لیکن میرا دل بھی کسی سے کم نہیں۔ "جیمسن سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔!

"دھکے دے کر نکلوا دوں گی۔ "

"اٹھارواں آدمی کہاں ہے.... میں جانتا ہوں مادام!"

"کیا مطلب؟"

"میں جانتا ہوں وہ دونوں کہاں گئے ہیں۔ "

"کون دونوں؟"

"ڈان سپاریکا.... اور.... رامی لی ہارا۔!"

"میں سمجھ گئی.... عمران اب کوئی دوسری چال چلنا چاہتا ہے۔ "

"اوہو.... تو یہ بات ہے.... میں فضول ادھر آیا۔ "

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"یہی کہ مجھے مسٹر علی عمران نے یہاں نہیں بھیجا ہے۔ "

"پھر کیوں آئے ہو؟"

"اٹھارھویں آدمی کی تلاش میں تم ضرور جاؤ گی۔ لہٰذا اگر مجھے ہی موقع دو تو کیا حرج ہے تمہاری ٹیم میں تو ایک بھی رنگ دار آدمی نہیں ہے۔ "

"کیا تم کھل کر بات نہیں کر سکتے۔ "

"کیا یہاں کوئی ایسا جزیرہ بھی ہے جہاں صرف مخصوص قسم کے شادی شدہ جوڑے ہی جا سکتے ہیں؟"

لوئیسا چونک کر اسے گھورنے لگی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ بالی سونار گئے ہیں۔ "اس نے کسی قدر توقف کے ساتھ سوال کیا۔

جیمسن نے اپنے سر کو اثباتی جنبش دی۔

"کیا تم نے عمران کی زبانی سنا ہے؟"

"ان کی زبانی نہ سنتا تو اسے قابل ذکر ہی نہ سمجھتا۔ "

"ہونہہ.... اگر ایسا ہے تو مجھے رنگ دار شوہر تلاش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی.... ہمارے ذرائع لامحدود ہیں۔ "

"تمہاری مرضی.... میں سمجھا تھا.... شاید تمہارے کسی کام آ سکوں۔ "

"نہیں۔ شکریہ! تم جا سکتے ہو۔ "

”ایسی ناقدری....!“

”جاتے ہو یا بلاؤں کسی کو....!“

”تم ہی کافی ہو.... سنگدل خاتون.... میں جا رہا ہوں۔ تم نے میرا دل توڑ دیا۔!“

وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

یہاں تک ٹیکسی سے آیا تھا۔ واپسی پر کوئی ٹیکسی نہ مل سکی اس لیے پیدل ہی چل پڑا۔ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ فراگ کی جیپ اس کے برابر فٹ پاتھ سے آلگی۔ وہ رک کر مڑا۔

”آجاؤ....!“ فراگ اس کے لیے اگلی سیٹ کا دروازہ کھولتا ہوا بولا۔

”شکریہ یور آنر!“ جیمسن اس کے برابر بیٹھتا ہوا بولا۔

”کیا رہی؟“

”ناکامی۔ میرا مقدر۔ آپ نے تو بڑی مہربانی فرمائی تھی۔“

”اس نے کیا کہا؟“

”کہنے لگی میرے لیے ضروری نہیں کہ مقامی شوہر فراہم کروں‘ دوسرے ذرائع بھی ہیں۔“

”یہ تو کچھ بھی نہ ہوا۔“

”میں عورت کے بغیر بھی زندہ رہ سکتا ہوں۔“ جیمسن برا سا منہ بنا کر بولا۔

”خیر.... میں اسے دیکھوں گا۔“

”آپ بہت رحمدل ہیں.... عمران کو اُم بنی بخش دی۔ للّی ہاروے بھی آپ کے لیے پرانی ہو چکی ہے۔“

”اس کا نام مت لو.... بادشاہ کو بخش چکا ہوں۔“

”ہائیں تو پھر آپ کی کیسے گذر رہی ہے؟“

”فی الحال میں چھٹی پر ہوں۔“

جیمسن ہنس پڑا اور فراگ نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا کچھ بولا نہیں۔

”کہاں اترو گے؟“ کچھ دیر بعد فراگ نے پوچھا۔

”کسی اچھے سے ریستوران کے قریب۔“

”شاہی خرچ پر بڑی عیاشیاں کر رہے ہو تم لوگ۔“

فراگ کے اس ریمارک پر جیمسن کچھ نہ بولا۔ وہ ایک خوشگوار شام تھی اور جیمسن رات کے تصور میں مگن تھا۔ دوغلی نسل کی موکاری لڑکیاں بہت زندہ دل اور خوش باش تھیں۔ گھنٹے بھر کی ملاقات بھی کچھ ایسا تاثر دے جاتی تھی جیسے زندگی بھر کے رفیق کا ساتھ رہا ہو۔

فراگ نے ایک ریستوران کے قریب گاڑی روک دی۔

جیمسن کو اتار کر اس نے لوئیسا کی قیام گاہ کی طرف دوڑ لگا دی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اس بار لوئیسا سے مل کر اسے مایوسی نہ ہو گی۔ یہ اندازہ صد فی صد درست نکلا۔ لوئیسا نے گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا۔

”ہلو.... گریٹ مین۔!“ اس نے اسے انگریزی میں مخاطب کیا۔

”ارے تم اپنی ہی زبان بولو نا....!“

”میں تمہیں بتانا چاہتی تھی کہ میری انگریزی بھی بری نہیں ہے اور میں یورپ کی کئی زبانیں بول سکتی ہوں۔“

”یقیناً بول سکتی ہو گی۔ میں تمہاری صلاحیتوں کا مداح ہوں لیکن اس وقت تم سے ایک مسئلے پر صاف صاف گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔“

”ضرور.... ضرور.... اب ہمارے درمیان کسی قسم کا کوئی جھگڑا باقی نہیں رہا۔ اس لیے ہم دوستوں کی طرح کھلے دل سے گفتگو کر سکتے ہیں۔“

”ڈھمپ لوپوکا کہاں ہے؟“

”کون کہاں ہے؟“ لوئیسا نے متحیرانہ لہجے میں پوچھا۔

”ڈھمپ لوپوکا....!“

”میرے لیے یہ نام بالکل نیا ہے۔“

”جمیکن سیکرٹ ایجنٹ تمہارے ساتھیوں میں سے تھا۔“

”یقین کرو میرے دوست۔“ لوئیسا بڑے خلوص سے بولی۔ ”میری پارٹی میں اس نام کا کوئی آدمی کبھی نہیں رہا۔“

فراگ نے ڈھمپ کا حلیہ بیان کیا۔

”ہرگز نہیں.... ایسا کوئی آدمی میری نظر سے کبھی نہیں گزرا۔“

"اچھا تو اب سنو! پرنس ہربنڈا کے اسٹیمر کے ریڈیو روم میں میرے ساتھ صرف ڈھمپ لوپو کا تھا۔"

"نہیں۔!" لوئیسا اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی۔ پھر اس نے بے تحاشہ ہنسنا شروع کر دیا۔

"ارے.... ارے.... یہ کیا بات ہوئی۔" فراگ نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"بے حد مکار آدمی ہے۔" لوئیسا ہنسی روکنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔

"کون....؟"

"عمران....!"

"کیا مطلب....؟"

"ہمارے علم کے مطابق عمران کے علاوہ ریڈیو روم میں اور کوئی نہیں تھا۔ دشمن بن کر تمہیں بنکاٹا تک لے گیا اور پھر دوست بن کر موکارو تک لایا۔"

لوئیسا پھر ہنسنے لگی۔ فراگ کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار تھے۔

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ٹالابو آکا ملازم ہے۔"

"پھر کیا سمجھوں؟"

"وہ بھی میرے ہی ساتھ آیا تھا۔"

"اب میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

"یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ مائی ڈیئر ڈیڈی فراگ۔ وہ جتنا معصوم اور احمق نظر آتا ہے۔ اندر سے اتنا ہی بھیانک بھی ہے۔ پوری بات سنو! ہم یہاں ساکاوا کا طلسم توڑنا چاہتے تھے۔ لیکن داخلہ مشکل تھا۔ لہٰذا میں نے پرنس ہربنڈا کو تلاش کیا تھا۔ تمہیں سن کر حیرت ہو گی کہ پرنس ہربنڈا اسی شخص عمران کے یہاں معمولی سی ملازمت کر رہا تھا۔"

"اوہ.... اوہ...." فراگ مٹھیاں بھینچ کر غرایا۔

"اس سے کوئی فائدہ نہیں۔"

"پھر تم ہی بتاؤ میں کیا کروں۔"

"جب ہم موکارو کے لیے روانہ ہو گئے تھے تو ہمارا مقصد ایک تھا لیکن اب عمران زیادتی پر

آمادہ ہے ہم میں اختلاف ہو گیا ہے۔ اب ہم الگ الگ اٹھارھویں آدمی پر قابو پانا چاہتے ہیں۔"

"اچھا.... اچھا.... میں سمجھ گیا۔"

"یہاں تک تو یہ بات تھی۔ اب آگے سنو۔ موکارو میں وہ پرنس کی وجہ سے خاصی مضبوط پوزیشن رکھتا ہے۔ لہٰذا یہاں نہ چھیڑنا چاہیئے۔"

"یہ ضروری تو نہیں کہ وہ جلد ہی موکارو کو خیر باد کہہ دے۔"

"کہے گا خیر باد.... بہت جلد.... تم اس پر نظر رکھو۔ پھر ہم اس کے پیچھے چلیں گے۔"

"آخر کہاں؟"

"بالی سونار.... اٹھارواں آدمی وہیں ہے۔"

"تمہیں یقین ہے؟"

"ہاں میرا خیال ہے کہ وہ وہیں ہے تم اگر عمران پر نظر رکھو تو اس کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔"

"تو پھر اب ہم دوست ہیں نا۔" فراگ مسکرا کر بولا۔

"بالکل...." لوئیسا اس کی طرف ہاتھ بڑھاتی ہوئی بولی۔ فراگ نے اسے بڑی نرمی سے پکڑ کر بوسہ دیا تھا۔

"غالباً تم سمجھ ہی گئے ہو گے کہ ہم کس طرح بالی سونار میں داخل ہو سکیں گے۔" وہ فراگ کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

"ڈھونگ ہی سہی۔ لیکن میرے لیے اس زندگی کا ہر لمحہ بے حد حسین ہو گا۔" فراگ کی مسکراہٹ بھی لگاوٹ سے خالی نہیں تھی۔

◆

جوزف، عمران، جیمسن اور ظفرالملک کھانے کی میز کے گرد بیٹھے کافی پی رہے تھے۔ کچھ دیر قبل انہوں نے رات کا کھانا کھایا تھا اور عمران نے وہیں کافی طلب کر لی تھی۔

دفعتاً جیمسن کافی کی پیالی میز پر رکھ کر بولا۔ "بات میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ یور میجسٹی....!"

"اس نے اپنے لیے راہ ہموار کرنے کے لیے تمہیں اس کے پاس بھیجا تھا۔" عمران نے کہا۔

"اوہو.... تو وہ اس کے ساتھ جانا چاہتا ہے۔"

"آج کل وہ کسی ایسے بھیڑیئے کی سی زندگی بسر کر رہا ہے جس کی مادہ مر گئی ہو۔ لہٰذا میں خود ہی یہ چاہتا تھا کہ اب اسے لوئیسا کے حوالے کر دوں۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو باس۔" جوزف چونک کر بولا۔ "اگر لوئیسا نے اسے بتا دیا تو....؟"

"میرا خیال ہے کہ وہ اب تک اسے بتا چکی ہو گی۔ فراگ سے بہتر ساتھی اور کوئی نہیں مل سکتا اسے۔ وہ اس موقعے سے ضرور فائدہ اٹھائے گی۔"

"یہ تو اچھا نہیں ہوا باس۔!" جوزف بڑبڑایا۔

"فکر مت کرو۔ اتنے بڑے جزیرے میں تنہا انہیں تلاش کر لینا آسان نہ ہو گا۔ اس کے لیے کم از کم دو پارٹیاں ہونی چاہئیں۔ فراگ پہلے بھی میرا آلہ کار تھا اور دشمن بن جانے کے بعد بھی میرا ہی آلہ کار رہے گا۔"

"میں نہیں سمجھا....!" ظفر بولا۔

"ادھر کے سارے جزیرے فراگ کے دیکھے بھالے ہوئے ہیں اسی لیے میں نے اسے ساتھ الجھا لیا تھا۔ اب لوئیسا اسی مقصد کے تحت اس سے قریب ہونے کی کوشش کرے گی۔ فراگ بہت چالاک ہے۔ ہو سکتا ہے وہ بھی اسی بہانے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔"

"کیا وہ بھی کوئی مقصد رکھتا ہے۔"

"لوئیسا۔" عمران نے بائیں آنکھ دبائی۔

اتنے میں ام بنی بوکھلائی ہوئی وہاں آئی اور ہانپتی ہوئی کہنے لگی۔ "وہ پھر آیا ہے اور اس کے تیور اچھے نہیں معلوم ہوتے۔"

"کون آیا ہے؟" عمران اسے گھورتا ہوا بولا۔

"فراگ....!"

"تو تم اتنی پریشان کیوں ہو۔ آنے دو اسے۔"

"آ ہی رہا ہے.... کیا میں اسے روک سکتی ہوں۔"

"بیٹھ جاؤ....!" عمران اس کے لیے اپنی کرسی خالی کرتا ہوا بولا۔

وہ چپ چاپ بیٹھ گئی اور عمران مینٹل پیس کے قریب جا کھڑا ہوا۔

فراگ کے وزنی جوتوں کی آواز راہداری میں گونج رہی تھی۔ دروازے پر رک کر اس نے

کمرے کا جائزہ لیا تھا پھر اندر چلا گیا تھا۔

"بڑی خاموشی ہے۔" اس نے نرم لہجے میں کہا۔ "کیا تم لوگوں کو میرا یہ رویہ پسند نہیں۔!"

"کون سا رویہ یور آنر؟" عمران نے سوال کیا۔

"یہی کہ میں لوئیسا سے قریب ہو گیا ہوں۔"

"آپ مرضی کے مالک ہیں۔"

"سمجھنے کی کوشش کرو۔ ویسے کیا تمہاری تفتیش کا نتیجہ بھی وہی نکلا ہے جس کا اندازہ مجھے پہلے ہی ہو گیا تھا۔"

"ڈاڑھی والے کی زبانی جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا اندازہ بالکل درست تھا۔"

"کیسے معلوم ہوا؟"

"رامی لی ہارا کے باپ کو بالآخر اعتراف کرنا ہی پڑا کہ وہ بالی سونار گئے ہیں۔"

"تم نے دیکھا؟"

"آپ بہت تجربہ کار اور عقلمند ہیں۔"

"اب میں تنہا نہیں۔" فراگ نے قہقہہ لگایا۔

"لوئیسا مبارک ہو۔"

"شکریہ! کیا تم لوگ مجھے کافی پیش نہیں کرو گے۔"

"ضرور.... ضرور.... ام بنی! باس کے لیے کافی۔" عمران بولا۔

"اوہو.... یور ہائی نس بھی تشریف رکھتے ہیں۔ میرے آداب قبول ہوں۔" فراگ جوزف کی طرف کسی قدر خم ہو کر بولا۔

"ہم تم سے خوش نہیں ہیں مسٹر ڈیڈلی فراگ!" جوزف نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا قصور یور ہائی نس۔"

"تم نے ہمارے ماموں کے حرم میں ایک کا اور اضافہ کر دیا۔"

"ہز میجسٹی کو پسند آ گئی تھی۔ میں کیا کرتا یور آنر۔"

"تم اپنی عورتوں کو اس طرح بانٹتے کیوں پھرتے ہو؟"

"ایک وقت میں ایک سے زیادہ نہیں رکھ سکتا اور کسی ایک کے ساتھ پوری زندگی گذارنے کی طاقت نہیں رکھتا۔"

"کیا تم کرسچن نہیں ہو؟"

"میں صرف ڈیڈلی فراگ ہوں یور ہائی نس.... اور ڈیڈلی فراگ میں کسی قسم کی بھی ملاوٹ پسند نہیں کرتا۔"

"کیا دوسری زندگی پر تمہارا ایمان نہیں؟"

"ہے کیوں نہیں! ہر نئی عورت میرے لیے دوسری زندگی ہوتی ہے اس طرح کبھی جنت میں بسر ہوتی ہے اور کبھی جہنم میں.... اُم بنی کافی....!"

اُم بنی ان کی گفتگو سننے میں محو ہو گئی تھی۔ دفعتاً چونک پڑی اور کافی کا کپ لے کر اس کی طرف بڑھی۔

"تم خوش ہو نا....؟" فراگ نے آہستہ سے پوچھا۔

"بہت خوش۔"

"اب تو نہیں بھڑکتا؟" فراگ نے عمران کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔ اُم بنی کچھ نہ بولی سر جھکائے چپ چاپ کھڑی رہی۔

"بہر حال۔!" عمران اونچی آواز میں بولا۔ "اٹھارواں آدمی میرا مسئلہ نہیں ہے۔"

"کیا مطلب....؟"

"مجھے پرنس کو موکارو تک پہنچانا تھا اور بس۔!"

"پھر تم اب کیا کرو گے؟"

"بادشاہ سلامت کا خیال ہے کہ میں لڑکیوں کے اسکول کی ہیڈ ماسٹری اچھی طرح کر سکوں گا۔ لہٰذا اب تو میں بھی موکارو کا ہوا۔ پرنس بھی یہیں رہ کر ایک ڈسٹلری لگانے کا سوچ رہے ہیں۔ ویسی ہی کشید کرائیں گے جیسی یونیاری میں ہوتی ہے۔"

"یہ تو بہت بری بات ہے تم نے وعدہ کیا تھا کہ میرے لئے کام کرو گے۔"

"یہاں رہ کر بھی وعدہ پورا کر سکتا ہوں۔ بظاہر لڑکیوں کی ہیڈ ماسٹری اور...."

"نہیں! تم ایک ہی کام کر سکو گے۔ میرا یا موکارو کے بادشاہ کا...."

"بادشاہ بادشاہ ہی ہوتا ہے یور آنر...."

"دھوکے باز۔!"

عمران نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔

"خیر.... خیر.... میں تمہیں دیکھ لوں گا۔" فراگ نے کہا اور خالی پیالی اُم بنی کو پکڑا کر باہر نکل گیا۔

"تم نے بہت برا کیا۔" اُم بنی عمران کے قریب پہنچ کر بولی۔

"کیا برا کیا؟"

"اس طرح کھل کر اس سے گفتگو نہ کرنی چاہئے تھی۔"

"اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا۔ میں اس کے لیے جرائم میں شریک نہیں ہو سکتا۔ تم اچھی طرح جانتی ہو۔"

"میں تمہیں برا آدمی نہیں سمجھتی۔"

"بس تو پھر مجھے حالات کا مقابلہ کرنے دو۔"

"وہ چھپ کر بھی وار کر سکتا ہے۔"

"میں کسی طرح بھی ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا۔"

"ہاں، یہ بات تو ہے جو دل چاہے کرو۔ لیکن مجھ سے پیچھا نہیں چھڑا سکو گے۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ اب وہ سب بھی اسی کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔

"یہ ایک طرح کا اعلان جنگ تھا باس۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"ہو سکتا ہے"

"لیکن...." ظفر کچھ کہتے کہتے رک گیا اور جوزف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "ٹھہرو! مجھے سوچنے دو۔ کیوں نہ اسے موکارو سے نکال دیا جائے اور ہمیشہ کے لیے اس کے داخلے پر پابندی لگوا دی جائے۔"

"بہت زیادہ عقلمند بننے کی ضرورت نہیں۔" عمران اسے گھورتا ہوا بولا۔ پھر چند لمحے خاموش رہ کر اُم بنی سے کہا۔ "یہ تم شوں شوں کیوں کر رہی ہو۔"

"شاید زکام ہو گیا ہے۔" اُم بنی ناک پر رومال رکھتی ہوئی بولی۔

"تو پھر یہاں کیا کر رہی ہو چلو میرے ساتھ۔" عمران اس کا بازو پکڑ کر دروازے کی طرف

کھینچتا ہوا بولا۔

وہ اسے اس کی خواب گاہ میں لایا اور بے حد مشفقانہ لہجہ میں بولا۔ "تم اپنی صحت کی طرف سے لاپرواہ ہوتی جا رہی ہو۔ ادھر بیٹھو... نہیں بہتر یہ ہو گا کہ لیٹ جاؤ... میں انجکشن دوں گا۔"

"نہیں.... انجکشن نہیں۔" وہ بچکانہ انداز میں بولی۔ "مجھے ڈر لگتا ہے۔"

"کہنا مان لیتے ہیں.... چلو لیٹو۔"

"وہ نہیں نہیں کرتی رہی تھی اور عمران نے اسے بستر پر لٹا دیا تھا اور پھر جب اس نے اس کے بازو میں ہائپوڈرمک سرنج چبھوئی تو وہ دوسری طرف منہ پھیر کر کسی ننھی سی بچی کی طرح بسورنے لگی۔ لیکن پھر وہ عمران کی جانب سر نہیں گھما سکی تھی۔ سرنج خالی ہونے سے قبل ہی اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئی تھیں۔

وہ پوری طرح بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے اسے بغور دیکھتے ہوئے سر کو خفیف سی جنبش دی۔

◆

لوئیسا کا اسٹیمر بالی سونار کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے کچھ آدمی موکارو میں چھوڑے تھے اور کچھ اس کے ہمسفر تھے۔ فراگ نے اپنے آدمیوں میں سے کسی کو بھی ساتھ نہیں لیا تھا۔ لوئیسا کا ساتھی ژالیئر فراگ کے سر پر سوار تھا۔

ایک موقعے پر تو فراگ نے جھلا کر کہہ دیا تھا۔ "اپنی چونچ بند کرو۔ تمہاری آواز بہت اچھی نہیں ہے۔"

ژالیئر نے بڑی خوش دلی سے اس کا یہ جملہ برداشت کیا تھا اور بدستور بولتا رہا تھا۔

"فرانسیسی بطخ۔" فراگ کا پارہ چڑھ گیا۔

"موٹے آدمیوں پر مجھے رحم آتا ہے۔" ژالیئر بولا۔ "چربی کے پہاڑ....!"

"اپنی گردن کی ہڈی پر رحم کھاؤ.... مجھے غصہ نہ دلاؤ۔"

بات بڑھ جاتی لیکن لوئیسا وہاں آ پہنچی۔

"فراگ کو میری آواز اچھی نہیں لگتی مادام۔" ژالیئر نے چڑھانے کے سے انداز میں کہا۔

"اسے سمجھاؤ کہ میں کون ہوں۔" فراگ دہاڑا۔

"ژالیئر۔! آداب ملحوظ رہے۔ موسیو فراگ میرے شوہر کا رول ادا کر رہے ہیں....!"

"نہیں میرے بارے میں بتاؤ۔"

"میرے اسٹیمر پر تو فی نفسہٖ کچھ بھی نہیں ہو موسیو فراگ۔" لوئیسا نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ تم کہہ رہی ہو؟"

"اس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتی ہوں۔"

"کاش تم مرد ہوتی تو پھر بتاتا۔"

"فضول باتوں میں کیا رکھا ہے۔ تم اپنے دماغ کو ٹھنڈا رکھا کرو۔ ورنہ یہ لوگ چھیڑ چھیڑ کر تمہیں پاگل بنا دیں گے۔"

"ابھی تک مجھے میرا کیبن نہیں بتایا گیا۔ میں تنہائی چاہتا ہوں۔" فراگ نے دونوں کو قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ۔!" لوئیسا نے ژالیئر سے کہا اور وہ اٹھ کر چلا گیا۔ فراگ نے دوسری طرف منہ پھیر لیا تھا۔

"مجھے یقین نہیں آتا کہ عمران موکارو ہی میں بیٹھا رہے گا۔" لوئیسا نے کچھ دیر بعد کہا۔

"جہنم میں جائے.... مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔"

"اگر اسی طرح تمہارا موڈ خراب رہا تو ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔"

"تم نے اپنے ماتحت کی موجودگی میں میری توہین کی تھی۔ میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔"

"میں نے غلط تو نہیں کہا تھا۔ تم اس اسٹیمر پر تنہا ہو یا نہیں۔"

"اچھا تو پھر؟"

"ظاہر ہے کہ بے اختیار ہو۔"

"سنو۔ مجھے غصہ آتا ہے تو میں نہیں دیکھتا کہ مقابل کی تعداد کتنی ہے۔"

"میں جانتی ہوں۔"

"اس کے باوجود بھی مجھے غصہ دلاتی ہو۔"

"ایک چڑچڑے شوہر کے روپ میں تمہیں بالی سونار لے جانا چاہتی ہوں۔"

"کیوں....؟"

”تاکہ ہم الگ الگ کمروں میں رہ سکیں اور کسی کو ہم پر شبہ نہ ہو.... !“

”یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ میں نے محض تمہاری شکل دیکھنے کے لیے تو یہ تکلیف گوارہ نہیں کی۔“

”خیر.... اس موضوع پر پھر بات کریں۔ گے۔ فی الحال مجھے یہ بتاؤ کہ عمران سے ٹکراؤ کی صورت میں تم کیا کرو گے؟“

”اگر یہ ثابت ہو گیا کہ وہی ڈھمپ لوپو کا ہے تو میں اسے مار ڈالوں گا۔“

”اور اگر ثابت نہ ہوا تو.... ؟“

”پھر میرا اور اس کا کوئی جھگڑا نہیں۔“

”میں ثابت کر دوں گی۔“

”کرو نا.... !“

”وقت آنے پر۔“ وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔

”ڈان سپاریکا کے مل جانے پر تم کیا کرو گی؟“

”وہ ہمارا قیدی ہو گا۔“

”آخر کیوں.... ؟“

”ظاہر ہے کہ مجرموں میں سے صرف وہی زندہ بچا ہے۔“

”تم اسے مجرم کیسے کہہ سکتی ہو جب کہ وہ فرانس کی کسی نو آبادی کا شہری نہیں تھا؟“

”تم مجھ سے بحث کیوں کر رہے ہو؟“

”اپنے چڑچڑے پن کا ثبوت دے رہا ہوں۔“ فراگ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

”چلو تمہیں تمہارا کیبن دکھا دوں۔“

”تم کہاں رات بسر کرو گی؟“

”اپنے کیبن میں۔“

”یہ تو زیادتی ہے! شوہر چڑچڑا سہی لیکن اس کے ساتھ یہ برتاؤ تو نہیں کرتے۔“

”موسیو فراگ میں کرسچن ہوں۔ سچ مچ کی شادی کے بغیر تمہارے کیبن میں رات بسر نہیں کر سکتی۔“

”تو سچ مچ شادی کر لو۔ میں بھی کرسچن ہو جاؤں گا۔“

”بکواس مت کرو۔ اٹھ جاؤ۔“

فراگ اٹھ کر اس کے پیچھے چلنے لگا۔

”تم کیا سمجھتی ہو۔“ وہ ایک جگہ رک کر بولا۔

”کیا کہنا چاہتے ہو؟“ وہ بھی رک گئی لیکن اس کی طرف مڑے بغیر بولی۔

”یہی کہ میں زبردستی بھی تمہیں اپنے تصرف میں لا سکتا ہوں۔“

”کیوں شامت آئی ہے۔“ وہ جھلا کر اس کی طرف مڑی۔

کھلے سمندر میں کنگ چانگ کی بادشاہت ہے اسے نہ بھولو ننھی گڑیا۔“

”تم تنہا ہو یہاں۔“

”ان سمندروں میں کنگ چانگ کا کوئی آدمی کسی وقت بھی تنہا نہیں ہے۔“

”کیا مطلب.... ؟“

”میری مسلح کشتیاں آس پاس موجود ہیں۔ بالی سونار جانے والی ہر ہر کشتی کی نگرانی کی جا رہی ہے۔“

”کک.... کیوں.... ؟“

”عمران کے لیے۔“

”اوہ.... تو یہ کہو نا.... !“ وہ اس کے بازو پر ہاتھ مار کر ہنس پڑی۔ پھر بولی۔ ”میں سمجھی شاید جھگڑا کرنا چاہتے ہو۔“

”نہیں! میں نے تمہیں آگاہ کیا ہے میرے ساتھ کسی قسم کی بھی چالاکی بار آور نہ ہو سکے گی۔“

”اوہو.... برا مان گئے.... دراصل میں تم سے یہی معلوم کرنا چاہتی تھی کہ تھوڑی بہت عقل بھی رکھتے ہو یا نہیں۔“

”بس اب زبان بند رکھو.... کہاں ہے میرا کیبن؟“

”وہ رہا.... یہ کنجی لو.... !“

◆

ام بنی کراہ کر اٹھ بیٹھی۔ پتہ نہیں کتنی دیر تک سوتی رہی تھی۔ دفعتاً اسے ایسا محسوس ہوا جیسے بستر نے ہچکولا لیا ہو۔ بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگی وہ تو کسی بڑی لانچ کا کیبن تھا لیکن وہ یہاں

کیسے پہنچی؟ وہ تو اپنی خوابگاہ میں تھی اور عمران نے اسے زکام سے بچاؤ کا انجکشن دیا تھا۔ بستر سے اتر کر وہ دروازے کی طرف جھپٹی۔ ہینڈل گھمایا لیکن دروازہ نہ کھلا۔ شاید باہر سے مقفل کر دیا گیا تھا....!

جھلاہٹ میں وہ دروازے کو پیٹنے لگی۔ پھر اس نے قفل میں کنجی گھومنے کی آواز سنی۔ اور دروازہ کھل گیا۔ سامنے ایک سفید فام آدمی کھڑا تھا۔

"کیا تکلیف ہے مادام؟" اس نے بڑے ادب سے پوچھا تھا۔ لہجے سے فرانسیسی ہی معلوم ہوتا تھا۔

"تم کون ہو؟" اَم بنی نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"یہی سوال میں آپ سے بھی کر سکتا ہوں مادام۔"

اَم بنی کی سمجھ نہ آیا کہ اس کے جواب میں اسے کیا کہنا چاہئے۔

"اندر چلئے۔" اجنبی نے نرم لہجے میں کہا۔

"میں پوچھتی ہوں مجھے یہاں کیوں قید کیا گیا ہے۔"

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔"

اَم بنی مڑی تھی اور پھر جیسے ہی اس کی نظر آئینے پر پڑی لڑکھڑاتی ہوئی کئی قدم پیچھے ہٹ آئی۔

"کیا ہوا....؟" اجنبی بوکھلا کر بولا۔

وہ اس کی طرف دیکھ کر ہکلائی۔ "ہم.... میں.... کون ہوں....؟"

"آپ ایک انڈونیشی خاتون مادام عامرہ ہیں۔"

"نہیں.... نہیں.... میں اَم بنی ہوں۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟"

"اور تم یہ نہیں دیکھتیں کہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔" اجنبی نے کہا اور اس بار وہ اچھل ہی پڑی کیونکہ یہ عمران کی آواز تھی۔

"کک.... کیا مطلب....؟"

"ہز ہائی نس نے مذاق فرمایا ہے کیا! تمہیں یاد نہیں کہ وہ کتنی آسانی سے مادری پرینٹ بن گئے تھے۔"

"لیکن کیوں؟"

"بیٹھ جاؤ۔ میں نے تمہیں بے ہوشی کا انجکشن دیا تھا۔"

"کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟"

"تاکہ ہز ہائی نس آسانی سے تمہارا میک اَپ کر سکیں۔ اب تم بحیثیت اَم بنی نہیں پہچانی جا سکتیں۔"

"اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ ہم پکنک منانے چلیں گے۔ لہٰذا ہم بالی سونار جا رہے ہیں۔"

"اوہو.... تو یہ بات ہے۔" اَم بنی چہکی۔ "میں ایک سفید فام کی رنگ دار بیوی ہوں۔"

"بہت دیر میں سمجھیں۔"

"تو میں تمہاری بیوی ہوں۔" اس کے لہجے میں چہکار کچھ اور بڑھ گئی۔

"اس کے علاوہ میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"لیکن مجھے حیرت ہے تم اپنی آواز تک بدل سکتے ہو۔"

"تم نہیں بدل سکتیں۔ اس لیے تم دوسروں کے سامنے خاموش ہی رہو گی....!"

"اتنا تو میں سمجھتی ہوں۔"

"فراگ لوئیسا کے شوہر کی حیثیت سے روانہ ہو چکا ہے۔"

"میں نے تمہیں پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ دوستی دشمنی میں بدلتے دیر نہیں لگتی۔"

"فکر نہ کرو۔"

"سوال تو یہ ہے کہ تمہیں اٹھارھویں آدمی سے کیا سروکار۔ تم پرنس کو موکارو پہنچانا چاہتے تھے۔ وہ ہو گیا۔"

"اٹھارھویں آدمی کی شکل نہ دیکھی تو مجھے قبر میں بھی چین نہ آئے گا۔"

"پرنس اور ان کے باڈی گارڈز کہاں ہیں۔"

"انہیں موکارو ہی میں چھوڑ آیا ہوں۔"

"اوہو.... تو بس ہم دونوں ہی....!"

"ہاں.... اور کیا....!"

”یہ تو بہت اچھا ہوا۔ اب تم ہر وقت میرے پاس رہ سکو گے۔ کیا فراگ بھی ہم دونوں کو نہ پہچان سکے گا؟“

”جب تم خود ہی مجھے یا اپنے آپ کو نہ پہچان سکیں تو بے چارہ فراگ کیا پہچان سکے گا۔“

”بڑا مزہ آئے گا۔ وہ خود کو بہت چالاک سمجھتا ہے لیکن تم اس سے بھی بڑھ کر ہو۔ اگر تم نہ ہوتے تو ساکاوا اسے مار ڈالتا۔“

”میں تو بالکل الو ہوں۔“

”تم..... تم بھیڑ کی کھال میں بھیڑیئے ہو۔“

”ایسی باتیں نہ کرو کہ ڈر کے مارے میرا دم نکل جائے۔“

”چلو باہر نکلیں..... کیا وقت ہو گا۔“

”گیارہ بجے ہیں۔“ عمران گھڑی دیکھ کر بولا۔ ”وہ لوگ تو شاید اب بالی سونار پہنچ بھی گئے ہوں۔“

”سچ کہتی ہوں! مزہ آجائے گا۔“

”مزہ بھی آسکتا ہے اور ہم مارے بھی جا سکتے ہیں۔“

”تم قریب ہو تو مرنا بھی گوارا ہے۔“

”یہ آخر اتنی محبت تم مجھ سے کیوں کرنے لگی ہو؟“

”میں نہیں جانتی۔ کچھ بھی ہو۔ مجھے محبت کرنے دو..... تمہیں تو مجبور نہیں کرتی کہ تم بھی مجھے چاہو۔“

”اسی لئے تو مجھے اس محبت پر اعتراض نہیں ہے۔“

”کیا خود تم نے کبھی کسی کو نہیں چاہا؟“

”نہیں! مجھے کبھی اپنے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہیں ملی“

”پھر تم کیا سوچتے رہتے ہو؟“

”یہی کہ آخر میں کیوں پیدا ہوا؟“

”شاید میرے ہی لیے پیدا ہوئے ہو۔ اب تو تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہی پڑے گی.....!“

”جن سے پیدا ہوا ہوں انہی سے محبت کرنے کا اتفاق آج تک نہیں ہوا۔“

”میں سمجھ گئی! تمہیں والدین کی محبت نہیں ملی۔“

”والدین کیا چیز ہے؟“ عمران نے احمقانہ انداز میں سوال کیا۔

”فضول باتیں نہ کرو۔ آؤ۔ ادھر ریلنگ کے قریب آؤ۔“ اور پھر انہیں وہ تین مسلح کشتیاں نظر آئیں جو غالباً ان کی لانچ کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی تھیں۔

”تم کیبن میں جاؤ۔“ عمران اُم بنی کا شانہ دبا کر بولا۔

”کک..... کون لوگ ہیں؟“

”تم جاؤ..... میں دیکھوں گا..... کون ہیں۔“

اُم بنی خاموشی سے چلی گئی تھی۔ لانچ کے گرد کشتیوں کا دائرہ تنگ ہوتا جا رہا تھا۔

عمران کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ کیپٹن کے کیبن کی طرف چل پڑا۔ یہ لانچ بالی سونار ہی کی تھی اور پچھلے ایک ہفتے سے موکارو کی بندرگاہ میں لنگر انداز رہی تھی۔ چیف آف پولیس نے ان کا سفر اسی لانچ سے مناسب سمجھا تھا۔

ابھی وہ کیبن کے قریب پہنچا بھی نہیں تھا کہ ایک کشتی کا لاؤڈ اسپیکر چنگھاڑنے لگا۔ ”انجن بند کر دو..... ہم تلاشی لیں گے۔“

بار بار یہی جملہ دہرایا جانے لگا۔ اور کیپٹن اپنے کیبن سے نکل آیا۔

”یہ کیا قصہ ہے؟“ عمران نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

”آپ فکر نہ کیجئے موسیو۔ کچھ دنوں پہلے موکارو کی جنگی کشتیاں بھی یہی سب کچھ کرتی پھر رہی تھیں۔ ہو سکتا ہے انہیں کسی مفرور کی تلاش ہو۔“ کیپٹن بولا۔

”مگر یہ ہیں کون؟“

”ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔“ کیپٹن نے کہا اور اپنے کیبن میں واپس چلا گیا۔ پھر اس کشتی کا لاؤڈ اسپیکر بھی جاگ اٹھا اور عمران نے کیپٹن کی آواز سنی۔

”یہ بالی سونار کی لانچ ہے اور ہم اپنی سمندری حدود میں ہیں تم کون ہو اور کس لیے تلاشی لینا چاہتے ہو؟“

”کوئی جھگڑے والی بات نہیں ہے۔“ جنگی کشتی سے آواز آئی۔ ”ہمارا ایک آدمی موکارو سے فرار ہوا ہے ہمیں اس کی تلاش ہے۔“

“اس لانچ کے سارے مسافر معزز ہیں۔ تم ہماری سمندری حدود میں تلاشی لینے کے مجاز نہیں ہو۔!”

“سمندر پر صرف کنگ چانگ کی بادشاہت ہے۔ کنگ چانگ کے نام پر اگر اب بھی تم نے تعمیل نہ کی تو اپنے خسارے کے خود ذمہ دار ہو گے۔!” جنگی کشتی سے جواب آیا۔

“اچھا.... اچھا.... تم اپنا اطمینان کر سکتے ہو۔” کیپٹن کی آواز فضا میں گونجی۔ پھر لانچ کا انجن بند کر دیا گیا تھا اور جنگی کشتی اس سے اتنی قریب آگئی تھی کہ چار پانچ آدمی چھلانگیں مار کر لانچ پر چڑھ آئے۔ یہ سب فراگ کے ان ساتھیوں میں سے تھے جو عمران کو اچھی طرح پہچانتے تھے۔

وہ اس کے قریب سے گذرتے چلے گئے۔

لانچ کی تلاشی کے بعد انہوں نے کیپٹن کا شکریہ ادا کیا تھا اور کشتی پر واپس چلے گئے تھے۔

“بڑی عجیب بات ہے۔” عمران کیپٹن کے ساتھ اس کے کیبن میں داخل ہوتا ہوا بڑبڑایا۔ “یہ کنگ چانگ.... کیا آپ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے، موسیو۔؟”

کیپٹن نے اس کی طرف مڑ کر کہا۔ “تشریف رکھئے موسیو!”

لیکن عمران کو اب کنگ چانگ یا تشریف رکھنے کا ہوش کہاں تھا۔ وہ تو سامنے والی تصویر کو مبہوت ہو جانے کے سے انداز میں دیکھے جا رہا تھا۔

کیپٹن نے اس کی طرف دیکھ کر جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں۔ پھر کھنکھار کر بولا۔ “یہ ہماری ملکہ اور بادشاہ ہیں موسیو۔”

“بادشاہ۔” عمران چونک پڑا۔

گھنی ڈاڑھی اور مونچھوں والا ایک سیاہ فام مرد ایک سفید فام عورت کے ساتھ کھڑا تھا۔

“ہاں.... موسیو.... یہ ہمارے بادشاہ ہیں۔”

“حیرت انگیز۔!”

“میں نہیں سمجھا موسیو!”

“مم.... میرا مطلب ہے۔ عجیب سا احساس ہوتا ہے۔”

“اوہو.... تشریف رکھئے نا۔” وہ پرجوش لہجے میں بولا۔ “اور براہ کرم مجھے اپنے احساسات سے آگاہ فرمائیے۔ کیا آپ پہلی بار بالی سونار تشریف لے جا رہے ہیں؟”

“بالکل پہلی بار۔” عمران طویل سانس لے کر بولا۔ اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا لیکن نگاہ اب بھی تصویر پر جمی ہوئی تھی۔

“میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے تصویر سے متعلق اپنے احساسات سے آگاہ فرمائیے۔” کیپٹن نے کہا۔

“بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمہارا بادشاہ اس دنیا کی مخلوق نہ ہو....!”

“کیا آپ اس روایت سے واقف ہیں۔”

“کس روایت سے؟”

“میرا مطلب یہ ہے کہ آپ ہمارے بادشاہ سے متعلق کچھ نہیں جانتے؟”

“بالکل نہیں! میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ تمہارے جزیرے میں ملی جلی نسلوں کے جوڑے ہی داخل ہو سکتے ہیں۔”

“تو پھر یہ سچ ہی ہو گا۔” کیپٹن نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

“کیا سچ ہو گا؟”

“اوہ موسیو! آپ کو شروع سے کہانی سنانی پڑے گی۔”

“ضرور سناؤ میرے دوست!”

“اس وقت تو مجھے بھی یقین آگیا ہے کہ ہمارا بادشاہ سچ مچ کوئی آسمانی مخلوق ہے۔”

عمران نے احمقانہ انداز میں سر کو جنبش دی اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔

کیپٹن کسی قدر توقف کے ساتھ بولا۔ “بہت دنوں کی بات ہے جب بالی سونار پر فرانسیسیوں نے قبضہ کیا تھا۔ مارکوئی آراگان ڈیڑھ سو سپاہیوں سمیت حملہ آور ہوا۔ اور پن جونی قبیلے کی بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا۔ پھر خود مارکوئی آراگاں حکمران بن بیٹھا۔ بے حد خونخوار آدمی تھا بس یہ سمجھ لیجئے کہ اپنے ڈیڑھ سو سفید فام سپاہیوں کے علاوہ اور کسی کو بھی آدمی نہیں سمجھتا تھا۔ بالی سونار کے باشندے اس کے تحت جانوروں کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے ایسے مظالم ہوئے تھے ان پر کہ شاید جانوروں کو رحم آنے لگا ہو۔ بہر حال دو ظالم بادشاہوں کے بعد ایک عورت بالی سونار کی قسمت کی مالک بنی۔ شاید آسمان والے کو ہم پر رحم آگیا تھا اس ملکہ نے سارے غیر انسانی قوانین یک لخت منسوخ کر دیئے اور مقامی باشندوں کو بھی سفید فاموں کے برابر حقوق

مل گئے۔ ملکہ کی نیک دلی کے گیت گائے جانے لگے وہ اپنے محل سے نکل کر عوام کے درمیان آ کھڑی ہوئی تھی۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ بالی سونار میں ایک سیاہ فام اجنبی دکھائی دیا۔ جس کے لہجے میں مٹھاس تھی اور آنکھیں ستاروں کی طرح روشن تھیں۔ وہ بات کرتا تو ایسا لگتا جیسے کوئی نرم رو دریا بنجر زمینوں کو سیراب کرتا بہا جا رہا ہو۔ وہ کہتا تھا مجھے چیونٹیوں نے حکمت سکھائی ہے یہ ننھے ننھے کیڑے میرے راہبر ہیں۔ آؤ میرے ساتھ میں تمہیں دکھاؤں۔ وہ لوگوں کو کسی ایسی جگہ لے جاتا جہاں چیونٹیوں کی قطاریں اپنی روزی اپنے ننھے ننھے جبڑوں میں دبائے رواں دواں ہوتیں۔ وہ لوگوں سے کہتا یہ دیکھو یہ سب ایک دوسرے کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ اپنی یہ غذا کسی جگہ ذخیرہ کریں گی اور مزے سے پوری برسات گذار دیں گی۔ کوئی یہ نہیں کہے گا کہ اس دانے کو میں اٹھا کر لائی تھی۔ یہ صرف میرا ہے کیا تم لوگ چیونٹیوں سے بھی زیادہ بے وقعت ہو۔ بول اے آدم زاد! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ دس آدمیوں کا کنبہ ایک کمرے میں سڑتا رہے اور چار افراد کا کنبہ دس کمروں کی عمارت پر قبضہ جمائے بیٹھا رہے۔ بول اے آدم زاد! کیا تو چیونٹی سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ مرنے کے بعد تجھے بھی کیڑوں کی غذا بننا ہے۔ حقیر ترین کیڑوں کی غذا۔ لہٰذا اپنی عظمت کے گیت نہ گا۔ اپنی عقل کا ماتم کر.... بہر حال بالی سونار کے باشندے اس کے گرد اکٹھا ہونے لگے۔ ملکہ نے ایک دن اسے اپنے محل میں بلوایا۔ اور پھر بالی سونار کے دن سچ مچ پھرنے لگے۔ امداد باہمی کا نظام رائج ہو گیا اور ہر فرد کو اس کی ضرورت کے مطابق ملنے لگا۔ حیثیتوں کا تعین ہو جانے کے بعد کسی کو کسی سے شرمندگی نہ رہی۔ وہ کہتا تھا بادشاہ کے لیے اتنا ہی اعزاز کافی ہے کہ سب اس کا حکم مانتے ہیں۔ اس کا معیار زندگی عام آدمی کے معیار زندگی سے بلند نہ ہونا چاہئے۔ ملکہ اسے چاہنے لگی۔ شادی تک بات جا پہنچی اور پھر یہ ہوا جناب کہ وہ دونوں تین کمروں کے ایک مکان میں منتقل ہو گئے اور وہ جو جھونپڑیوں میں رہتے تھے محلات میں بسا دیئے گئے۔ اب بالی سونار جنت ہے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ ہمارا بادشاہ اس دنیا کی مخلوق نہیں ہے۔ آج بھی کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آیا تھا۔"

عمران متفکرانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔ "ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔"

"اور موسیو! آپ نے اس کی تصدیق کر دی۔"

"بادشاہ کا کیا نام ہے؟"

"نجات دہندہ.... ہم سب اسے صرف نجات دہندہ کے نام سے جانتے ہیں....!"

"یہ تو صفت ہوئی اس کی۔ نام بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہو گا۔" عمران بولا۔

"ناموں میں کیا رکھا ہے۔" اوصاف ہی آدمی کو زندہ رکھتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہم مغموم رہتے ہیں۔"

"کیوں؟ مغموم کیوں رہتے ہیں؟"

"ملکہ اور بادشاہ ابھی تک جانشین پیدا نہ کر سکے۔"

"میں انہیں صاحب اولاد بنا دوں گا۔" عمران اردو میں بڑبڑایا۔ "سنیاسی بابا کی گولیاں۔"

"کیا فرمایا موسیو!" کیپٹن چونک کر بولا۔

"کچھ نہیں! اچھا کیپٹن بہت بہت شکریہ۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

* * *

بالی سونار کے سب سے بڑے ہوٹل "تولودان" کے ایک کمرے میں فراگ بیٹھا پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ پیچ و تاب کا سلسلہ تو اسی وقت شروع ہو گیا تھا۔ جب لوئیسا نے کاونٹر پر پہنچ کر دو الگ الگ کمرے بک کرائے تھے اور اب اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ ڈائننگ ہال میں بیٹھ کر شراب نوشی بھی نہ کر سکے گا۔ شراب یہاں صرف رہائشی کمروں میں سرو کی جاتی تھی اور نشے کی حالت میں باہر نکلنا قانوناً جرم تھا۔ پورے جزیرے پر یہ قانون لاگو تھا۔ اس لیے پینے والے عموماً گھروں ہی پر پی کر سو رہتے تھے۔

اس ہوٹل میں اسے پیشہ ور لڑکیاں بھی نہیں دکھائی دی تھیں۔ اس کے نکتہ نظر سے عجیب نامعقول جگہ تھی۔ اس جزیرے کے متعلق اس نے پہلے جو کچھ بھی سنا تھا اس میں سے پچاس فیصد کو افواہ سے زیادہ اہمیت نہیں دی تھی۔ لیکن اب یہ حقیقت اس پر واضح ہو گئی تھی کہ یہ جزیرہ ایک ایسا مریض ہے جس پر معالج نے دودھ اور دلیا کے علاوہ اور سب کچھ حرام کر دیا ہو۔

ویٹر شراب لے کر آیا تو وہ اس سے الجھ پڑا۔

"یہ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟"

"میں نہیں سمجھا جناب عالی۔" اس نے مودبانہ کہا۔

"بند کمرے میں تنہا بیٹھ کر پینے سے کیا فائدہ؟"

"قانون.... قانون ہے جناب!"

"مجھے معلوم ہوتا تو ہرگز ادھر کا رخ نہ کرتا۔"

ویٹر شراب رکھ کر جانے لگا تو اسے روک کر بولا۔ "کوئی اچھی سی لڑکی بھی چاہیے۔"

"پانچ سال پہلے آپ آئے ہوتے تو اس کا بھی انتظام ہو جاتا۔" ویٹر نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں ٹھیک کر دوں گا اس جزیرے کو۔" فراگ اسے گھورتا ہوا غرایا۔

"ہم اس لہجے کے عادی نہیں ہیں جناب!"

"اچھا.... اچھا.... جاؤ۔" فراگ ہاتھ ہلا کر بولا۔ "کیا ٹپ بھی نہیں لیتے؟"

"ہرگز نہیں۔ ہماری توہین نہ کیجیے جناب۔ ہمیں سروس کی معقول تنخواہ ملتی ہے۔ پھر ہم بھیک لے کر کیا کریں گے۔"

"جاؤ۔ اے فرشتے دفع ہو جاؤ۔ میں تمہاری جنت میں کوئی ابلیس ضرور بھجواؤں گا۔"

ویٹر کے ہونٹوں پر عجیب مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اس نے بے حد نرم لہجے میں کہا۔

"انسانیت کے رشتے سے میں آپ کو ایک معقول مشورہ دینا چاہتا ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"اس جزیرے میں غیر انسانی برتاؤ سے اجتناب کیجیے۔ ورنہ کوئی بھی شہری آپ کے اخراج کی سفارش کر دے گا اور آپ کو تین گھنٹے کے اندر اندر جزیرہ چھوڑ دینا پڑے گا۔ اس کے لیے ہماری ایک لانچ ہر وقت مخصوص رہتی ہے۔"

"ارے.... تم تو برا مان گئے۔" دفعتاً فراگ نے قہقہہ لگایا۔

"نہیں.... آپ بہت غصہ ور معلوم ہوتے ہیں اس لیے میں نے آپ کو آگاہ کر دیا۔"

"اچھا.... اچھا.... شکریہ!"

ویٹر کے چلے جانے کے بعد فراگ کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئی تھیں۔ بہرحال اس نے شراب نوشی شروع کر دی۔ شاید دس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

"آ جاؤ....!" فراگ غرایا۔

وہی ویٹر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا، جو شراب لایا تھا۔

"کیا خبر ہے؟" فراگ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"آپ کی اہلیہ کاؤنٹر پر آپ کے لیے یہ لفافہ دے گئی تھیں۔" اس نے براؤن رنگ کا ایک لفافہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا.... اچھا....!"

لفافہ دے کر وہ واپس چلا گیا۔ فراگ لفافے کو ہاتھ میں لیے اس طرح گھورے جا رہا تھا جیسے کسی قسم کی انہونی سے دوچار ہو گیا ہو۔ پھر اس نے لفافہ چاک کر کے تہہ کیا ہوا کاغذ نکالا۔ لوئیسا نے لکھا تھا۔

"اس امداد کا بہت بہت شکریہ! تمہارے بغیر آمد ناممکن تھی۔ لیکن واپسی بے حد آسان ہو گی۔ یہاں میرا ایک عم زاد بھی رہتا ہے۔ اسی کے ساتھ قیام کروں گی۔

ایک بار پھر شکریہ....!"

"کتیا!" فراگ میز الٹ کر دہاڑا اور بوتل کسی کتیا ہی طرح بھونکتی ہوئی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

"میں دیکھوں گا تجھے۔" وہ مکا ہلا ہلا کر چیختا رہا۔ "مجھ سے بچ کر کہاں جائے گی۔ تو نے مجھے عمران کے خلاف اسی لیے ورغلایا تھا۔"

لوئیسا کا کمرہ خالی ملا۔ وہ اپنا سوٹ کیس بھی ساتھ لے گئی تھی۔

آہستہ آہستہ فراگ ٹھنڈا پڑ گیا۔ لیکن اس کے ہاتھوں کی کلبلاہٹ بدستور باقی تھی۔ جو کسی کا گلا گھونٹ دینے سے قبل محسوس کیا کرتا تھا۔

ویٹر کو طلب کرنے کے لیے اس نے گھنٹی کا بٹن دبایا اور اس کے انتظار میں ٹہلتا رہا۔ کچھ دیر بعد ویٹر نے اپنی آمد کی اطلاع دے کر دروازہ کھولا تھا۔ اور پھر دروازے کے قریب ہی رک کر الٹی ہوئی میز کو حیرت سے دیکھتا رہا۔

"میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں میرے دوست۔" فراگ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تمہارا بادشاہ کوئی مافوق الفطرت ہستی ہے۔"

"مم.... میں نہیں سمجھا جناب۔" ویٹر ہکلایا۔

"تمہارے جانے کے بعد کسی نظر نہ آنے والے ہاتھ نے میز الٹ دی۔ بوتل ٹوٹ گئی اور شراب فرش پر پھیل گئی۔"

"اوہ...." ویٹر کے حلق سے گھٹی گھٹی سے آواز نکلی۔

"اب میں تم سے شراب مانگوں بھی تو نہ دینا۔"

"بہت بہتر جناب.... آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی۔ اس ویٹر کو بھی سمجھا دوں گا جو دوسری شفٹ میں میری جگہ لے گا۔"

"بہت بہت شکریہ!"

"میں ابھی فرش صاف کرائے دیتا ہوں۔"

اس کے چلے جانے کے بعد فراگ کے ہونٹوں پر مکارانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ سر ہلا کر بڑبڑایا۔ "تم سبھوں کو دیکھوں گا۔"

کبھی بالی سونار بھی کنگ چانگ کی تجارت کا گہوارہ رہ چکا تھا۔ یہاں بھی فراگ کے جاننے والے موجود تھے اور اب وہ اس ہوٹل کو چھوڑ کر انہی سے رابطہ قائم کرنے کی سوچ رہا تھا۔

کمرے کے فرش کی صفائی کے بعد وہ ڈائننگ ہال میں آیا اور ایک میز پر قبضہ کرنے کے بعد کافی طلب کی۔ شراب کی اتنی مقدار اس کے جسم میں پہنچ چکی تھی جو دماغ کو گرم رکھ سکتی۔ ویسے تو بلانوش تھا اور ڈھیروں پی جانے کے بعد بھی بہکتا نہیں تھا یہ اور بات ہے کہ کبھی کبھی بے پئے بھی اول درجے کا پاگل نظر آتا تھا۔

کافی نوشی کے دوران میں گردوپیش کا جائزہ لیتا رہا۔ اسے توقع تھی کہ اس کے پرانے شناساؤں میں سے کوئی نہ کوئی ضرور دکھائی دے گا۔

دفعتاً اس کی نظر کاؤنٹر پر رکی جہاں ایک جانا پہچانا چہرہ دکھائی دیا تھا۔ اس نے قریب سے گذرنے والے ایک ویٹر کو روک کر کہا۔ "ذرا میرے لیے ایک تکلیف کرو....!"

"فرمائیے جناب!" ویٹر مودبانہ بولا۔

"ذرا یہ چٹ ان صاحب کو دے آؤ جو کاؤنٹر کلرک سے گفتگو کر رہے ہیں۔" فراگ نے اپنی نوٹ بک سے ایک ورق نکال کر اس پر جلدی جلدی کچھ لکھتے ہوئے کہا۔

"بہت بہتر جناب!" ویٹر نے کہا اور کاغذ اس کے ہاتھ سے لے کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی ہی دیر بعد اجنبی فراگ کی میز کے قریب کھڑا اسے متحیرانہ نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

"ارے بوڑھے بیٹے اس طرح کیا دیکھ رہے ہو؟" فراگ اس کی کمر پر ہاتھ مار کر بولا۔

"یقین نہیں آتا آنکھوں پر۔" اجنبی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔!"

وہ بیٹھتا ہوا بولا۔ "کیا آپ تنہا ہیں آنریبل فراگ....؟"

"یہ نام مت لو...." فراگ آہستہ سے بولا۔ "ہوٹل کے رجسٹر میں موسیو اور مادام ماپوفینگ درج ہے۔"

"کوئی سفید فام خاتون.... شادی کب کی؟"

"ہشت.... شادی.... سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک فرانسیسی عورت ہے۔"

"اچھا.... اچھا...." اجنبی مسکرایا۔

"ضرورتاً آیا ہوں۔ ایک اسپینی کی تلاش ہے۔ جو موکارو سے ایک لڑکی کو اغوا کر لایا ہے۔"

"مجھے بتائیے! میں آج کل پولیس کا اعلیٰ عہدیدار ہوں۔"

"پولیس!" فراگ اچھل پڑا۔

"ہاں جناب! ہم جیسے بدمعاشوں کو شریف بنانے کے لیے بڑی بڑی ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔"

"تب تو میں نے برا کیا۔ یہاں سب ہی فرشتے ہو گئے ہیں۔"

"ایسا تو نہیں ہے۔ بہتیرے دل کی بات دل ہی میں رکھنا مناسب سمجھتے ہیں۔"

"یعنی تم اب بھی کمینہ پن پر ہی یقین رکھتے ہو؟"

"ہاں موسیو! مجھے بندھی ٹکی سے نفرت ہے۔ لیکن مجبوری۔"

"ٹھیک ہے.... تب تم میرے کام آسکو گے۔"

"مادام کہاں ہیں؟"

"اسے بھی تلاش کرنا ہے۔ یہاں تک ساتھ آئی تھی۔ پھر جل دے کر نکل گئی۔ وہ ان دونوں پر الگ سے ہاتھ ڈالنا چاہتی ہے۔ سومار تو میرے دوست! تم بہت اچھے موقع پر ملے۔"

"اب آپ کو میرے ساتھ قیام کرنے پڑے گا۔"

"بڑی خوشی سے سومار تو...."

"آپ نے اس اسپینی کے بارے میں نہیں بتایا۔"

"اس کا نام ڈان اسپاریکا ہے اور لڑکی کا نام لی ہارا۔"

"وہ اسے اغوا کر کے لایا ہے؟" سومار تو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں.... آں...."

"مگر وہ دونوں تو یہاں جانی پہچانی شخصیتیں ہیں۔ آتے ہی رہتے ہیں۔ ملکہ کے چچا بھائی مارکوئی دوپن کے مہمان اور دوست۔"

"لا لا لا۔" فراگ انگلیوں سے میز بجاتا ہوا گنگنایا۔ پھر سومار تو کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کر بیٹھا۔ "یہ مارکوئی کیسا آدمی ہے؟"

"اس نظام سے وہ بھی غیر مطمئن ہے اور ایسے آدمیوں کی تلاش میں رہتا ہے جو اس کے ہم خیال ہوں۔"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ اب تو یہاں مجھے اپنی آمد ایسی ہی لگتی ہے جیسے آدم کی جنت میں بالآخر سانپ داخل ہو گیا ہو۔"

"بقیہ باتیں پھر۔" سومار تو آہستہ سے بولا۔ "اب چلنے کی تیاری کیجیے۔"

◆

اَم بنی شدت سے بور ہو رہی تھی۔ عمران اسے ہوٹل میں چھوڑ کر خود تنہا نکل کھڑا ہوا تھا۔ آج بھی قریباً پانچ گھنٹے گذر جانے کے بعد ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی۔ اَم بنی عمران کی غیر موجودگی میں کمرے ہی تک محدود رہتی۔ نہیں چاہتی تھی کہ عمران کے کسی کام میں دشواری پیدا ہو۔ وہ اسے پہلے ہی باور کر چکا تھا کہ خود اس میں آواز بدل کر گفتگو کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اس لیے اسے زیادہ تر خاموش ہی رہنا پڑے گا۔

عمران رات کے کھانے سے قبل ہی واپس آ گیا۔ ورنہ اَم بنی نے تہیہ کر لیا تھا کہ اگر وہ آٹھ بجے کے بعد واپس آیا تو پھر وہ نہ خود کھائے گی اور نہ اسے کھانے دے گی۔

عمران نے اسے منہ بناتے دیکھ کر قہقہہ لگایا اور بولا۔ "مزہ آ گیا۔"

"بس خاموش رہو۔ ورنہ تمہیں اس تفریحی سفر کا مزہ بھی چکھا دوں گی۔"

"سنو گی تو تم بھی ہنس پڑو گی۔"

"کہو جلدی سے جو کچھ کہنا ہے۔"

"لوئیسا فراگ کو جل دے گئی۔"

"کیا ہوا....؟"

"فراگ اسے ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔ لوئیسا نے ہوٹل میں دو الگ الگ کمرے بک کرائے تھے۔ پھر وہ اسے تنہا چھوڑ کر غائب ہو گئی۔"

"بہت اچھا ہوا۔ اب اسے تمہاری قدر معلوم ہو گی۔"

"مجھے فراگ سے صرف اسی حد تک دلچسپی ہے کہ وہ تمہارے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچے۔!"

"کک.... کیا.... مطلب؟"

"کیا تم اس سے انتقام نہ لو گی؟"

"مم.... میں...." اَم بنی تھوک نگل کر رہ گئی۔

"خیر چھوڑو.... وقت آنے دو۔"

"آخر تم کرنا کیا چاہتے ہو؟"

"بس دیکھنا۔ اس وقت بساط کے سارے مہروں پر میری نظر ہے۔ ڈان اسپاریکا، فراگ اور لوئیسا۔"

"کیا تم نے اسے بھی ڈھونڈ نکالا۔"

"ہاں۔ وہ یہاں کی ملکہ کے چچا زاد بھائی کا مہمان ہے اور فراگ اب ہوٹل سے ایک پولیس آفیسر کے مکان میں منتقل ہو گیا ہے میری معلومات کے مطابق یہاں کے بہتیرے لوگوں میں اس کے مراسم ہیں۔"

"تب پھر یہ تو بہت برا ہوا۔"

"ہو سکتا ہے کسی قدر دشواری پیش آئے۔"

"میں تو کہتی ہوں واپس چلو۔ تمہیں آخر ان بکھیڑوں میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔"

"بکھیڑوں میں پڑنا میری ہابی ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی تفریح نہیں۔"

"میرا خیال ہے کہ لوئیسا نے تمہارے ذہن پر قبضہ جما لیا ہے۔"

"کھانا یہیں منگواؤں یا ڈائننگ ہال میں کھاؤ گی۔ پھر میں تمہیں اس تفریح گاہ میں لے چلوں گا جہاں فراگ سے ملاقات ہو سکے گی۔"

”مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ میں کہیں نہیں جاؤں گی۔“

”یہ بہت بری بات ہے ہم تفریح کے لیے آئے ہیں۔“

”سنو! فراگ میرے چلنے کے انداز سے مجھے پہچان لے گا۔ میں اس پر بھی قابو نہ پا سکوں گی۔“

”اوہ.... “عمران اسے غور سے دیکھ کر رہ گیا۔ اُم بنی غمزدہ انداز میں مسکرائی اور بولی۔ ”میں سوچتی ہوں کہ تمہارے لیے بوجھ بن کر رہ گئی ہوں۔“

”اگر تم میرے لیے بوجھ بن گئی ہوتیں تو تمہیں موکارو ہی میں چھوڑ آتا۔ فضول باتیں نہ کرو چلو ڈائننگ ہال میں کھانا کھائیں گے۔“

”پھر تم مجھ سے بھاگے بھاگے کیوں پھرتے ہو؟“

”میں تمہیں بتاؤں گا کہ مجھے اس دوران میں کیا کچھ معلوم ہوا ہے۔ خاطر خواہ بھاگ دوڑ کے بغیر یہ ممکن نہ ہوتا۔“

وہ ڈائننگ ہال میں آئے۔

”یہاں کے لوگ بے حد شائستہ ہیں۔“ اُم بنی چاروں طرف نظر دوڑاتی ہوئی بولی۔

”لیکن مجھے افسوس ہے کہ بہت جلد سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔“

”کیوں؟ کیا تم اسی لیے آئے ہو؟“

”نہیں میں اپنی بات نہیں کر رہا۔ یہاں فراگ کی موجودگی نے سازشیوں کو بڑی تقویت پہنچائی ہے۔“

”کھل کر بات کرو۔ پتہ نہیں تم کیا کہہ رہے ہو۔“

”میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ یہاں موجودہ نظام کس طرح نافذ ہوا تھا۔ لیکن ملکہ کے خاندان کے افراد کو یہ تبدیلی پسند نہیں آئی تھی۔ اس کا چچازاد بھائی مارکوئی شروع ہی سے اس چکر میں رہا تھا کہ کسی طرح سب کچھ ملیامیٹ کر دے لیکن بادشاہ اور ملکہ کو عوام کی حمایت حاصل ہے۔ عوام امداد باہمی والے نظام کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لیے مارکوئی دوپن کے لیے اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں رہ جاتی کہ وہ تشدد کے ذریعے حکومت کا تختہ الٹ دے۔ ڈان اسپاریکا مارکوئی کا دوست ہے۔ اس نے اسلحہ کا انتظام پہلے ہی سے کر رکھا تھا۔ اب فراگ کی وجہ سے انہیں افرادی قوت بھی مل رہی ہے۔“

”لیکن فراگ کے آدمی یہاں کیسے داخل ہو سکیں گے؟“

”اگر یہاں کے باشندے انہیں جزیرے میں لانا چاہیں تو لا سکتے ہیں۔ بلیک اینڈ وائٹ کی پابندی تو صرف غیر ملکی سیاحوں کے لیے ہے۔“

”آخر سیاحوں نے کیا قصور کیا ہے؟“

”میرا خیال ہے کہ یہ طریقہ اس لیے اختیار کیا گیا ہے کہ ان کے نظام کی پبلسٹی ہو سکے۔“

”مجھے بھی ان کا نظام پسند ہے۔ یہاں کے ویٹر مجھے اس کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں۔“

”فراگ کے بہتیرے لوگ جزیرے میں داخل ہو گئے ہیں۔ وہ اب یہاں تنہا نہیں ہے۔ مارکوئی دوپن‘ ڈان اسپاریکا اور فراگ کا مثلث مکمل ہو گیا ہے۔“

”یہ تو بہت برا ہوا۔ ایسے عمدہ نظام کو تباہ نہیں ہونا چاہیے۔“

”اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ بادشاہ کو مطلع کر دیا جائے۔ لیکن ضروری نہیں کہ وہ میری بات پر یقین ہی کر لے۔“

”اور وہ کیا کر رہی ہے؟.... لوئیسا۔“

”وہ ڈان اسپاریکا کو زندہ گرفتار کر لے جانا چاہتی ہے۔ یہاں اس نے اپنے ہمدرد بھی پیدا کر لیے ہیں۔ ہو سکتا ہے پہلے ہی سے اس کی جان پہچان رہی ہو۔ بہر حال اگر اسے اس سازش کا علم بھی ہے تو وہ اس سے چشم پوشی ہی کرے گی اور منتظر رہے کہ کب ہنگامہ شروع ہوتا ہے۔ پھر وہ ہنگامے کے دوران میں ڈان اسپاریکا پر ہاتھ ڈال دے گی۔“

”کچھ کرو عمران! یہاں کے لوگ بہت خوش ہیں۔ انہیں سینکڑوں سال بعد آزادی کا سانس لینا نصیب ہوا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بادشاہ سے ہر وقت ملاقات کی جا سکتی ہے۔ وہ بالکل عام آدمی کی سی زندگی بسر کرتا ہے۔“

”اچھی بات ہے۔ تم کہتی ہو تو میں تیار ہوں۔ لیکن اس کے لیے تمہیں فراگ کے پاس واپس پہنچنا ہو گا۔“

”نن.... نہیں.... “وہ بوکھلا کر بولی۔

”اس کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ بعض اوقات دوسروں کے تحفظ کے لیے اپنی قربانی دینی

پڑتی ہے۔"

"لیکن آخراس کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے؟"

"تاکہ میں اس کے منصوبوں سے آگاہ ہو سکوں۔ ورنہ پھر یہاں کے معصوم لوگوں کی مدد کیسے کی جاسکے گی۔"

اَم بینی تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی۔ پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "میں تیار ہوں۔"

"بالکل ٹھیک۔ تواب میں تمہارا میک اَپ ختم کر دوں گا اور تم اپنی اصلی شکل میں آ جاؤ گی۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ مجھ پر ہاتھ ڈالنے کے لیے لوئیسا تمہاری طرف بھی متوجہ ہو جائے گی۔ اور میرا کام آسان ہو جائے گا۔"

"تمہارا کام؟"

"ہاں! میرا اصل کام تو یہی ہے کہ ڈان اسپاریکا کو لوئیسا کے ہاتھ نہ لگنے دوں! دنیا کو امن کی ضرورت ہے۔ مہلک ہتھیاروں میں مزید اضافہ نہیں چاہتی۔"

اَم بینی بہت زیادہ متردد نظر آنے لگی تھی۔

کھانا کھا کر وہ پھر کمرے میں واپس آ گئے۔ عمران اَم بینی کو غور سے دیکھتا ہوا بولا۔ "تم کچھ بجھ سی گئی ہو۔"

"میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔" وہ دفعتاً رو پڑی۔

"پروردگار میرے گناہ معاف کر۔" عمران چھت کی طرف دیکھ کر اردو میں بڑبڑایا۔ پھر اَم بینی کا شانہ تھپک کر بولا۔ "تم یہ کام میرے ہی لئے کرو گی۔"

"اور اگر میں اس کے بعد تمہیں نہ پا سکی تو؟"

عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

عمران اَم بینی کو خاموش رہنے کا اشارہ کر کے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر دستک ہوئی۔ عمران نے اَم بینی کو دوبارہ اشارہ کیا کہ وہ دستک دینے والے کو مخاطب کرے۔

"کون ہے؟" اَم بینی نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"پولیس....!" باہر سے آواز آئی۔

عمران آہستہ سے بولا۔ "فراگ کا کوئی آدمی ان کے ساتھ ضرور ہو گا۔ اس لیے تم بالکل خاموش رہنا۔"

اس کے بعد اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا۔ اَم بینی کو ایک مسلح پولیس مین کے ساتھ فراگ کے دو آدمی دکھائی دیئے۔ جنہیں وہ اچھی طرح پہچانتی تھی۔

پولیس مین نے عمران کو گھور کر دیکھا اور فراگ کے آدمی عمران سے سوالات کرنے لگے۔ پھر وہ اَم بینی کی طرف مڑے۔

"وہ انڈونیشی کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں جانتی۔" عمران نے کہا۔

اس کے بعد ان کے سامان کی تلاشی لی گئی تھی اور وہ واپس چلے گئے تھے۔ اَم بینی چند لمحے عمران کو دیکھتی رہی پھر بولی۔ "تم حیرت انگیز طور پر اپنی آواز بدل سکتے ہو۔"

عمران کسی گہری سوچ میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد آہستہ سے بولا۔ "بس اب تم یہیں ٹھہرو۔ فی الحال کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔ فراگ کو میں خود ہی دیکھ لوں گا۔"

"نہیں! تمہارا تحفظ میں اس کے قریب ہی رہ کر کر سکوں گی۔" اَم بینی نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ وہ تمہاری باتوں میں آ ہی جائے گا۔"

"تم اس کی فکر نہ کرو! میں اسے کوئی کہانی سنا دوں گی۔ لیکن اس میک اَپ میں اس کے دو آدمی مجھے دیکھ چکے ہیں۔"

"میک اَپ بدلا بھی جا سکتا ہے۔"

"تم بدل سکو گے؟" اَم بینی خوش ہو کر بولی۔

"کیوں نہیں! پرنس سے تھوڑا بہت میں نے بھی سیکھ لیا ہے۔"

"تب تو پھر کوئی دشواری نہیں! میرا میک اَپ بدلو۔ اور مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں فراگ مل سکے گا۔"

رات کے ساڑھے نو بجے تھے۔ عمران دیر تک کچھ سوچتا رہا۔ پھر بولا۔ "کل پر رکھو۔ اس وقت مناسب نہیں۔"

* * *

فراگ کے چہرے پر اب مصنوعی ڈاڑھی تھی اور آنکھوں پر تاریک شیشوں کی عینک چڑھائے رکھتا تھا۔

اب وہ کرنل سومار تو کا مہمان نہیں تھا۔ مار کوئی دوپن نے اسے بھی اپنی مہمانی کا شرف بخشا تھا۔ اس طرح فراگ کو ڈان اسپاریکا سے بہت قریب ہو جانے کا موقع مل گیا تھا اور پھر جیسے ہی لی ہارا کی ہم نشینی حاصل ہوئی سب کچھ بھول گیا۔ اب نہ اسے لوئیسا کی فکر تھی اور نہ ڈان اسپاریکا کے مہلک حربے کے پلان اور ڈائیگرام کی۔ وہ تو لی ہارا کی کھنکتی ہوئی سی ہنسی میں کھویا رہتا تھا۔ شاید ڈان اسپاریکا نے اسے محسوس کر لیا تھا۔ اس لیے لی ہارا کو اس کے ساتھ تنہا نہیں چھوڑتا تھا۔

اس وقت بھی وہ لی ہارا کے ساتھ تھا اور لی ہارا فراگ کا مضحکہ اڑا رہی تھی۔ فراگ بالکل احمقوں کے سے انداز میں اس کے لیے تفریح کے مواقع پیدا کر رہا تھا۔ دفعتاً مار کوئی دوپن نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔ ”کوئی عورت موسیو ماپوفینگ سے ملنا چاہتی ہے۔“

فراگ چونک پڑا۔

”کیا اس نے یہ نام لیا ہے.... یور آنر؟“ اس نے بوکھلا کر پوچھا۔

”نہیں۔ اس نے صرف تمہارا حلیہ بتایا تھا۔“

”وہ کہاں ہے یور آنر؟“

”ملاقات کے کمرے میں....!“

”میں دیکھتا ہوں۔“ فراگ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

ملاقات کے کمرے میں پہنچ کر اس نے اس لڑکی پر متحیرانہ نظر ڈالی۔ وہ سمجھا تھا لوئیسا ہو گی لیکن وہ تو کوئی پولی نیشی ہی معلوم ہوتی تھی۔

”کیا تم مجھ سے ملنا چاہتی تھیں؟“ فراگ نے پوچھا۔

لڑکی نے مسکرا کر سر کو اثباتی جنبش دی۔

”کیا بات ہے؟“

”عمران نے مجھے دھوکا دیا۔“

فراگ اس کی آواز سن کر اچھل پڑا۔

”اُم بنی....!“ بے اختیار اس کی زبان سے نکلا تھا۔

اُم بنی کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو ڈھلکنے لگے تھے۔

”کیا ہوا.... تو رو کیوں رہی ہے.... عمران کہاں ہے؟“

”مجھے اس بھیس میں یہاں لایا تھا۔ پھر پتہ نہیں کہاں غائب ہو گیا۔“

”ہم دونوں ہی نے دھوکا کھایا۔“ فراگ کے ہونٹوں پر مردہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

”اب میں کیا کروں؟“

”تم اس کے ساتھ چلی کیوں آئی تھیں؟“ فراگ نے کہا پھر چونک کر اسے گھورتا ہوا بولا۔

”تم یہاں کس طرح پہنچیں؟“

”کیا یہ ڈاڑھی تمہاری شخصیت کو چھپا سکتی ہے۔ میں نے پچھلی رات تمہیں لاپلاسا میں دیکھا تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم یہاں رہو گے۔“

”اوہ.... تو تم میرا تعاقب کرتی ہوئی یہاں پہنچی تھیں۔“

”یہی بات ہے!“ اُم بنی سر ہلا کر بولی۔ ”چونکہ تم نے مصنوعی ڈاڑھی لگا رکھی تھی اس لئے اس وقت میں نے یہی مناسب سمجھا کہ تمہارا نام نہ لوں بلکہ تمہارا حلیہ بتا کر اپنا پیغام بھجواؤں۔“

”تم نے سمجھ داری کا ثبوت دیا ہے۔ اس حلیے میں میرا نام ماپوفینگ ہے۔“

”لیکن تم یہاں آئے کیوں ہو؟“

”اٹھارھویں آدمی کی تلاش میں۔ لوئیسا مجھے یہاں لائی تھی۔ پھر خود غائب ہو گئی۔“

”میرا خیال ہے کہ یہ دونوں غیر ملکی ہمیں بے وقوف بنا رہے ہیں۔“ اُم بنی ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

”یہ سب کچھ پرنس ہربنڈا کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہاں سے واپسی پر اسے مار ڈالوں گا۔“

”مجھے بتاؤ کہ اب کیا کروں۔ کہاں جاؤں؟“

”میری زندگی میں ایسی باتیں سوچنے کا خیال کیسے آیا تجھے۔“

”تمہارا کیا اعتبار۔ ہو سکتا ہے کہ کل پھر کسی اور کو بخش دو۔“

”نہیں.... نہیں.... اب ایسا نہیں ہو گا۔ میں عمران کو بھی مار ڈالوں گا۔“

اُم بنی کچھ نہ بولی۔ فراگ کہتا رہا۔ ”اٹھارواں آدمی میرے قبضے میں ہے۔“

”او ہو.... تو پھر؟“

”لیکن مجھے اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔“

”عمران کہہ رہا تھا کہ وہ اس خطرناک حربے کے بارے میں پوری پوری معلومات رکھتا ہے۔“

"رکھا کرے۔" فراگ نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور پھر بولا۔ "تمہارا سامان کہاں ہے؟"

"اسپارتا میں۔"

"منگوالیا جائے گا۔ تم یہیں میرے ساتھ قیام کرو گی۔"

"کیا ان لوگوں کو علم نہیں ہے کہ تم کون ہو۔"

"صرف میرا ایک دوست جانتا ہے۔ جو مجھے یہاں لایا ہے۔ میں ملکہ کے چچازاد بھائی کا مہمان ہوں لیکن وہ مجھے ماپوفینگ کے نام سے جانتا ہے۔ ڈان اسپاریکا بھی یہی سمجھتا ہے۔"

"تو پھر واپس چلو۔ یہاں کیا رکھا ہے تمہارے لئے۔"

"عمران اور لوئیسا کو یہیں قتل کئے بغیر واپس نہیں جاؤں گا۔ اور پھر اس جزیرے کی حالت بھی بدلنی ہے۔"

"کیا مطلب....؟"

"تم نے محسوس کیا ہو گا کہ یہ لوگ پادریوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔"

"ہاں ہاں بہت اچھے لوگ ہیں۔ میں تنہا بھی بے فکری سے رہی ہوں۔"

"مجھے ان کی اچھائی بالکل اچھی نہیں لگی۔ اس لیے انہیں ٹھیک کرنا ہی پڑے گا۔"

"تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔"

"اپنے کام سے کام رکھو۔" فراگ غرایا۔

اَم بنی کچھ نہ بولی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ عمران نے ٹھیک ہی کہا تھا فراگ خواہ مخواہ ان بے چاروں کے پیچھے پڑ گیا ہے۔

◆

عمران کو بادشاہ تک پہنچنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ کیونکہ وہ بالکل عام آدمیوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا۔ نہ کوئی محافظ دستہ رکھتا تھا اور نہ ہی کسی بہت بڑے محل میں رہتا تھا۔ تین کمروں کا ایک مختصر سا مکان تھا۔ البتہ پائیں باغ کسی قدر وسیع تھا۔ جس میں بادشاہ نے ترکاریوں کی کاشت کر رکھی تھی۔

ایک گوشے میں ملکہ کا مرغی خانہ تھا۔ اس وقت بادشاہ کیاریوں میں پانی دے رہا تھا اور ملکہ

اپنی مرغیوں کو دانہ ڈال رہی تھی۔ عمران کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"خوش آمدید...!" اس کی آنکھیں مسکرا اٹھیں۔ ہونٹوں پر گھنی مونچھیں چھائی ہوئی تھیں۔

"میں یہاں سچ بولنے آیا ہوں۔ یور میجسٹی۔" عمران بڑے ادب سے بولا۔

"یور میجسٹی نہیں.... بھائی کہو۔ بالی سونار کے باشندے باپ کہتے ہیں۔"

"یہ سب اتنے اچھے ہیں کہ مجھے بھتیجے ہی لگتے ہیں۔" عمران کے لہجے میں شرمیلا پن تھا۔

"چلو اندر چل کر بیٹھیں۔ مجھے سیاحوں سے بڑی مفید باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ تم شاید فرانسیسی ہو۔"

"نہیں بھائی۔ میں ایشیا کا باشندہ ہوں اور پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آپ سے سچ بولوں گا۔"

بادشاہ نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "نہیں تم ایشیا کے باشندے نہیں معلوم ہوتے۔"

یہ میک اَپ ہے بھائی...!"

"کیا مطلب؟"

"اس کے بغیر آپ کی سرزمین پر قدم نہ رکھ سکتا۔"

"اندر چلو۔" بادشاہ مضطربانہ انداز میں بولا۔ "ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کوئی ہمیں دھوکا دینے کی کوشش کرے گا۔"

"میں نے یہ قدم دھوکا دینے کے لیے نہیں اٹھایا تھا بھائی۔ بالی سونار تو جنت بن گیا ہے۔ میں دراصل آپ کو یہ اطلاع دینے آیا ہوں کہ اس جنت میں کچھ سانپ گھس آئے ہیں اور اسے تباہ کر دینا چاہتے ہیں۔" عمران اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا بولا۔ وہ ایک کمرے میں آئے اور بادشاہ نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہیں۔"

"شکریہ!" عمران بیٹھتا ہوا بولا۔ "میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔"

بادشاہ اسے غور سے دیکھتا ہوا خود بھی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سب سے پہلے میں آپ کو یہ اطلاع دوں گا کہ بالی سونار میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو محض آپ کی آنکھوں کی بناوٹ کی بنا پر آپ کو پہچان لیں گے۔"

بادشاہ بے ساختہ چونک پڑا اور کپکپائی ہوئی آواز میں بولا۔ "آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"یہی کہ آپ تاریک شیشوں کی عینک لگانا شروع کر دیجئے۔"

"میں بہت ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہوں دوست! لیکن تمہاری چکرا دینے والی باتیں مجھے غصہ بھی دلا سکتی ہیں۔"

"کیا یہ غلط ہے کہ آپ بنکاٹا کے ولی عہد ہربنڈا ہیں۔"

بادشاہ کی آنکھیں دھندلی پڑ گئیں اور وہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گیا۔ عمران کہتا رہا۔ "غالباً آپ کو موکارو کے انقلاب کی اطلاع مل چکی ہو گی۔"

"ہاں۔ لیکن وہ کون ہے جسے میرا ماموں بھی ہربنڈا تسلیم کر بیٹھا۔"

"اب مجھے سچ بولنے میں آسانی ہو گی۔" عمران نے طویل سانس لے کر کہا۔ "کیونکہ آپ نے میرے دعوے کو تسلیم کر لیا ہے۔"

"جو کچھ کہنا ہے جلدی کہو۔ مجھے الجھن میں نہ ڈالو۔"

عمران نے اپنی کہانی شروع سے آخر تک دہرا دی۔ بادشاہ کی آنکھیں بند تھیں اور وہ اس دوران میں رہ رہ کر اپنا سر ہلاتا رہا تھا۔

عمران کے خاموش ہو جانے کے بعد بھی بڑی دیر تک وہ آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا۔ پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "تو اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو! میں تو اس زندگی کو ترک کر چکا ہوں۔"

"لیکن پرنسز ٹالابو آ۔"

"صرف وہی میرے ہیں جو میرے ہم مسلک ہیں۔ ٹالابو آ سے بھی اب میرا کوئی رشتہ نہیں رہا۔"

"خیر.... یہ آپ کا نجی معاملہ ہے! مجھے اس سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہئے۔"

"سمجھ دار آدمی معلوم ہوتے ہو۔"

"اب میں آپ کو ایک بری خبر سناؤں گا۔"

"وہ کیا ہے میرے دوست؟" بادشاہ کا لہجہ بے حد پر سکون تھا۔

"آپ کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔"

"اسے میں تسلیم نہیں کر سکتا۔ یہاں کے لوگ مجھ سے اور ملکہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔"

"آپ کے عوام اس سازش میں شریک نہیں ہیں۔"

"تو پھر....؟"

"میں مارکوئی دوپن کی بات کر رہا ہوں۔ ڈان اسپاریکا پہلے ہی سے اس کے لیے اسلحہ مہیا کرتا رہا ہے اور اب کنگ چانگ کا نائب ڈیڈلی فراگ بھی اس سے آملا ہے۔ دونوں اس کے مہمان ہیں۔"

"ڈیڈلی فراگ....!" بادشاہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ہاں....!"

"لیکن میں نے تو نہیں سنا۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ ڈان اسپاریکا کے علاوہ ایک شخص ماپوفینگ نامی اس کا مہمان ہوا ہے۔"

"ماپوفینگ 'فراگ' ہی ہے۔ اس نے مصنوعی ڈاڑھی لگا رکھی ہے۔ وہ فرانس کی سیکرٹ ایجنٹ ایدلی دے ساواں کے ہمراہ یہاں آیا تھا۔ ایدلی ڈان اسپاریکا کو گرفتار کرنے آئی تھی۔ لیکن یہاں پہنچ کر فراگ سے علیحدہ ہو گئی۔ فراگ آپ کے ایک پولیس آفیسر کرنل سومار تو کے ہاتھ لگا اور اس نے اسے مارکوئی دوپن کے محل میں پہنچا دیا۔ اور اب کرنل سومار تو کنگ چانگ کے قزاقوں کو جزیرے میں بلوا رہا ہے۔"

"تم تو مجھ سے زیادہ باخبر معلوم ہوتے ہو میرے بھائی۔"

"میں نے اس جگہ کا پتہ لگا لیا ہے جہاں انہوں نے اسلحے کا ذخیرہ کیا ہے۔"

"کمال کے آدمی ہو! اب بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہئے! اگر کرنل سومار تو بھی اس سازش میں شریک ہے تو پھر میں کسی پر بھی اعتماد نہیں کر سکتا۔"

"بہرحال وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اس میں وقت لگے گا۔ اس دوران میں آپ جو مناسب سمجھیں کریں۔"

"تمہارا قیام کہاں ہے؟"

"مالیرے میں۔"

"کیا مجھے میزبانی کا موقع دے سکو گے۔"

"آپ کا مہمان رہ کر میں کچھ بھی نہ کر سکوں گا۔ وہ لوگ کڑی نگرانی کر رہے ہیں۔"

"میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ بالی سونار کے لوگ اس حد تک جائیں گے۔"

"عوام آپ کے دعاگو ہیں اور خواص کبھی یہ نہیں پسند کرتے کہ انہیں عوام کی سطح تک لے آیا جائے۔"

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے ان پر نظر رکھنی چاہئے تھی۔ تم بہت دانش مند معلوم ہوتے ہو۔ مجھے کوئی معقول مشورہ دو۔“

”اگر آپ اجازت دیں تو سب سے پہلے میں اسلحے کا ذخیرہ تباہ کرنے کی کوشش کروں۔“

”وہ کسی ایسی جگہ تو نہیں کہ اس کی تباہی سے کچھ بے گناہوں کی جانیں بھی ضائع ہو جائیں۔“

”صرف اس کے محافظ کام آئیں گے۔“

”اور انہیں کسی طرح بھی بے گناہ نہیں سمجھا جا سکتا۔“

”ظاہر ہے۔“

”تو پھر تمہیں اجازت ہے۔ لیکن اس کے بعد کیا کرو گے۔“

”دیکھوں گا کہ ذخیرے کی تباہی کا ان پر کیا اثر پڑا ہے۔ اس کے بعد کوئی قدم اٹھانا مناسب ہو گا۔“

”تم موکارو میں ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دے چکے ہو۔ اس لیے مجھے پر امید ہی ہونا چاہئے۔“

”یہاں میری آمد کا مقصد صرف اتنا ہی تھا کہ ڈان اسپاریکا کو ٹھکانے لگا دوں۔ لیکن اب آپ کا کام بھی کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ آپ نے ایک مثالی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔“

”تم ڈان اسپاریکا کو مار ڈالنا چاہتے ہو۔“

”جی ہاں۔ اسے زندہ رکھنے کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ خطرناک حربہ تباہ نہیں ہوا کیونکہ وہ اس کے سینے میں دفن ہے۔ اگر ڈان اسپاریکا ایدلی دے ساواں کے ہاتھ لگ گیا تو یہ سمجھ لیجئے کہ ایک بڑی طاقت اس خطرناک حربے پر قابض ہو گئی۔“

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔“

”مجھے امید نہیں تھی کہ آپ اتنی آسانی سے میری باتوں پر یقین کر لیں گے۔“

”اگر تم دوپن کا نام نہ لیتے تو مجھے یقین نہ آتا۔ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ اس لیے مجھے اس کی طرف سے باخبر رہنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کی خبر نہیں تھی کہ وہ مسلح بغاوت کی تیاریاں کر رہا ہے۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں بھائی۔ کیا مجھے تم وہ جگہ نہیں دکھا سکتے جہاں اسلحہ کا ذخیرہ کیا گیا ہے۔“

”دکھا سکتا ہوں لیکن وہ ہوشیار ہو جائیں گے۔ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ آپ کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے۔“

پھر کسی قسم کی آہٹ پر چونک کر بادشاہ بولا تھا۔ ”ملکہ آ رہی ہیں۔ اب تم اس معاملے سے متعلق کسی قسم کی گفتگو نہ کرنا۔“

”بہتر بہتر جناب....!“

ملکہ ایک چھوٹی سی ٹرالی دھکیلتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور عمران احتراماً کھڑا ہو گیا۔

”بیٹھو.... بیٹھو.... بھائی۔“ ملکہ نے مترنم آواز میں کہا۔ ”ہم شراب نہیں پیتے اس لیے صرف کافی ہی پیش کر سکیں گے۔“

”میں آپ دونوں کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔“ عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

”اے بھائی! تم بھی ہماری ہی طرح عظمت آدم کے مظہر ہو۔ اپنی جگہ تم بھی کوئی اہم کام انجام دے رہے ہو گے۔“

عمران چپ چاپ بیٹھ گیا۔ وہ ان دونوں کے لئے کافی بناتی اور عمران سے اس سے متعلق سوالات کرتی رہی جو معمولی نوعیت کے تھے۔ وہ کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ اور کب تک بالی سونار میں قیام کرے گا؟ وغیرہ وغیرہ۔

جواب میں عمران خود کو ایک سیاح اور سیاسیات کا طالبعلم ظاہر کرتا رہا تھا۔ کافی کے اختتام پر اس نے بادشاہ سے اجازت چاہی۔ بادشاہ نے یاسمن کے تازہ پھولوں کا ایک گچھا اسے تحفتہً دیا تھا۔

باہر نکلا تو ایک سفید فام نوجوان عورت پھاٹک کے قریب اس کا راستہ روکے کھڑی تھی۔

”اوہ.... موسیو! میں ایمالازویل ہوں۔ پریس سے میرا تعلق ہے۔ میں بادشاہ اور ملکہ سے متعلق سیاحوں کے تاثرات معلوم کر کے لکھتی ہوں۔“

”میری بائیں ٹانگ میں شدید درد شروع ہو گیا ہے۔ کیا تم دیکھ نہیں رہیں کہ لنگڑا کر چل رہا ہوں۔“

”مجھے افسوس ہے! لیکن اس کا تاثرات کے بیان سے کیا تعلق؟“

”مجھے اپنے ہوٹل تک پیدل جانا پڑے گا۔ اس لئے مجھے اس وقت بادشاہ اور ملکہ سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں۔“

”میں آپ کو اپنے اسکوٹر پر لے چلوں گی۔“

”اور اگر میں راستے میں پاگل ہو گیا تو؟“

”میں یہی پسند کروں گی کہ آپ میرے قریب بیٹھ کر پاگل ہو جائیں۔“ وہ اس کی آنکھوں

میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"اسکوٹر پر....!" عمران احمقانہ انداز میں بولا۔

"چلئے چلئے....!" وہ بے تکلفی سے اس کا بازو پکڑ کر آگے بڑھاتی ہوئی بولی۔ وہ اسے ایک اسکوٹر کے قریب لائی اور عمران آہستہ سے بولا۔ "تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں کوئی سیاح نہیں ہوں۔"

"پھر کون ہیں آپ؟" وہ اس کا بازو چھوڑ کر ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"یہیں کا باشندہ ہوں۔"

"اوہ.... تب تو میں معافی چاہتی ہوں۔" وہ اسے غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"خیر تو اب مجھے اپنے اسکوٹر پر بٹھا کر جہاں چاہو لے جاسکتی ہو۔ میں نے تمہیں بتادیا کہ میں سیاح نہیں ہوں۔"

"میں سمجھ گئی! شاید آپ وہ ہیں جس سے بادشاہ چینی زبان سیکھ رہا ہے۔"

"بہت کم فرانسیسی، چینی بول سکتے ہیں۔" عمران مسکرا کر بولا۔

"تب تو میں آپ کو اپنے گھر لے چلوں گی۔ مجھے ایسے ہم وطنوں سے دلچسپی ہے جو کسی دوسری زبان میں دستگاہ رکھتے ہوں۔"

"میں ضرور چلوں گا۔ اوف.... یہ درد۔" عمران نے سسکاری لی۔

وہ لڑکی کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اور اسکوٹر تیز رفتاری سے ایک جانب روانہ ہو گیا۔

عمران اس نئے وقوعے کو محض اتفاق نہیں سمجھ رہا تھا۔ لیکن بہر حال اسے کسی نہ کسی طرح اور کہیں نہ کہیں سے کام کا آغاز تو کرنا ہی تھا۔ یہ لڑکی ان میں سے بھی ہو سکتی تھی۔ جو شاہی اقامت گاہ کی نگرانی کر رہے تھے۔

اسکوٹر تیز رفتاری سے کسی نامعلوم منزل کی طرف بڑھتا رہا۔

اب وہ ساحلی علاقے میں داخل ہو رہے تھے۔ عمران خاموش تھا....

لڑکی نے ایک چھوٹے سے ہٹ کے سامنے اسکوٹر روکا ہی تھا کہ اچانک دو آدمی آگے بڑھے اور عمران کے دائیں بائیں کھڑے ہوگئے۔ یہ بالی سونار کی پولیس کی وردی میں تھے۔

"کک.... کیا مطلب؟" لڑکی اسکوٹر سے اترتی ہوئی ہکلائی۔

"اس شخص کو کرنل سومار تو نے طلب کیا ہے مادام۔" ان میں سے ایک نے بڑی شائستگی سے کہا۔

"کمال ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میرا نام تک تو جانتے نہیں اور کرنل سومار تو نے طلب کیا ہے۔"

"کیا تمہیں ہمارے بیان پر شک ہے۔"

"اوہو.... بات بڑھانے سے کیا فائدہ۔" لڑکی بول پڑی۔ "یہ کوئی ایسی پریشانی کی بات نہیں۔ غیر ملکی سیاح کبھی کبھی اچانک موسیو سومار تو کے دفتر میں طلب کر لیے جاتے ہیں۔"

"یہی بات ہے۔ مادام۔!" سپاہی بولا۔

"تو ایسی جلدی کیا ہے۔ تم دونوں بھی ایک ایک کپ کافی کا پیئو میرے مہمان کے ساتھ' پھر میں بھی تمہارے ہمراہ کرنل کے دفتر تک چلوں گی۔ وہ مجھے پہچانتے ہیں۔"

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں مادام۔"

وہ چاروں ہٹ میں آئے اور لڑکی انہیں ایک کمرے میں بٹھا کر کچن میں داخل ہو گئی۔

"کچھ پتا ہے کہ مجھے کیوں طلب کیا گیا ہے؟" عمران نے سپاہیوں سے سوال کیا۔

"ہم کچھ نہیں جانتے۔" جواب ملا۔

"خیر.... خیر.... کچھ دیر بعد معلوم ہو ہی جائے گا۔"

سپاہی سر ہلا کر رہ گئے۔ تھوڑی دیر بعد لڑکی کافی کی ٹرے اٹھائے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی اور اسے ایک کارنر ٹیبل پر رکھ کر ان کے لیے کافی انڈیلنے لگی۔

"کاغذ پنسل اٹھایئے اور اپنے تاثرات لکھنا شروع کر دیجئے۔" اس نے عمران کو مخاطب کیا تھا۔ پھر سپاہیوں سے بولی۔ "میں کلاریوں کی نامہ نگار ہوں۔ بادشاہ کے بارے میں سیاحوں کے تاثرات اکٹھا کر کے مضامین لکھتی ہوں۔"

سپاہیوں نے سروں کو جنبش دی لیکن کچھ بولے نہیں۔ پھر وہ کافی پیتے رہے تھے اور عمران کاغذ پر لکھتا رہا تھا۔ کافی کی پیالی بائیں جانب کرسی کے چوڑے ہتھے پر رکھی ہوئی تھی۔

دفعتاً پیالی کے گرنے کی آواز سن کر چونک پڑا۔ لیکن اس کی پیالی جوں کی توں رکھی ہوئی تھی۔

"اٹھو۔!" لڑکی عمران کا شانہ ہلا کر بولی۔ تب اس نے دیکھا کہ سپاہیوں کی پیالیاں ہاتھوں سے چھوٹی تھیں اور وہ کرسیوں کے ہتھوں پر ڈھلکے ہوئے تھے۔

"تمہاری پیالی میں کچھ نہیں تھا۔ اوہو مگر تم نے تو پی ہی نہیں۔" لڑکی نے کہا۔

"اب پیئے لیتا ہوں۔"

"نہیں.... جلدی کرو....!"

"ایسی بھی کیا جلدی ہے۔" عمران پیالی اٹھاتا ہوا مسکرایا۔

لیکن اس نے پیالی اس کے ہاتھ سے چھین لی اور بازو پکڑ کر کھینچتی ہوئی ہٹ سے نکال لائی۔

ایک بار پھر اسکوٹر تیز رفتاری سے کسی جانب اڑا جا رہا تھا۔

"تم نے انہیں بتادیا تھا کہ تم کلاریوں کی نامہ نگار ہو۔" عمران نے اونچی آواز مین کہا۔

"پرواہ مت کرو۔"

"اب ہم کہاں جارہے ہیں؟"

"پرواہ مت کرو۔"

"بہت اچھا۔" عمران نے سعادت مندانہ لہجے میں کہا۔

اسکوٹر ایک بستی میں داخل ہوا اور ایک عمارت کے سامنے رک گیا۔

"اترو۔" لڑکی اسکوٹر سے اترتی ہوئی بولی۔

"اب کہیں تمہارے والدین نہ برامان جائیں۔" عمران مسمسی صورت بنا کر بولا۔

"مین بااختیار ہوں۔"

"اچھا.... اچھا.... چلو۔ میری ٹانگ کا درد بڑھتا جارہا ہے۔ مم.... مگر وہ کاغذ تو وہیں چھوڑ آیا ہوں۔ جس پر اپنے تاثرات لکھتا رہا تھا۔"

"دوسرا لکھ دینا۔"

"میں کوئی لکھنے کی مشین ہوں۔ موڈ چوپٹ ہو گیا۔ اب کچھ نہ لکھ سکوں گا۔ پتا نہیں وہ کرنل سومار تو کیا چاہتا ہے۔ آخر اسے جرأت کیسے ہوئی۔ میں بادشاہ سے ضرور شکایت کروں گا۔"

"ضرور....!" عقب سے ایک مردانہ آواز آئی اور عمران چونک کر مڑا۔ لوئیسا کا نائب ژالیئر تنا کھڑا تھا اور اس کے کوٹ کی جیب سے ریوالور کی نال جھانک رہی تھی۔ داہنا ہاتھ جیب کے اندر تھا۔

"دروازہ سامنے ہے۔" ژالیئر سرد لہجے میں بولا۔

عمران نے شانوں کو جنبش دی اور لڑکی کو آنکھ مارتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرہ خاصا وسیع تھا اور لوئیسا مینٹل پیس کے قریب کھڑی مسکرا رہی تھی۔ عمران لڑکی کو آنکھ مارتا ہوا بولا۔ "تو یہ ہیں تمہارے والدین۔ میں نہ کہتا تھا کہ برامان جائیں گے۔"

"تم جاؤ....!" لوئیسا نے ہاتھ ہلا کر لڑکی کو مخاطب کیا۔

وہ چلی گئی۔ لیکن ژالیئر ریوالور تھامے دروازے کے قریب کھڑا رہا۔

"دل چھوٹا نہ کرو۔" لوئیسا چڑانے والے انداز میں بولی۔ "میں تمہیں اس میک اپ میں نہ پہچان سکتی اگر تم بادشاہ سے ملنے کی حماقت نہ کر بیٹھتے....!"

"اچھا....!" عمران نے حیرت سے کہا۔

"اس سے کوئی بھی سفید فام ملنا پسند نہیں کرتا۔ خصوصیت سے فرانسیسی تو بری طرح متنفر ہیں۔ اور غالباً اپنی اسی حماقت کی بنا پر تم پولیس اسٹیشن پر بھی طلب کئے گئے تھے۔"

"اوہو.... تو کیا تم اس وقت ہٹ میں موجود تھیں؟"

"ہماری ملاقات وہیں ہوتی اگر وہ دونوں سپاہی نہ آ ٹپکتے۔ میں لڑکی کو ہدایت دے کر عقبی دروازے نکل آئی تھی۔"

"اب تو خیریت سے ہو نا؟" عمران نے خوش ہو کر پوچھا۔

"فضول باتیں ختم کرو۔" دفعتاً وہ سخت لہجے میں بولی۔

"ختم سمجھو....!" عمران نے اس پر سوالیہ نظر ڈالی۔

"ام بنی کہاں ہے؟"

"جس طرح تم فراگ کو چھوڑ بھاگی تھیں اسی طرح وہ بھی مجھے جل دے گئی۔ دیکھو نا اب ہم دونوں پھر آملے ہیں۔"

"میں تم پر اعتماد نہیں کر سکتی۔"

"تو پھر اس تقریب کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔"

"بادشاہ کون ہے؟"

"اول درجے کا چغد معلوم ہوتا ہے۔ مجھ جیسے خوبصورت آدمی کو بھائی کہہ رہا تھا۔"

"تم اس سے کیوں ملنے گئے تھے؟"

"لوئیسا سچ بتاؤ۔ کیا تم بھی اس کے خلاف سازش میں شریک ہو۔"

"کیسی سازش؟" لوئیسا کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران کے اندازے کے مطابق وہ اداکاری نہیں ہو سکتی تھی۔

"مجھے تمہاری لاعلمی پر حیرت ہے۔" وہ اسے بغور دیکھتا ہوا بولا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"عنقریب یہاں بغاوت ہونے والی ہے۔"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" وہ خشک لہجے میں بولی۔

"اگر ایسا نہیں ہے تو کرنل سومار تو کے آدمی بادشاہ کے ملنے والوں پر کیوں نظر رکھتے ہیں؟"

"سیکیورٹی۔"

"بکواس ہے۔ مار کوئی دوپن اس کا تختہ الٹ دینے کی فکر میں ہے۔"

"مجھے ان باتوں سے کوئی سروکار نہیں۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"لیکن میں یہ ضرور جاننا چاہوں گا کہ تمہارے پہلے سوال کا کیا مطلب تھا۔ تم نے مجھ سے یہ کیوں پوچھا تھا کہ بادشاہ کون ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ ہنری ہشتم نہیں ہو سکتا۔"

"کچھ نہیں۔"

"تو پھر میں جاؤں؟"

"نہیں۔! جب تک میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو جاتی، تم میری قید میں رہو گے۔"

"ہمارے ملک میں عورت کی قید عشق کہلاتی ہے۔"

"ژالیئر اسے تہہ خانے میں لے جاؤ۔" لوئیسا اس کی طرف توجہ دیئے بغیر بولی۔

"تم بھی چلو میرے ساتھ۔" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

"بکواس بند کرو۔"

"ہماری طرف عشق کا مطلب ایک اور ایک تین ہوتا ہے۔"

"چلو.....!" ژالیئر ریوالور کو جنبش دے کر غرایا۔ "اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھاؤ۔"

"تمہاری مرضی۔!" عمران نے مغموم نظروں سے دیکھتے ہوئے ٹھنڈی سانس لی اور ہاتھ اوپر اٹھا دیئے۔ ژالیئر نے اسے کور کئے ہوئے ایک طرف ہٹ کر دروازے سے گذرنے کا راستہ دیا تھا۔ لیکن عمران جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔

"چلو.....!" ژالیئر نے پھر آنکھیں نکالیں۔

"میں تو نہیں جاؤں گا۔ اتنے دنوں بعد لوئیسا کو دیکھا ہے۔ جی بھر کر دیکھ لینے دو۔"

"مادام کیا میں اسے مار ڈالوں۔" ژالیئر نے ناخوشگوار لہجے میں پوچھا۔ لیکن لوئیسا کے کچھ کہنے سے قبل ہی عمران بولا۔ "ہاں۔ ہاں۔ کیوں نہیں۔ تم تو مجھ سے انتقام بھی لینا چاہو گے۔ یاد ہے میں نے کتنی پٹائی کی تھی تمہاری۔"

"مادام اجازت ہو تو میں اپنی توہین کا بدلہ لے لوں۔" ژالیئر غرایا۔ "میں اس کے لیے جواب دہی کر لوں گا۔ پسلی کی کم از کم تین ہڈیاں توڑ دینے کی اجازت دیجئے۔"

"ٹھہرو۔ پہلے میں اس کی جامہ تلاشی لے لوں۔" لوئیسا بولی۔

ژالیئر نے ریوالور کا رخ عمران کی طرف کئے ہوئے دروازہ بند کر کے بولٹ کر دیا اور لوئیسا آگے بڑھ کر عمران کے کوٹ اور پینٹ کی جیبیں تھپتھپانے لگی۔ لیکن وہ پوری طرح ہوشیار تھی۔ شاید اسے خدشہ تھا کہ کہیں عمران اسے اچانک گرفت میں لے کر اپنی ڈھال نہ بنا لے۔

"بہت زیادہ چالاک بننے کی کوشش نہ کرو۔" عمران نے اس سے کہا۔ "میں سچ مچ ژالیئر کے ہاتھوں پٹنا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے دل صاف ہو جائیں۔"

"اس کی باتوں میں مت آنا۔" لوئیسا ژالیئر سے بولی۔ "لاؤ ریوالور مجھے دو۔ اگر اس نے تم پر ہاتھ اٹھایا تو اسے گولی مار دوں گی۔"

"منظور۔" عمران شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

پھر وہ ہاتھ اٹھائے دیوار سے جا لگا تھا اور لوئیسا نے ژالیئر سے ریوالور لے کر اسے کور کرتے ہوئے کہا تھا۔ "اب شروع ہو جاؤ۔"

"غور سے دیکھتی رہنا اگر میرا ایک ہاتھ بھی اس پر پڑے تو بے دریغ فائر کر دینا۔"

لوئیسا اور ژالیئر پر بری طرح جھلاہٹ طاری تھی۔ ژالیئر عمران پر ٹوٹ پڑا۔ بلکہ شاید اپنا داہنا ہاتھ ہی توڑ بیٹھا۔ کیونکہ عمران بڑی پھرتی سے بائیں جانب ہٹا تھا۔ ژالیئر کا گھونسہ پوری قوت سے دیوار پر پڑا۔ اس کی کراہ میں بے چارگی اور بے ساختگی تھی۔

ٹھیک اسی وقت، کسی نے باہر سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔

"کون ہے؟" لوئیسا غصیلی آواز میں چیخی۔

”پولیس....!“ آواز آئی۔ ”دروازہ کھولو۔ ورنہ دروازہ توڑ دیا جائے گا۔“

لوئیسا نے جلدی سے ریوالور ایک الماری میں چھپا دیا اور خود دروازہ کھولنے کے لیے آگے بڑھی۔ عمران اور ژالیئر جہاں تھے وہیں کھڑے رہے۔

دروازہ کھلا اور ایک ”باوردی جم غفیر“ کمرے میں در آیا۔ اس کمرے کے لئے دس پندرہ آدمی ”جم غفیر“ ہی لگ رہے تھے۔ ان میں سے کئی نے ریوالور سنبھال رکھے تھے۔ عمران نے ان میں سے ایک کو پہچان لیا۔ ہٹ میں کافی پی کر بے ہوش ہو جانے والوں میں سے تھا۔

”اس کا کیا مطلب ہے؟“ لوئیسا غصیلے لہجے میں بولی۔

”مطلب کرنل سومار تو کے دفتر میں معلوم ہو گا۔“ کسی نے کہا۔ ”فی الحال اپنی زبانیں بند رکھو۔“

وہ ان کے نرغے میں باہر نکلے۔ وہ لڑکی بھی حراست میں تھی جو عمران کو اسکوٹر پر لائی تھی۔

”اب خیریت اسی میں ہے کہ ہم اپنی زبانیں بند رکھیں۔“ عمران نے ژالیئر کو مخاطب کر کے اردو میں کہا۔

کرنال سومار تو کے دفتر تک وہ ایک کھلے ٹرک پر لے جائے گئے تھے۔

سومار تو انہیں چند لمحے قہر آلود نظروں سے دیکھتا رہا۔ پھر غرایا۔ ”تم میں سے کلاریوں کی نامہ نگار کون ہے؟“

”میں ہوں....!“ لڑکی کا لہجہ بھی کچھ اچھا نہیں تھا۔

”تو تم یہاں کی باشندہ ہو۔“

”صدیوں سے۔“

”تم نے میرے آدمیوں کو کافی میں خواب آور دوا دی تھی۔“

”ہاں.... میں نے دی تھی۔“

”کیوں؟ کیا تمہیں علم نہیں تھا کہ تم سے ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے۔“

”اس سے بھی بڑا جرم تم سے سرزد ہوا ہے سومار تو۔“ بائیں جانب سے ایک گونجیلی آواز آئی اور سومار تو بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔ نووارد فوجی وردی میں تھا۔ مقامی باشندہ تھا اور سومار تو کو نفرت آمیز نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

”میں نہیں سمجھا۔“ سومار تو مردہ سی آواز میں بولا۔ انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ نو وارد سومار تو سے بڑا عہدہ دار ہے۔

”تم نے ہز میجسٹی کے مہمان کی توہین کی ہے۔“ اس نے عمران کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

”مم.... میں نہیں جانتا تھا۔“ سومار تو عمران کو گھورتا ہوا بولا۔ ”غیر ملکیوں پر نظر رکھنا میرے فرائض میں شامل ہے۔“

”انہیں جانے دو....!“

”بب.... بہت بہتر جانا۔“ سومار تو کمزور لہجے میں بولا۔ ”لیکن یہ کلاریوں کی رپورٹر....!“

”فی الحال ان سبھوں کو میرے دفتر میں بھجوا دو۔“

”بہت بہتر جناب۔“

عمران لوئیسا کو آنکھ مار کر مسکرایا۔ وہ برا سا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ نووارد چلا گیا۔ سومار تو نے بیزاری سے کہا۔ ”انہیں جنرل کے دفتر میں لے جاؤ۔“ پھر وہ عقبی کمرے میں چلا گیا تھا اور قیدی ایک گاڑی میں بٹھائے گئے تھے۔

جنرل وہی شخص ثابت ہوا جس نے ان کے معاملے میں مداخلت کی تھی۔ اس نے صرف عمران کو اپنے سامنے طلب کیا تھا۔ لوئیسا اور اس کے ساتھی دوسرے کمرے میں روک لئے گئے تھے۔

”بیٹھ جایئے۔“ جنرل نے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ عمران اس کا شکریہ ادا کر کے بیٹھتا ہوا بولا۔ ”میں نے غلط اندازہ لگایا تھا۔ آپ لوگ بھی غافل نہیں ہیں۔“

”لیکن ہماری معلومات آپ کی معلومات سے کم ہیں۔“

”میں صرف اس وقت کی بات کر رہا ہوں کہ آپ نے صرف مجھے طلب کیا ہے۔“

”یہ اسی لئے ممکن ہو سکا کہ آپ نے ہز میجسٹی کو سب کچھ بتا دیا تھا۔“

”اب مناسب یہی ہو گا کہ آپ ان تینوں کو اپنی حراست میں رکھیں۔ ورنہ کھیل بگڑ جائے گا۔“

”میں سمجھتا تھا کہ مجھے یہی کرنا پڑے گا۔ اس کی تصدیق بھی کی جا چکی ہے کہ ماپوفینگ کے روپ میں جو شخص دوپن کا مہمان ہے فراگ ہی ہے۔“

◆

فراگ سومار تو پر برس پڑا اور وہ پیشانی پر سلوٹیں ڈالے اس کی لعن طعن سنے جا رہا تھا۔ ”پھر میں کیا کرتا؟“ وہ بالآخر بولا۔

"کم از کم لوئیسا کو تو روک ہی سکتے تھے۔"

"جنرل کے آگے میں بے بس تھا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ تمہارے بادشاہ کو ان لوگوں سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔"

"میں یہ بھی نہیں جانتا۔"

"تب پھر تم کیا جانتے ہو۔"

"موسیو فراگ میں بالی سونار سے تنگ آ گیا ہوں۔"

"کسی طرح لوئیسا کو نکال لاؤ۔ میں تمہیں یہاں سے نکال لے چلوں گا۔"

"لیکن میں یہاں سے جانا بھی نہیں چاہتا۔"

"تب تم سیدھے جہنم میں جاؤ گے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر مارکوئی دوپن اتنی دیر کیوں کر رہے ہیں؟"

"مسلح جدوجہد ہنسی کھیل نہیں ہے۔"

"میرا تو خیال ہے کہ بادشاہ کو سازش کا علم ہو گیا ہے ورنہ اس طرح مجھ پر نظر نہ رکھی جاتی۔"

"مجھے تم لوگوں کے اس معاملے سے اس قدر دلچسپی نہیں ہے کہ میں اس میں اپنا سر کھپانے بیٹھوں گا۔ تم لوگوں نے مجھ سے آدمی مانگے تھے وہ میں نے مہیا کر دیئے۔"

"اچھی بات ہے! تو مجھے مارکوئی دوپن سے بات کرنی چاہئے۔

بہر حال تم میرے لئے کچھ بھی نہ کر سکے۔"

"مجھے افسوس ہے موسیو فراگ۔"

"کیا اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ مجھے وہ جگہ بتا دو جہاں جنرل نے ان لوگوں کو منتقل کیا ہے۔"

"میں کوشش کروں گا۔"

"لوئیسا فراگ کے وقار کا مسئلہ بن گئی ہے۔"

"مجھے احساس ہے موسیو فراگ۔"

"بس مجھے اس کی موجودہ قیام گاہ کا علم ہونا چاہئے۔ پھر سب کچھ میں خود کر لوں گا۔"

سومار تو کچھ کہنے والا تھا کہ ایک خادم نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

"مارکوئی دوپن آپ سے مل سکیں گے یور آنر....!"

سومار تو اس کے ساتھ چلا گیا اور فراگ نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے اس دروازے کو گھورتا رہا جس سے وہ دونوں گذرے تھے۔

تھوڑے دیر بعد وہی خادم پھر کمرے میں داخل ہوا۔

"آپ کو مارکوئی نے یاد فرمایا ہے یور آنر....!"

فراگ نے دل ہی دل میں مارکوئی کو ایک موٹی سی گالی دی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ جس کمرے میں اسے لایا گیا وہاں مارکوئی' ڈان اسپاریکا اور کرنل سومار تو موجود تھے۔ فراگ کو دیکھتے ہی وہ خاموش ہو گئے۔ فراگ نے محسوس کیا جیسے وہاں اسی سے متعلق گفتگو ہوتی رہی ہے۔ ان کے چہروں پر کچھ اچھے تاثرات بھی نہ دکھائی دیئے۔ فراگ ایک کرسی کھینچ کر ان کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ کئی سیکنڈ گذر گئے۔ لیکن ان کے ہونٹوں میں جنبش نہ ہوئی۔ فراگ صرف سومار تو کو گھورے جا رہا تھا۔ دفعتاً سومار تو بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "مجھے افسوس ہے موسیو سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا۔ میں نے آپ کو جتا دیا تھا۔ آپ کا اس طرح تفریح گاہوں میں پھرنا مناسب نہیں۔ بالآخر آپ پہچانے گئے۔"

"تو تم نے ان دونوں کو بتا دیا ہے کہ میں کون ہوں۔"

"ہاں گندے کتے۔" ڈان اسپاریکا دہاڑا۔ ساتھ ہی اس کا ریوالور بھی نکل آیا تھا۔ اس نے فراگ کی کھوپڑی کا نشانہ لیتے ہوئے کہا۔ "مجھے علم ہوتا تو پہلے ہی تجھے جہنم میں دھکیل دیتا۔ ہماری بربادی کا تنہا ذمہ دار ڈیڈلی فراگ....! اگر تو ان غیر ملکی جاسوسوں کی مدد نہ کرتا تو ہم اس طرح تباہ نہ ہوتے۔"

"اپنی زبان کو لگام دے بد تمیز آدمی۔" فراگ دہاڑ کر کھڑا ہو گیا اور سومار تو ان دنوں کے درمیان آتا ہوا بولا۔ حالات کو اور زیادہ خراب کرنے سے کیا فائدہ..... یہ جھگڑے کا وقت نہیں ہے۔"

"اسپاریکا اپنا ریوالور ہولسٹر میں رکھ لو۔" مارکوئی مضطربانہ انداز میں بولا۔ "تم میری چھت کے نیچے ہو اور تمہارے انتقامی جذبے کا تعلق موکارو کی سرزمین سے ہے اسے پھر کسی وقت کے لئے اٹھا رکھو۔"

ڈان اسپاریکا نے ریوالور ہولسٹر میں رکھ لیا۔ پھر وہ تینوں بیٹھ گئے۔ لیکن فراگ کھڑا رہا۔

"اب تم سومار تو سے سوال کرو کہ اس نے میرے سلسلے میں تمہیں کیوں دھوکا دیا تھا۔" فراگ نے دوپن کو مخاطب کیا۔

”اس کی ضرورت نہیں موسیو فراگ۔ بیٹھ جاؤ۔“

لیکن فراگ کھڑا ہی رہا۔ سومار تو بولا۔ ”میں نے تو یہ کہا ہے کہ آپ کی بے احتیاطی کی وجہ سے وہ لوگ ہوشیار ہو گئے ہیں اور اب تو یہ سوال بھی پیدا ہو گیا ہے کہ وہ کتنا جانتے ہیں۔“

”وہ سب کچھ جانتے ہوں گے۔“ ڈان اسپاریکا غصیلے لہجے میں بولا۔

مارکوئی کے چہرے پر فکر مندی کے آثار گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ اس نے سومار تو سے کہا۔ ”ذخیرے کی حفاظت کے انتظامات سخت کر دیئے جائیں۔“

”اس کے مہیا کئے ہوئے آدمی ہمارا ساتھ نہیں دیں گے۔“ ڈان اسپاریکا نے فراگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

”کیا تو اپنی ناپاک زبان بند نہیں رکھے گا۔“ فراگ دہاڑا۔

”میں کہتا ہوں بات نہ بڑھاؤ۔ موسیو فراگ۔“ دوپن سانپ کی طرح پھپھکارا۔

”اسے سمجھاؤ۔“

”اسپاریکا۔“

”مجھے اجازت دیجئے مائی لارڈ۔“ سومار تو اٹھتا ہوا بولا۔ ”ذخیرے کی طرف سے تشویش ہو گئی ہے۔“

”ہاں.... ہاں.... تم جاؤ۔“ دوپن ہاتھ اٹھا کر بولا۔

سومار تو چلا گیا۔

”میں بھی جا رہا ہوں۔“ فراگ غرایا۔

”کہاں موسیو فراگ؟“ دوپن آہستہ سے بولا۔

”یہاں نہیں رہوں گا۔“

”فی الحال یہ ناممکن ہے موسیو فراگ۔“

”مجھے یہاں سے جانا ہی پڑے گا مارکوئی دوپن! کرنل سومار تو نے مجھے بے حد ذلیل کرایا ہے۔ میں اسے اپنی توہین سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنی شخصیت چھپانی پڑے۔ سومار تو نے خود ہی مجھے مشورہ دیا تھا اور خود ہی میرا راز فاش کر کے چلا گیا۔“

”جو ہوا سو ہوا۔ بہر حال اب تم احتیاط برتو گے۔ موسیو فراگ۔“

”سوال تو یہ ہے کہ تم اتنی دیر کیوں کر رہے ہو۔ تمہیں تو کل ہی کھیل شروع کر دینا چاہئے تھا۔“

”ابھی وقت نہیں آیا۔ تم یہاں کے حالات سے واقف نہیں ہو۔ حملہ تین دن بعد ہوگا۔“

”اگر اس دوران میں ذخیرہ تباہ ہو گیا تو۔“ فراگ طنزیہ لہجے میں بولا۔

”ناممکن! میری نگرانی بہت عرصے سے ہو رہی ہے کوئی نئی بات نہیں۔ وہ تو تمہاری وجہ سے بادشاہ کے آدمی کسی قدر تیزی دکھانے پر آمادہ ہو گئے۔“

”اس وہم میں نہ رہنا۔ میرا خیال ہے کہ ان چاروں میں کوئی خاص آدمی ضرور تھا۔“

”چاروں فرانسیسی تھے اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ فرانس ہماری مدد کر رہا ہے۔ مجھے ان دو بمبار طیاروں کا انتظار ہے جو فضا سے زمین تک دہشت پھیلائیں گے۔“

فراگ بیٹھ گیا۔ وہ اس طرح دوپن کو دیکھ رہا تھا جیسے کسی ننھے سے بچے کی تالیاں سن رہا ہو۔

”دیکھو دوست!“ وہ بالآخر بولا۔ ”ان چاروں میں ایک یقیناً فرانسیسی نہیں تھا۔ وہی جو بادشاہ سے ملا تھا۔“

”نہیں! وہ بھی فرانسیسی ہی تھا۔“

”میں تو اسے اسپینی سمجھا تھا۔“ فراگ مضحکہ اڑانے والے انداز میں بولا۔ ”وہ اہل زبان کی طرح اسپینی بھی بول سکتا ہے۔ لیکن لوئیسا نے بتایا کہ وہ بھی کالا آدمی ہے۔ ایک ایشیائی۔ میں پھر کہتا ہوں جو کچھ کرنا ہے فوراً شروع کر دو۔ اس آدمی کی کھوپڑی میں شیطان کا مغز ہے۔“

”تم کس کی بات کر رہے ہو؟“

”اس کی جس نے مجھ جیسے آدمی کو بیوقوف بنا کر اپنا کام نکالا تھا۔ اور تم ڈان اسپاریکا سن لو۔ لوئیسا تمہیں گرفتار کر کے لے جانا چاہتی ہے اور وہ مار ڈالنا چاہتا ہے۔“

”کک.... کیوں؟“

”اس لیے کہ تم اس زمین دوز حربے کا پلان اور ڈایاگرام اپنے قبضے میں رکھتے ہو....!“

”نن... نہیں!“ ڈان اسپاریکا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں سراسیمگی کے آثار تھے۔

”اوہ.... خدایا۔“ دوپن نے کراہ کر اپنی کنپٹیاں دبائیں اور پھر جھلا کر بولا۔ ”میں نہیں جانتا تھا کہ اپنی چھت کے نیچے میں نے اتنے جھگڑے پال رکھے ہیں۔“

”میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے دوپن!“ ڈان اسپاریکا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

”اتنے لوگ تمہاری تاک میں ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی ذخیرے تک بھی جا پہنچا ہو۔ اور پھر

ایسی صورت میں یہاں تم دونوں کی موجودگی میرے لیے پھانسی کا پھندا بھی بن سکتی ہے۔"

"اچھا تو پھر؟"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کیا کروں۔"

"فوراً کارروائی شروع کر دو۔" فراگ بولا۔ "اتنی توہین ہو جانے کے باوجود بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے آدمی تربیت یافتہ لڑاکے ہیں۔"

"فضائی حملے کے بغیر ہم کامیاب نہ ہو سکیں گے۔"

"پالنے میں لیٹ کر انگوٹھا چوسو میرے دوست۔ کس گدھے نے تمہاری صحت کے لیے بغاوت تجویز کی تھی۔"

"بدتمیزی نہیں!" دوپن مضطربانہ انداز میں بولا۔ "تم میری چھت کے نیچے ہو۔"

"یہ چھت صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھنے والی ہے۔ دوپن۔ ورنہ اب بھی کچھ شروع کرا دو۔ معمولی ہی پیمانے پر سہی۔ وہ الجھ جائیں گے۔ ورنہ تھوڑی دیر بعد تم خود دیکھ لو گے۔ کنگ چانگ کا نائب مستقبل کو سونگھنے میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔"

"میرا خیال ہے کہ موسیو فراگ کا مشورہ درست ہے۔" ڈان اسپاریکا بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"مجھے وقت چاہئے! فیصلہ کرنے کے لیے کچھ وقت چاہئے۔ میں تھوڑی دیر بعد تمہیں جواب دوں گا۔"

دوپن اٹھ کر کمرے سے چلا گیا۔ اور وہ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

"مم.... مجھے اس آدمی کے بارے میں کچھ اور بتاؤ جو مجھے مار ڈالنا چاہتا ہے۔"

ڈان اسپاریکا بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"صورت سے اول درجے کا احمق معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ....!" بات اس سے آگے نہ بڑھ سکی کیونکہ ایک زوردار دھماکے سے در و دیوار لرز کر رہ گئے۔ پھر پے در پے کئی دھماکے ہوئے۔ آوازیں دور کی تھیں لیکن زمین ہلتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

فراگ ہنس رہا تھا۔ ڈان اسپاریکا کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ ٹھیک اسی وقت دوپن کمرے میں داخل ہوا اس کی سانس پھول رہی تھی۔ جہاں سے بھی آیا تھا دوڑتا ہوا آیا تھا۔

"تم نے دیکھا؟" فراگ آنکھیں نکال کر غرایا۔

"یہ.... یہ.... کیا ہو رہا تھا؟"

"آپ مسلح بغاوت فرمائیں گے۔ ذرا شکل دیکھو۔" فراگ اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"لیکن.... لیکن!" ڈان اسپاریکا ہکلایا۔

"اسلحہ کے ذخائر تباہ کر دیئے گئے۔" فراگ چیخا۔ "میری بات نہیں سنی گئی تھی۔"

کوئی کچھ نہ بولا۔ پورے محل میں بھگدڑ سی پڑ گئی تھی۔ اَم بنی اور لی ہارا بھی کمرے میں پہنچ گئیں۔ فراگ لی ہارا کو دیکھ کر مسکرایا۔

"اگر ذخائر تباہ ہو گئے تو اب میری باری ہے۔" دوپن نے کہا اور معدے کے بل کھانسنے لگا۔

"تم بھی خود کو مردہ سمجھو۔!" فراگ نے ڈان اسپاریکا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"مجھے خوفزدہ کرنے کی کوشش نہ کرو۔" ڈان اسپاریکا حلق پھاڑ کر چیخا۔

"جتنی جلدی ممکن ہو ہمیں محل چھوڑ دینا چاہئے۔" دوپن نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "میرے ساتھ آؤ۔ ہم فرار ہو سکتے ہیں۔"

"تمہیں بچا سکتا ہوں۔" فراگ نہایت اطمینان سے ڈان اسپاریکا کی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔ "لیکن ایک شرط کے ساتھ۔"

"ارے میں کہتا ہوں بھاگو۔" دوپن پاگلوں کی طرح اچھلتا ہوا بولا۔

"شکل دیکھو اس باغی کی۔" فراگ نے دوپن کی طرف ہاتھ اٹھا کر قہقہہ لگایا۔

"جہنم میں جاؤ!" دوپن نے کہا اور چھلانگ مار کر دروازے سے نکل گیا۔

اَم بنی بھی اس کے پیچھے ہی جھپٹی چلی گئی تھی۔

"تم اپنی شرط جلدی سے بتاؤ!" ڈان اسپاریکا بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔ شاید وہ نرا ٹیکنیشن ہی تھا۔ لڑنے بھڑنے والا آدمی نہیں معلوم ہوتا تھا۔"

"لی ہارا کو میرے حوالے کر دو۔" فراگ نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو کتے۔" اسپاریکا حلق پھاڑ کر چیخا۔

ٹھیک اسی وقت کرنل سومار تو کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر وحشت ناچ رہی تھی۔ "مم.... مارکوئی کہاں ہیں؟" اس نے ان کی طرف توجہ دیئے بغیر سوال کیا۔

"بھاگ گیا۔" فراگ نے قہقہہ لگایا۔

“غضب ہو گیا۔ اسلحے کے ذخائر تباہ کر دیئے گئے۔ جنرل کے آدمی محل گھیر رہے ہیں بھاگو۔”

“جب محل کو گھیر رہے ہیں تو بھاگو گے کس طرف سے۔” فراگ نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

“یہاں سے سرنگ جنگل تک گئی ہے۔ جس کا علم مارکوئی کے علاوہ کسی کو بھی نہیں۔ تم کیا جانو؟”

“مارکوئی نے مجھے بتایا ہے۔ مگر مارکوئی ہیں کہاں؟”

“وہ تنہا ہی سرنگ کے ذریعہ فرار ہو گیا ہو گا۔”

“تب تو بہت برا ہوا میں نہیں جانتا کہ سرنگ کا دہانہ کہاں ہے؟”

“سب کچھ اس جانور کی وجہ سے ہوا۔” ڈان اسپاریکا فراگ کی طرف ہاتھ اٹھا کر چیخا۔ “دوپن ہمیں ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔”

“اوہ خدا کی پناہ۔” کرنل سومار تو دانت پیس کر بولا۔ “میں ناحق یہاں آیا۔”

پھر وہ دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ فراگ اسے روکنے کے بہانے ڈان اسپاریکا کے قریب سے گذرا اور قبل اس کے ڈان اسپاریکا کچھ سمجھ سکتا۔ فراگ نے اس کے ہولسٹر سے ریوالور نکال کر سومار تو پر فائر کر دیا۔ گولی اس کے بائیں پہلو کو چھید گئی۔ وہ چاروں شانے چت گر کر ٹھنڈا ہو گیا۔

“کک.... کیا.... تت.... تم پاگل ہو گئے ہو۔” ڈان اسپاریکا خوفزدہ لہجے میں ہکلایا۔

“بدعہدی کرنے والوں کو میں زندہ نہیں چھوڑتا۔” فراگ نے سرد لہجے میں کہا اور پھر ایک کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔ “اب تم خود ہی لی ہارا کو اٹھا کر میری گود میں بٹھا دو ورنہ تمہیں بھی مار ڈالوں گا۔”

“اوہ.... خدایا میں کیا کروں۔”

“خدا کو بیچ میں نہ لاؤ۔ میں تم سے کوئی بہت اچھا کام نہیں کرا رہا۔ میں بھی مذہبی آدمی ہوں۔ اسے برداشت نہیں کر سکتا۔”

“تم مذہبی آدمی ہو.... تم.... تم۔”

“تمہیں اس پر حیرت کیوں ہے؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لوگ کلیساؤں میں اپنی سلامتی کی دعائیں مانگ کر دوسروں پر بمباری کرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔”

“ارے بھاگو۔ یہ بکواس کا وقت نہیں ہے۔” ڈان اسپاریکا بے بسی سے بولا۔

“فراگ اچھی طرح جانتا ہے کہ وقت آنے سے پہلے نہیں مرے گا۔”

“سچ مچ پاگل ہے.... دیوانہ ہے۔” اسپاریکا نے لی ہارا کی طرف دیکھ کر کہا۔

“فراگ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اَم بنی دوڑتی ہوئی آئی اور ہانپ ہانپ کر کہنے لگی۔

“وہ نکل گیا.... لیکن میں راستہ جانتی ہوں۔ میں نے اسے فرار ہوتے دیکھا ہے۔ وہ ایک طویل سرنگ ہے۔ نکل چلو جلدی سے۔”

اتنے میں باہر سے فائرنگ کی آوازیں بھی آئیں۔

“خیر.... خیر....” فراگ اٹھتا ہوا بولا۔ “چلو راستہ دکھاؤ۔ اَم بنی تم آگے چلو۔ اس کے بعد لی ہارا۔ پھر ڈان اسپاریکا۔”

فراگ ان کے پیچھے ریوالور تانے چل رہا تھا۔

ایک کمرے کی ایک بڑی الماری سرنگ میں داخل ہونے کا راستہ ثابت ہوئی۔ کچھ دور چل کر گہری تاریکی سے سابقہ پڑا تھا اور پھر یک بیک انہوں نے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں جو مخالف سمت سے آ رہی تھیں۔ اَم بنی پلٹ پڑی۔

“ٹھہرو.... ٹھہرو....!” فراگ نے پرسکون انداز میں سرگوشی کی۔ “دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ.... دم سادھے رہو۔”

وہ دیوار سے لگ کر ایک لائن میں کھڑے ہو گئے۔ پھر ایسا لگا جیسے دوڑنے والوں میں سے کوئی گر کر کراہا ہو۔ “میں کچھ نہیں جانتا۔ میں کچھ نہیں جانتا۔” کسی نے کہا اور ان لوگوں نے مارکوئی دوپن کی آواز صاف پہچانی۔

“واپس چلو۔” فراگ آہستہ سے بولا۔ “بے آواز چلنا ہو گا۔ میں بچاؤ کی کوئی تدبیر کر لوں گا۔ ورنہ اندھیرے میں مارے جائیں گے۔”

وہ بڑی احتیاط سے پلٹ پڑے۔ دوپن کی آواز وہ اب بھی سن رہے تھے جو مسلسل بولے جا رہا تھا لیکن فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

سرنگ سے نکل کر وہ پھر اسی بڑے کمرے میں آ پہنچے یہاں فائروں کی آوازیں اب بھی گونج رہی تھیں۔ شائد محل میں دوپن کے ملازمین نے مورچہ سنبھال لیا تھا۔ فراگ نے دوسری جانب کا دروازہ بولٹ کر کے اپنے ساتھیوں کو سرنگ والی الماری کے پاٹ کی اوٹ میں آ جانے کا اشارہ

کیا۔ خودپاٹ کے قریب ہی کھڑا ہو گیا تھا۔ اور ریوالور کارخ اس پوزیشن میں رکھا تھا کہ فوری طور پر فائرنگ کر سکے۔

قدموں کی چاپ بہت قریب آگئی تھی اور پھر اچانک مارکوئی سرنگ کے دہانے سے اچھل کر کمرے کے فرش پر آپڑا۔

فراگ نے سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ دوپن پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگے اور حملہ آور ہوشیار ہو جائیں لہٰذا اس نے خود ہی دوپن پر یہ کہتے ہوئی چھلانگ لگائی۔ "غدار، نمک حرام۔ مجھ سے بچ کر کہاں جائے گا۔ میں نے کرنل سومارتو کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔" دوپن کو ایک ہاتھ سے دبوچے ہوئے وہ تیزی سے سرنگ کے دہانے کی طرف پلٹا اور ریوالور کارخ سامنے کھڑے ہوئے افراد کی جانب کرتا ہوا دہاڑا۔

"اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔" لیکن پھر خود بخود ریوالور والا ہاتھ نیچے جھکتا چلا گیا۔ لوئیسا دو سفید فام مردوں کے درمیان کھڑی اسے گھورنے جا رہی تھی۔

"اچھا تو تم ہو۔ آؤ آؤ.... تمہارا شکار بھی یہیں موجود ہے۔"

"تمہارا بہت بہت شکریہ موسیو فراگ۔" لوئیسا چہکی۔ "وہ کہاں ہے؟"

"یہ ادھر....!"

لوئیسا اور اس کے ساتھی سرنگ کے دہانے سے کمرے کے وسط میں آگئے۔ ڈان اسپاریکا بوکھلا کر کئی قدم آگے بڑھ آیا تھا۔ فراگ بھی دوپن کو چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس کی تمام تر توجہ لوئیسا کی طرف تھی۔ اس نے کہا۔ "لوئیسا۔ میں نے کرنل سومارتو کو ختم کر دیا۔ وہی سازش کا سرغنہ تھا۔ یہ دوپن تو کاٹھ کا الو ہے۔"

"ہاں.... ہاں!" دوپن جلدی سے بولا۔ "میں بے قصور ہوں۔"

"لیکن تم یہاں کیوں مقیم ہو؟" لوئیسا نے فراگ سے سوال کیا۔

"تمہارے شکار کی نگرانی کرتا رہا تھا کہ کہیں یہ ہاتھ سے نکل نہ جائے.... میں تمہاری طرح بے وفا تو نہیں ہوں۔"

"ہائیں.... مادام سے بدتمیزی۔" لوئیسا کے ایک ساتھی نے جھلا کر کہا اور فراگ کے گال پر ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا۔ بس پھر کیا تھا فراگ نے اس پر فائر جھونک مارا۔ اس نے دوسری

طرف چھلانگ لگائی اور فراگ کا وار خالی گیا۔ دوسرے فائر کے ساتھ ہی اس نے ڈان اسپاریکا کے عقب میں غوطہ لگایا تھا اور تیسری گولی ڈان اسپاریکا کے سینے میں پیوست ہو گئی۔

"یہ کیا کر رہا ہے۔" لوئیسا کا دوسرا ساتھی چیخ کر فراگ پر ٹوٹ پڑا۔ اس دوران میں دو فائر اور ہوئے لیکن دونوں خالی گئے اور ریوالور بھی خالی ہو گیا۔

ڈان اسپاریکا فرش پر پڑا دم توڑ رہا تھا اور فراگ نے لوئیسا کے ساتھی کو دور اچھال کر اس کے ساتھی کو دبوچ لینے کی کوشش شروع کر دی تھی جس نے اس کے گال پر تھپڑ مارا تھا۔

"یہ عمران ہے فراگ.... ہم دونوں کا مشترکہ دشمن!" دفعتاً لوئیسا چیخی۔ "اسے زندہ نہ چھوڑنا.... میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ اس نے تمہیں کیوں غصہ دلایا تھا.... مکار اعظم...."

"اوہ تو یہ تم ہو۔" فراگ دانت پیس کر عمران پر ٹوٹ پڑا۔

عمران نے جھکائی دے کر اس کی گرفت سے نکلتا ہوا بولا۔ "واقعی تم بڑی ظالم ہو۔ میں نے تو اس لئے تھپڑ رسید کیا تھا کہ اس نے تمہیں آنکھ ماری تھی۔"

"تو جھوٹا ہے۔" فراگ دہاڑا۔ "میں نے آنکھ نہیں ماری تھی۔"

"ماری تھی.... مارنا تھا تو ہاتھ مارتے۔ عورتوں کی طرح آنکھ مارتے ہو۔ اور کہلاتے ہو ڈیڈلی فراگ.... شرم نہیں آتی۔"

عمران اچھل کود کر فراگ کو تھکائے دے رہا تھا۔

"ژالیئر۔ کھڑا منہ کیا دیکھ رہا ہے.... فراگ کی مدد کر۔" لوئیسا بولی۔

ژالیئر کا ہاتھ ہولسٹر پر گیا ہی تھا کہ اُم بنی کے بلاؤز کے گریبان سے اعشاریہ دو پانچ کا پستول نکل آیا۔

"خبردار.... کوئی دخل اندازی نہ کرے۔" اُم بنی کے لہجے میں سفاکی تھی۔ "بقیہ لوگ اپنے ہاتھ اوپر اٹھالیں۔ اس میں چھ گولیاں ہیں اور میرا نشانہ بھی برا نہیں ہے۔"

"اوہ.... کتیا تو بھی۔" فراگ دہاڑا۔

"ہاں.... آج میں اس کا کس بل دیکھنا چاہتی ہوں۔ جو اب تک صرف کمزوروں ہی پر مظالم ڈھاتا رہا ہے۔"

لوئیسا اور ژالیئر نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے تھے۔ دوپن ایک گوشے میں دبکا ہوا بری طرح

کانپ رہا تھا اور لی ہار اڈان اسپاریکا کے مرتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑی تھی۔

"کیا واقعی تم مرنا ہی چاہتے ہو۔" دفعتاً عمران نے فراگ سے سوال کیا۔

"ارے جاجا.... توڑ مروڑ کر رکھ دوں گا۔"

دونوں ایک دوسرے سے خاصے فاصلے پر کھڑا لڑا کے مرغوں کی طرح حملے کا پہلو تلاش کر رہے تھے۔

"لیکن میں تمہیں نہیں مارنا چاہتا۔ تم نے میری بڑی مدد کی ہے۔"

"اس کی باتوں میں نہ آنا یہی ڈھمپ لوپو کا بھی ہے۔" لوئیسا زہریلے لہجے میں بولی۔

"ہاں۔ مجھے اب یقین آگیا ہے۔ اس میک اَپ میں بھی اسے نہیں پہچان سکا تھا۔" فراگ نے بھرائی ہوئی آواز کہا۔

"اس کے باوجود بھی میں تمہیں نہیں مارنا چاہتا۔" عمران بولا۔

دفعتاً فراگ اس پر پھر ٹوٹ پڑا۔ عمران جھکائی دے کر ایک طرف ہٹ گیا اور فراگ اپنے ہی زور میں دیوار سے جا ٹکرایا۔ اَم بنی کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا۔ پھر قبل اس کے کہ فراگ دوبارہ حملہ کرتا عمران نے اس کو مکوں اور ٹھوکروں پر رکھ لیا۔

ٹھیک اسی وقت بند دروازے پر ضربیں پڑنے لگیں تھیں۔ شاید جنرل کے آدمی محل میں داخل ہو گئے تھے۔ اَم بنی لوئیسا اور ژالیئر کو کور کیے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتی گئی اور بولٹ گرادیا۔ دروازہ ایک جھٹکے کے ساتھ کھلا اور سپاہی اندر گھس آئے۔ اور پھر ان کے عقب سے جنرل کا چہرہ ابھرا۔ سپاہیوں نے فراگ اور دوپن کو جکڑ لیا تھا۔

"موسیو علی عمران!" جنرل بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "ہم آپ کے شکر گذار ہیں۔"

"موسیو فراگ نے دو سازشیوں کو مار ڈالا۔ ڈان اسپاریکا اور کرنل سومار تو۔" عمران نے فراگ کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "انہوں نے میرے حق میں ان لوگوں کو دھوکے میں رکھا تھا۔"

"خیر.... خیر.... ہم دیکھیں گے کہ ان کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔"

◆

"لیکن جنرل اس کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکا تھا۔" عمران نے طویل سانس لے کر کہا۔

"کیوں؟" ظفر الملک نے سوال کیا۔

"اَم بنی نے اپنا پستول فراگ پر خالی کر دیا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ میں اپنے ہاتھوں سے فراگ کو مار ڈالوں۔ جب اس نے دیکھا کہ میں جنرل سے فراگ کی سفارش کر رہا ہوں.. تو... اس نے...!"

"تو کیا اَم بنی گرفتار کر لی گئی؟"

"فی الحال۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ رہا کر دی جائے گی۔ کیونکہ گرفتار ہونے سے قبل اس نے جنرل کو یاد دہانی کرائی تھی کہ کنگ چانگ کو زندہ یا مردہ پیش کرنے والے کو ان اطراف کی ساری حکومتوں کی طرف سے بڑے بڑے انعامات کی پیش کش موجود ہے۔ اور فراگ کے علاوہ کوئی اور فرد کنگ چانگ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ جنرل نے کہا اگر اس میں صداقت ہوئی تو اسے پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ رہا کر دیا جائے گا۔

"مجھے افسوس ہے یور میجسٹی!" جیمسن بولا۔ "میں تو سمجھا تھا کہ وہ آپ کی گردن میں جھولتی ہوئی سائیکو مینشن جا پہنچے گی۔"

"لیکن لوئیسا اس وقت آپ کے ساتھ کیوں تھی آپ نے تو بادشاہ کو اس کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔" ظفر نے سوال کیا۔

"سنو! وہ بھی جانتی تھی کہ بادشاہ دراصل کون ہے۔ فرانس کی حکومت نے اسے ڈھیل دے رکھی ہے۔ محض اس لیے کہ کسی بہت ہی خاص موقع پر اس کا صحیح مصرف اس کے کسی کام بھی آسکتا ہے۔ بہر حال لوئیسا نے اسے اس بات پر آمادہ کر لیا تھا۔ اسے میرے سر پر ہر وقت مسلط رہنے کی اجازت دے دے۔ یہ بہت بڑی دشواری آپڑی تھی۔ اس کی موجودگی میں اصولاً میں ڈان اسپاریکا پر ہاتھ نہ اٹھا سکتا۔ کیونکہ مشن کے مطابق اسے زندہ ہی گرفتار کرنا تھا۔"

"لہٰذا آپ نے اسے فراگ کے ہاتھوں ختم کرا دیا۔" جیمسن سر ہلا کر بولا۔ "اچھی تدبیر تھی۔ کاش میں بھی وہاں ہوتا اور فراگ کے گال پر آپ کے تھپڑ لگتے دیکھ سکتا۔ پاگل ہو گیا ہو گا.... میں تصور کر سکتا ہوں.... واہ....!"

"لیکن لوئیسا تو اسی پر اڑی ہوئی ہے کہ ڈان اسپاریکا کے قاتل آپ خود ہیں!" ظفر بولا۔

"کچا کام نہیں کرتا۔ یہ بات بالی سونار کی حکومت کے ریکارڈ پر آگئی ہے کہ وہ فراگ کے ہاتھوں مارا گیا اور فراگ کو اس کی داشتہ نے مار ڈالا۔ لیکن ابھی میری ایک الجھن رفع نہیں ہوئی۔"

"کیسی الجھن....؟"

"اُم بنی کہہ رہی تھی کہ تم خواہ دنیا کے کسی گوشے میں ہو۔ رہا ہو کر تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی۔" وہ بے حد مغموم لہجے میں بولا۔

"کاش میں آپ کی جگہ ہوتا۔" جیمسن نے ٹھنڈی سانس لی۔

"مور چھل کی بجائے ڈنڈا ہوتے۔" عمران جھلا کر بولا۔

"مگر سوال تو یہ ہے کہ موکارو سے کس طرح نکل سکیں گے۔ ماموں تو بھانجے کو کسی طرح چھوڑتا ہی نہیں۔ دونوں دن رات بیٹھے پیتے رہتے ہیں۔" ظفر نے کہا۔

"اغوا۔!" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "بھانجے کا اغوا پرنس ہر بنڈا پھر غائب ہو جائے گا۔ یہ لوئیسا کی ذمہ داری ہے اور اسی کے اسٹیمر پر واپس چلیں گے۔ بے فکر رہو۔"

تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر ظفر چونک کر بولا۔ "لیکن آپ کو دوپن کے محل والی سرنگ، کا علم کیونکر ہوا تھا۔"

"اس طرح کہ دوپن اسلحہ کے ذخائر کا معائنہ کرنے کے لئے سرنگ ہی کے ذریعے جنگل کی راہ لیتا تھا۔ ایک دن میں نے اس کا تعاقب کر کے سرنگ کا پتہ لگا لیا تھا اور مجھے یقین تھا کہ ہنگامے کے بعد وہ سرنگ ہی کے راستے فرار ہونے کی کوشش کریں گے۔ لہٰذا لوئیسا اور ژالیئر کے ساتھ اسی راستے کی نگرانی شروع کر دی تھی۔"

"بہر حال۔" ظفر طویل سانس لے کر بولا۔ "یہ سفر مجھے ہمیشہ ایک ڈراؤنے اور اوٹ پٹانگ خواب کی طرح یاد رہے گا۔"

"کیا یہ خواب ہے کہ ہمارے دونوں سائنسدان بازیاب ہو گئے۔ وہ حربہ تباہ کر دیا گیا جو ساری دنیا کو سچ مچ اوٹ پٹانگ خواب بنا کر رکھ دیتا۔ پھر اگر ڈان اسپاریکا لوئیسا کے ہاتھ لگ جاتا تو وہ حربہ کیا دوبارہ جنم نہیں لے سکتا تھا۔ میں نے اس کا سدباب بھی کر دیا ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے۔!

❁ ختم شد ❁